ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش برادر مکرم جناب حاجی محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ ویلسلی اسکوائر ۱۶

القول الجمیل

مع شرح

شفاء العلیل

باہتمام کمترین محمد قمر الدین ابن جناب حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم مالک مطبع احمدی

در مطبع مجیدی واقع کانپور مطبوع گردید

فہرست فوائد فصول شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل کہ مشتمل بر یازدہ فصل است

صفحہ	فوائد فصول	صفحہ	فوائد فصول	صفحہ	فوائد فصول
۷	فصل پہلی	۳۸	طریق بیعت	۵۰	اشغال نقشبندیہ
//	استدلال بیعت	//	مراقبۂ قرآنیہ۔	۵۲	شغل نفی و اثبات
۱۲	فوائد فصل دوسری کے	۳۹	مراقبۂ فنا	//	طریقہ اثبات مجرد۔
//	سنیت بیعت	۴۰	برائے کشف وقائع آیندہ	۵۳	حقیقت مراقبہ بوجہ شمول
//	حکمت بیعت	۴۱	طریقۂ کشف ارواح	۵۴	طریقۂ مراقبہ بسیطہ
۱۳	شرائط مرشد	//	برائے حصول امور مشکلہ	۵۷	کلمات نقشبندیہ۔
۱۸	شرائط مرید	//	برائے انشراح خاطر و دفع بلایا	۵۸	بیان ہوش دردم
۱۹	اقسام بیعت صوفیہ	۴۲	برائے شفائے مریض وغیرہ	۵۹	بیان نظر بر قدم
۲۰	حکم تکرار بیعت	//	فوائد فصل پانچویں کے	۶۰	بیان سفر در وطن
۲۴	فوائد فصل تیسری کے		اشغال چشتیہ	//	بیان خلوت در انجمن
//	طریقہ تربیت و تعلیم مرید		ذکر جلی و خفی	۶۱	بیان یادکرد
۲۶	تفصیل گناہ کبیرہ	۴۶	طریقۂ پاس انفاس	۶۲	بیان بازگشت۔
۳۰	تفصیل شعب ایمانیہ	//	طریقۂ ربط قلب بہ شیخ	//	بیان نگاہداشت۔
۳۳	فوائد فصل چوتھی کے	۴۷	طریقہ مراقبہ چشتیہ	۶۳	بیان یادداشت۔
//	اشغال قادریہ	۴۸	شرائط چلہ کشی	//	بیان وقوف زمانی۔
۳۴	طریقہ ذکر نفی و اثبات	۴۹	کشف قبور و استفاضہ بیدان	//	بیان وقوف عددی
۳۷	دورۂ قادریہ	//	صلوۃ المعکوس	//	بیان وقوف قلبی
۳۷	طریقۂ پاس انفاس	//	صلوۃ کن فیکون	۶۴	تصرفات نقشبندیہ
۳۸	طریقۂ مراقبہ	۵۰	فوائد فصل چھٹی کے	۶۵	طریقہ تاثیر طالب۔
//	مراقبۂ حضور حق تبارک وتعالی			//	بیان حقیقت ہمت۔

صفحہ	فوائد فصول
۶۶	بیان سلب مرض
״	طریقۂ توبہ بخشی
۶۷	طریقہ تصرف قلوب۔
״	طریقہ اطلاع نسبت اہل اللہ
״	طریقہ اشراف خواطر
۶۸	طریقہ کشف وقائع آئندہ۔
״	طریقہ دفع بلا
۶۹	اشغال طریقہ مجددیہ
۷۱	فوائد فصل ساتوین کے
״	بیان حقیقت نسبت
۷۳	بیان توارث نسبت از زمان رسالت تا این ساعت
۸۱	فوائد فصل آٹھوین کے
״	اعمال مجربہ خاندانی حضرت مصنف
״	برائے کشائش ظاہری و باطنی
۸۲	برائے درد دندان و سر و ریاح
״	برائے دفع حاجت و روز غائب کے سقا رعین
۸۳	برائے گزیدن سگ دیوانہ
״	برائے دفع فاقہ
״	بیدار شدن از شب

صفحہ	فوائد فصول
۸۴	اعمال حفظ اطفال
״	برائے امان از زہر آفت
۸۵	برائے خوف حاکم
״	آیات شفا برائے مریض
۸۶	سی و سہ آیات برائے دفع سحر
״	محافظت از شوآن و درندگان
۸۸	برائے حفظ چیچک
۸۹	نامہائے اصحاب کہف برائے
״	امان از غرق و حرق و غارتگری و دزدی
״	برائے حاجت روائی۔
״	نماز برائے قضائے حاجات
۹۱	اعمال برائے آسیب زدہ
״	ایضاً اعمال آسیب زدہ برائے دفع جن از خانہ
۹۲	برائے عقیمہ
۹۳	برائے اسقاط جنین
״	برائے دردزہ
״	برائے زنیکہ فرزند نرینہ نزاید
۹۴	برائے زنیکہ فرزندش نزید
״	و برائے فرزند نرینہ
۹۵	اعمال چشم زخم و داغ نشان سیاہی
״	ہر زنخدان اطفال

صفحہ	فوائد فصول
۹۶	برائے دفع تقطیر
۹۷	برائے مسحور و مریض مایوس العلاج
״	برائے گم شدہ
״	برائے شناختن دزد
۹۸	برائے بردہ گریختہ۔
۹۹	برائے حاجت روائی۔
״	طریقۂ استخارہ
۱۰۰	افسونہائے تپ
۱۰۱	برائے دفع خنازیر یعنی کنٹھمالا
״	برائے دفع سرخ بادہ
״	برائے دفع ضعف بصر
״	برائے دفع صرع
۱۰۳	فوائد فصل نوین کے
״	در آداب عالم حقانی کہ در علم ظاہری و باطنی کامل باشد
۱۱۳	فوائد فصل دسوین کے
״	در آداب تذکیر و وعظ گوئی
۱۲۱	فوائد فصل گیارھوین کے
״	در ذکر سلاسل طریقت مصنف
״	سند سلسلہ قادریہ
״	سند سلسلہ چشتیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡاَوَّلِیۡنَ وَالۡاٰخِرِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحَابِہٖ وَاَوۡلِیَاۤءِ اُمَّتِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ۔ **اما بعد** عاجز بندہ گنا ہون سے شرمندہ **خرم علی** عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین مین عرض کرتا ہو کہ بعض خاص احباب نے فرمائش کی کہ کتاب مستطاب **قول الجمیل فی بیان سواء السبیل** تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اُردو مین کر دے تا زمانۂ اخیر مین کہ روز بروز جہل کی ترقی ہے اہل دین حقیقت حال سے مطلع ہون اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سے آگاہ ہو کر افراط اور تفریط سے بچین نہ مطلق بیعت کا انکار کرین نہ ہر نا اہل سے بیعت کر لین ہر چند مترجم بسبب کور باطنی اس کتاب عالیقدر کے ترجمہ کرنے کی کہ ذاکرین حق اور اولیاے طریقت کے اشغال مین ہے لیاقت نہین رکھتا لیکن بفحواے اس حدیث صحیح کے جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم مین ثابت ہے کہ ملائکہ زبانی اہل ذکر کو تلاش کرتے پھرتے ہین پھر جب ذاکرین کو پاتے ہین تو انکو اپنے پرون سے اول آسمان تک چھا لیتے ہین[۱] پھر جب حقتعالی فرشتون کو شاہد کر کے فرماتا ہے کہ مین نے

[۱] یہ مختصر ہے حدیث دراز کا اسکے آگے یون ہے کہ جب فرشتے جناب باریتعالی مین جاتے ہین تو پوچھتا ہے ان سے پروردگار عالم حالانکہ وہ سب جانتا ہے ان سے کیا کہتے ہین بندے میرے ملائکہ عرض کرتے ہین کہ ساتھ پاکی اور بڑائی کے یاد کرتے ہین تجھ کو اور تعریف کرتے ہین تیری یعنی سبحان اللہ اللہ اکبر الحمد للہ کہتے ہین اور تمجید کرتے ہین تیری یعنی لا حول پڑھتے ہین پس فرماتا ہے اللہ تعالے کہ کیا دیکھا ہے انھون نے مجھ کو عرض کرتے ہین فرشتے کہ قسم ہے خدا کی نہین دیکھا انھون نے تجھ کو پس فرماتا ہے اللہ تعالی کیا حال ہو اگر دیکھین وہ مجکو کہتے ہین فرشتے اگر دیکھین وہ تجکو تو ہووین وہ بہت کرنے والے عبادت تیری اور بہت بیان کرین بزرگی تیری اور بہت کرین تسبیح تیری پھر فرماتا ہے اللہ تعالی پس کیا مانگتے ہین مجھ سے کہتے ہین فرشتے کہ مانگتے ہین تجھ سے بہشت فرماتا ہے اللہ تعالی کیا دیکھی ہے انھون نے بہشت عرض کرتے ہین فرشتے قسم ہے اسکی اے رب ہمارے نہین دیکھی انھون نے بہشت فرماتا ہے اللہ تعالی پس کیا حال ہو اگر دیکھین وہ بہشت عرض کرتے ہین فرشتے اگر دیکھین وہ اسکو تو بہت ہوین اسپر حرص کرنیوالے اور بہت طلب کرین اسکو اور بہت کرین اسمین رغبت پھر فرماتا ہے اللہ تعالی کہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہین عرض کرتے ہین فرشتے کہ پناہ مانگتے ہین وہ دوزخ سے فرماتا ہے اللہ تعالے کہ کیا دیکھا ہے انھون نے دوزخ کو کہتے ہین فرشتے قسم ہے اللہ کی اے رب نہین دیکھا انھون نے اسکو فرماتا ہے اللہ تعالی پس کیا حال ہو اگر دیکھین وہ اسکو کہتے ہین فرشتے اگر دیکھین وہ اس کو تو بہت ہون اس سے بھاگنے والے اور بہت اس سے ڈرنے والے فرماتا ہے اللہ تعالی پس گواہ کرتا ہون مین تم کو تحقیق مین نے بخشدیے گناہ اُن کے پس عرض کرتا ہے ایک ان فرشتون مین سے کہ فلانا شخص انمین تھا کہ نہین تھا ذکر کرنیوالون مین سے سواے اسکے نہین کہ آیا تھا کسی کام کے لیے فرماتا ہے اللہ تعالی هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُهُمْ یعنی ایسے بیٹھنے والے ہین کہ نہین بدبخت ہوتا ہمنشین انکا انتھی یہ حدیث مشکوۃ کے باب ذکر اللہ عز وجل مین بخاری سے نقل کی ہے ۱۲ منہ

انکو بخشتا تو کوئی فرشتہ کہتا ہی کہ انمین تو فلانا بندہ گنہگار بھی ہی جو انکی راہ پر نہین کسی کام کو آیا تھا سو وہان بیٹھ گیا تو حقتعالی فرماتا ہی کہ ہمنے اسکو بھی بخشا وہ ایسے لوگ ہین جنکے پاس کا بیٹھ جانیوالا شقی یعنی بے نصیب نہین رہتا ترجمہ اس کتاب کو وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیون نہو کہ مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ دستاویز قوی ہی انشاء اللہ تعالی نظم

سیہ دل تبہ کار گو مین ہون لیکن	فدائی ہون اللہ کے عاشقون کا
یہ امید رکھتا ہون لطف ازل سے	کہ اس دل مین پرتو پڑے صادقون کا

اور کیا عجب ہی رحمت بے علت سبب انگیز سے کہ کوئی بندہ خدا اہل دل اس ترجمے کو دیکھکر خوش ہو جاوے اور مترجم کے افلاس باطنی پر رحم کرے اور توجہ فرماوے یا بعد موت مترجم کے دعاے حضرت کرے مصرع وَلِلْاَرْضِ مِنْ کَاسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ ؛ بالجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل ہی فصل پہلی اور دوسری اقسام بیعت اور اسکے احکام اور شرائط مین فصل تیسری سالکین کی تربیت کی ترتیب مین فصل چوتھی مشائخ قادریہ کے اشغال مین فصل پانچوین مشائخ چشتیہ کے اشغال مین فصل چھٹی مشائخ نقشبندیہ کے اشغال مین فصل ساتوین مال کار اشغال یعنی تحصیل نسبت مین فصل آٹھوین عزائم اور اعمال مین فصل نوین عالم ربانی کی شرائط اور چند نصائح مین فصل دسوین وعظ گوئی اور وعظ کی شرائط اور آداب وغیرہ مین فصل گیارھوین سلاسل طریقت کے اسناد مین اب معلوم کرنا چاہیے کہ ترجمہ اس کتاب مین محاورہ مقدم رکھا گو اصل کے تراجم الفاظ مین تقدیم اور تاخیر واقع ہوا سواسطے کہ ترجمہ کرنیسے سہولت فہم مقصود ہی سو ترجمہ تحت اللفظ مین حاصل نہین اور جو حواشی مصنف قدس سرہ اور انکے خلف ارشد علامۂ عصر مسند وہر مولانا شاہ عبد العزیز کے اس کتاب پر صحیح بائے مزید توضیح اور تکثیر فوائد کیواسطے انکا ترجمہ بھی ذیل فوائد مین مندرج کر دیا جہان ہمین مولانا کا لفظ آوے تو مولانا شاہ عبد العزیز مراد ہونگے اور اسکا شفاء العلیل ترجمۂ قول الجمیل نام رکھا حق تعالی اس ترجمہ کو اپنے مزید کرم سے مقبول فرماوے اور مترجم اور صاحب فرمائش اور مصحح اور سائر اہل دین کو اس کتاب کے برکات سے فائدہ مند کرے آمین

سلہ یعنی زمین کے لیے بزرگون کے پیالے سے حصہ ہی کہ شربت وغیرہ پینے کے وقت کچھ پیالے مین سے زمین پر ڈالدیتے مین نظر کے دفع کیلیے یہ بسبب عرف کے کہا ہے حاصل یہ ہی کہ کیا عجب ہی مجھ کو بھی اون کے برکات مین سے [illegible]

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ خَلَقَ قُلُوۡبَ بَنِیۡ اٰدَمَ مُسۡتَعِدَّۃً لِفَیَضَانِ الۡاَنۡوَارِ مُتَهَیِّئَۃً لِاَبۡدَاعِ الۡمَعَارِفِ وَالۡاَسۡرَارِ سب تعریف اللہ کو جس نے بنی آدم کے دلوں کو واسطے فیضان انوار کے مستعد بنایا اور تفویض معارف اور اسرار کے واسطے لائق ٹھہرایا وَبَعَثَ الۡاَنۡبِیَاءَ الۡمُصۡطَفَیۡنَ الۡاَخۡیَارَ دَاعِیۡنَ وَهَادِیۡنَ اِلٰی طُرُقِ اِکۡتِسَابِهَا بِالطَّاعَاتِ وَالۡاَذۡکَارِ اور بھیجا انبیائے برگزیدہ اخیار کو داعی اور ہادی بنا کر کہ معارف اور اسرار الٰہی کی تحصیل کی راہیں بتادیں عبادات اور اذکار سے ثُمَّ جَعَلَ لَهُمۡ وَرَثَۃً یَقُوۡمُوۡنَ بِعِلۡمِهِمۡ وَرُشۡدِهِمۡ مِنَ الۡعُلَمَاءِ الرَّاسِخِیۡنَ الۡاَبۡرَارِ پھر حقتعالیٰ نے انبیا کے وارث ٹھہرائے یعنی علمائے مضبوط نیک کار جو انکے علم اور ارشاد کو بعد زمانہ انبیا کے قرناً بعد قرن قائم رکھیں وَلَا یَزَالُ مِنۡهُمۡ طَائِفَۃٌ قَائِمِیۡنَ عَلَی الۡحَقِّ لَا یَضُرُّهُمۡ مَنۡ خَذَلَهُمۡ مِنَ الۡاَشۡرَارِ اور ہمیشہ تا قیامت ان میں سے چند لوگ حق پر قائم رہینگے انکو ضرر نہ پہنچا سکیں گے جو شریر انکے معاند اور منکر ہونگے وَجَعَلَهُمۡ سُرُجًا یَهۡتَدِی النَّاسُ بِهَا فِیۡ ظُلُمَاتِ الطَّبِیۡعَۃِ اِلٰی قُرۡبِ الۡجَبَّارِ اور حقتعالیٰ نے وارثین انبیا کو چراغ ہدایت بنایا جنسے طبیعت اور بشریت کی تاریکیوں میں لوگ راہ پاتے ہیں خدا کے قرب کی طرف فَمَنۡ کَانَ لَهٗ قَلۡبٌ اَوۡ اَلۡقَی السَّمۡعَ وَهُوَ شَهِیۡدٌ فَقَدۡ رَشَدَ وَلَهُ النَّعِیۡمُ الۡمُقِیۡمُ وَالۡجَنَّاتُ وَالۡاَنۡهَارُ سو جس کا کہ دل بیدار ہو یا اسنے کلام حق کو سنا دھیان کر کے سو وہ تو راہ پا گیا اور اسکے واسطے نعمت دائمی اور جنات اور انہاریں وَمَنۡ اَعۡرَضَ وَتَوَلّٰی فَقَدۡ غَوٰی وَهَوٰی وَلَهُ الۡجَحِیۡمُ وَالۡحَمِیۡمُ وَمَا لَهٗ مِنۡ اَنۡصَارٍ اور جسنے اس ہدایت سے روگردانی اور سرکشی کی سو راہ کو بھولا اور نیچے گر پڑا اور اسی کے لیے دوزخ اور پانی گرم ہو اور کوئی اس کا مددگار نہیں نَحۡمَدُهٗ وَنَسۡتَعِیۡنُهٗ وَنَسۡتَغۡفِرُهٗ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّهۡدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَنَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡکَ لَهٗ وَنَشۡهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ اَرۡسَلَهٗ بِالۡحَقِّ بَشِیۡرًا وَّنَذِیۡرًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا ہم ستائش کرتے ہیں اللہ کی

اور اُس سے مدد چاہتے ہین اور اُس سے مغفرت مانگتے ہین اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہین اپنے نفسون کی
برائیون سے اور اپنے اعمال کی بدیون سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اسکا کوئی گمراہ کرنیوالا نہین اور جسکو اسنے بھٹکایا
اسکا کوئی راہ بتانیوالا نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی معبود برحق نہین سواے اللہ کے جو اکیلا ہے اُسکا کوئی
ساجھی نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ ہمارے پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد مصطفے اسکے بندے اور رسول ہین جنکو اللہ
نے بھیجا ساتھ حق کے بشیر[1] اور نذیر کر کے حق تعالی اُنپر اپنی عمدہ رحمت نازل کرے اور انکی آل اور اصحاب پر اور
برکت دے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا۔ **اَمَّا بَعْدُ** فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ الْفَقِیْرُ اِلٰی رَحْمَةِ اللّٰهِ الْکَرِیْمِ
وَلِیُّ اللّٰهِ بْنُ الشَّیْخِ عَبْدِ الرَّحِیْمِ تَغَمَّدَهُمَا اللّٰهُ بِفَضْلِهِ الْجَسِیْمِ وَجَعَلَ مَآلَهُمَا اِلَی النَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ
هٰذِهٖ فُصُوْلٌ مُشْتَمِلَةٌ عَلٰی اُصُوْلِ الطَّرِیْقَةِ وَمَا یَتَّصِلُ بِهَا مِمَّا اسْتَفَدْنَاهُ مِنْ مَشَایِخِنَا النَّقْشْبَنْدِیَّةِ
وَالْجِیْلَانِیَّةِ وَالْجِشْتِیَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ وَسَمَّیْتُهَا **بِالْقَوْلِ الْجَمِیْلِ فِیْ**
بَیَانِ سَوَاءِ السَّبِیْلِ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بعد حمد و صلوۃ کے کہتا ہے بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ بیٹا شیخ عبدالرحیم
کا ان دونون کو اللہ ڈھانپ دے اپنے فضل بڑے مین اور ان دونون کا ٹھکانا[2] نعمت دائمی کی طرف ٹھہرا دے
یہ چند فصلین مشتمل ہین قواعد طریقت پر یعنی کلیات درویشی پر اور اوسپر جو طریقت سے قریب اور مناسب ہے یعنی
دعوات اور اعمال پر جسکو ہمنے اپنے نقشبندی اور قادری اور چشتی پیرون سے حاصل کیا ہے راضی ہووے اللہ
تعالی اُن سے اور ان فصلون کا **قول جمیل فی بیان سواء السبیل** مین نے نام رکھا اور اللہ مجکو کافی
ہے اور بہتر کارساز ہے اور نہین بچاؤ گناہ سے اور نہین طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو بلند قدر ہے بڑائی والا

فصل پہلی

اس فصل مین مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہے اگرچہ زمانہ رسالت مین بیعت کتنے ہی امور کیواسطے تھی اور اب ایک

---

[1] بشیر خوشخبری دینے والے مومنون کو ساتھ جنت کے اور نذیر ڈر سنانے والے کافرون کے ساتھ دوزخ کے ۱۲

[2] کہ وہ جنت ہے اور نعمتین اوسکی ۱۲

مقصد میں منحصر ہی اور یہ امر اصل غرض کو مضر نہیں قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عَاھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ٭ حق تعالی نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہین تجھ سے ای محمد وہ اللہ سے بیعت کرتے ہین اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھون پر ہی سو جو عہد شکنی کرتا ہی تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد توڑتا ہی اور جسنے پورا کیا اسکو جسپر اللہ سے عہد کیا تھا تو عنقریب دیگا اسکو اجر عظیم عنایت کرے گا ۔ وَاسْتَفَاضَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یُبَایِعُوْنَہٗ تَارَۃً عَلَی الْھِجْرَۃِ وَالْجِھَادِ وَتَارَۃً عَلٰی اِقَامَۃِ اَرْکَانِ الْاِسْلَامِ وَتَارَۃً عَلَی الثَّبَاتِ وَالْقَرَارِ فِیْ مَعْرِکَۃِ الْکُفَّارِ وَتَارَۃً عَلَی التَّمَسُّکِ بِالسُّنَّۃِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَۃِ وَالْحِرْصِ عَلَی الطَّاعَاتِ کَمَا صَحَّ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَایَعَ نِسْوَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰی اَنْ لَّا یَنُحْنَ اور احادیث مشہورہ مین منقول ہوا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنی صوم ۔ صلوٰۃ ۔ حج ۔ زکوٰۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار پر معرکہ کفار مین جیسا کہ بیعت الرضوان اور کبھی سنت نبوی کے تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے حریص اور شائق ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کی انصاریون کی عورتون سے نوحہ نہ کرنے پر وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ اَنَّہٗ بَایَعَ نَاسًا مِّنْ فُقَرَآءِ الْمُھَاجِرِیْنَ عَلٰی اَنْ لَّا یَسْئَلُوا النَّاسَ شَیْئًا فَکَانَ اَحَدُھُمْ یَسْقُطُ سَوْطُہٗ فَیَنْزِلُ عَنْ فَرَسِہٖ فَیَاْخُذُہٗ وَلَا یَسْئَلُ اَحَدًا اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرت نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت کی اسپر کہ لوگون سے کسی چیز کا سوال نکرین سو انمین سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اسکا کوڑا گر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اترکر اسکو اٹھا لیتا تھا اور کسی سے کوڑا اٹھا دینے کا بھی

سلہ اگر تامل کیجیے تو یہ بیعت بھی کتنے امور کیلیے اجمالا ہوتی ہی اسلیے کہ پیر کے آگے توبہ گناہون سے کرتا ہی اور اقرار کرتا ہی کہ احکام شرع شریف کے بجا لاؤنگا پس یہ بھی مشتمل ہوئی کتنے امور پر ہان جو یہ جسب رسم کے بیعت کرے اور ارادہ اڑے رہنے کا گناہون پر ہی تو وہ التبہ بیفائدہ ہی کہ ایک امر کے لئے بھی نہوئی پس حضرت مصنف رحمہ کی وہی مراد ہی کہ جو پہلے لکھی گئی ۱۲ ق

سوال نہ کرنا تھا و مما لا شک فیہ ولا شبہۃ انہ اذا ثبت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل علی سبیل العبادۃ والاہتمام بشانہ فانہ لا ینزل عن کونہ سنۃ فی الدین اور جسمین کچھ شک اور شبہہ نہین وہ یہ ہی کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کے بہ سبیل عادت تو وہ فعل سنت دینی سے کمتر تو نہین **ف** اور چونکہ بیعت لینا ہور مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال باہتمام تھا تو بیعت کے مسنون ہونے مین اب کچھ شک اور شبہہ نہین بقی انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان خلیفۃ اللہ فی ارضہ وعالما بما انزلہ اللہ تعالی من القرآن والحکمۃ معلما للکتاب والسنۃ ومزکیا للامۃ فما فعلہ علی جہۃ الخلافۃ کان سنۃ للخلفاء وما فعلہ علی جہۃ کونہ معلما للکتاب والحکمۃ ومزکیا للامۃ کان سنۃ للعلماء الراسخین باقی رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ تھے اُسکی زمین مین اور عالم تھے اُسکے جو اللہ تعالی نے اتیر قرآن اور حکمت کو اُتارا اور معلم تھے قرآن اور حدیث کے اور نجاست کی پاک کرنیوالے تھے سو جو فعل کہ حضرت نے بنا بر خلافت کے کیا وہ خلفا کیواسطے سنت ہوگیا اور جو فعل کہ بجہت تعلیم کتاب اور حکمت اور تزکیہ امت کے کیا وہ علماے راسخین کے واسطے سنت ہوا **ف** علماے راسخین سے وہ مراد ہین جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہین فلنبحث عن البیعۃ من ای قسم ہی فظن قوم انہا مقصورۃ علی قبول الخلافۃ وان الذی تعادہ الصوفیۃ من مبایعۃ المتصوفین لیس بشیء وہذا ظن فاسد لما ذکرنا من ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبایع تارۃ علی اقامۃ ارکان الاسلام وتارۃ علی التمسک بالسنۃ وہذا صحیح البخاری شاہدا علی انہ صلی اللہ علیہ وسلم اشترط علی جریر عند مبایعتہ فقال والنصح لکل مسلم وانہ بایع قوما من الانصار فاشترط ان لا یخافوا فی اللہ لومۃ لائم وان یقولوا بالحق حیث کانوا فکان احدہم یجاہر الامراء والملوک بالتردید والانکار وانہ صلی اللہ علیہ وسلم بایع نسوۃ من الانصار واشترط الاجتناب عن النوحۃ الی غیر ذلک وکل ذلک من باب التزکیۃ والامر بالمعروف والنہی عن المنکر تو ہمکو چاہیے کہ بیعت کی گفتگو کرین کہ وہ کون قسم سے ہی سو بعضے لوگون نے یہ گمان کیا ہے کہ بیعت منحصر

قبول خلافت اور سلطنت پر اور وہ جو صوفیون کی عادت ہی باہم اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ شرعاً کچھ نہین
اور یہ گمان فاسد ہی بدلیل اسکے جو ہم مذکور کر چکے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے بیعت لیتے تھے اقامت
ارکان اسلام پر اور کا ہے تمسک بالسنت پر اور یہ حدیث صحیح بخاری کی گواہی دے رہی ہی اسپر کہ رسول
کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ پر شرط کی انکی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیرخواہی لازم ہے
ہر مسلمان کے واسطے اور حضرت نے بیعت کی قوم انصار سے سو یہ شرط کرلی کہ نہ ڈرین امر خدا مین کسی ملامت گر
کی ملامت سے اور حق ہی بات بولین جہان رہین سو انمین سے بعضے لوگ امرا اور سلاطین پر کھل کر بلا خوف رد
اور انکار کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتون سے بیعت لی اور شرط کرلی کہ نوحہ کرنے
سے پرہیز کرین انکے سوا بہت امور مین بیعت ثابت ہی اور وہ سب امور از قسم تزکیہ اور امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر کے ہین **ف** تو صاف ثابت ہوگیا کہ بیعت فقط قبول خلافت پر منحصر نہین فَالْحَقُّ اَنَّ
الْبَيْعَةَ عَلٰى اَقْسَامٍ مِنْهَا بَيْعَةُ الْخِلَافَةِ وَمِنْهَا بَيْعَةُ الْاِسْلَامِ وَمِنْهَا بَيْعَةُ التَّمَسُّكِ بِحَبْلِ
التَّقْوٰى وَمِنْهَا بَيْعَةُ الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ وَمِنْهَا بَيْعَةُ التَّوَثُّقِ فِي الْجِهَادِ تو حق یہ ہے کہ بیعت
چند قسم پر ہی یعنی بعضی بیعت خلافت کی اور بعضی بیعت اسلام لانے کی اور بعضی بیعت تقوی کی رسی پکڑنے
کی اور بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد مین مضبوط رہنے کی کَانَتْ بَيْعَةُ الْاِسْلَامِ
مَتْرُوْكَةً فِيْ زَمَنِ الْخُلَفَاءِ اَمَّا فِيْ زَمَنِ الرَّاشِدِيْنَ مِنْهُمْ فَلِاَنَّ دُخُوْلَ النَّاسِ فِي الْاِسْلَامِ
فِيْ اَيَّامِهِمْ كَانَ غَالِبًا بِالْقَهْرِ وَالسَّيْفِ لَا بِالتَّاْلِيْفِ وَاِظْهَارِ الْبُرْهَانِ وَلَا طَوْعًا وَرَغْبَةً وَاَمَّا فِيْ
غَيْرِهِمْ فَلِاَنَّهُمْ كَانُوْا فِي الْاَكْثَرِ ظَلَمَةً فَسَقَةً لَا يَهْتَمُّوْنَ بِاِقَامَةِ السُّنَنِ اور سلمان ہونیکی بیعت
خلفا کے زمانے مین متروک تھی خلفاے راشدین کے وقت مین بیعت اسلام تو اسواسطے متروک تھی کہ داخل ہونا لوگون کا

ف بعضی یہ شبہہ پیش کرتے ہین کہ اگرچہ کئی طرح کی بیعتین حضرت سے ثابت ہوئین لیکن صحابۂ کرام کیوقت مین سواے بیعت اتباع اور
اعزا کے اجرا نپائی تو معلوم ہوا کہ بیعت توبہ کی کچھ اصل نہتھی ورنہ خلفا کے زمانہ مین بھی جاری رہتی یہ شبہہ بھی فاسد ہی اسلیے کہ جب حضرت سے ایک فعل
ثابت ہی اور کے فعل کی کیا حاجت رہی حضرت متبوع ہین اور صحابہ تابع تھے عکس اسکے اور حضرت علی اور حضرت ابوبکر سے صوفیہ کے سلاسل مین یہ بیعت بھی ثابت
ہی یہ اکابر جیسے چھ [illegible] اور نسبت کرتے ہین اور ایک جواب مفصل یہ ہی کہ جو مصنف رسالہ [illegible] گیارہ [illegible] احاجی مولانا محمد قطب الدین خان مرحوم

اسلام مین انکے ایام مین اکثر بہ سبب شوکت اور تلوار کے تھا نہ بسبب تالیف قلوب اور اظہار دلیل اسلام کے اور نہ دخول اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر تھا اور خلفاے راشدین کے سوا اور خلفا کیوقت مین چنانچہ خلفاے مروانیہ اور عباسیہ کے وقت مین اسواسطے بیعت اسلام متروک تھی کہ انین اکثر ظالم اور فاسق تھے اقامت سنن دین مین کوشش بلیغ نہ کرتے تھے۔ وَكَذَالِكَ بَيْعَةُ التَّمَسُّكِ بِحَبْلِ التَّقْوٰى كَانَتْ مَتْرُوْكَةً اَمَّا فِىْ زَمَانِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ فَلِكَثْرَةِ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ اسْتَنَارُوْا بِصُحْبَةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَاَدَّبُوْا بِحَضْرَتِهٖ فَكَانُوْا لَا يَحْتَاجُوْنَ اِلٰى بَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ وَاَمَّا فِىْ زَمَنِ غَيْرِهِمْ فَخَوْفًا مِنِ افْتِرَاقِ الْكَلِمَةِ وَاَنْ يُظَنَّ بِهِمْ مُبَايَعَةُ الْخِلَافَةِ فَتَهِيْجُ الْفِتَنُ وَكَانَتِ الصُّوْفِيَّةُ يَوْمَئِذٍ يُقِيْمُوْنَ الْخِرْقَةَ مَقَامَ الْبَيْعَةِ ثُمَّ لَمَّا انْدَرَسَ هٰذَا الرَّسْمُ فِى الْخُلَفَاءِ اِنْتَهَزَ الصُّوْفِيَّةُ الْفُرْصَةَ وَتَمَسَّكُوْا سُنَّةَ الْبَيْعَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور اسیطرح تقوی کی رسی تھامنے کی بیعت زمانہ خلفا مین متروک ہوگئی تھی خلفاے راشدین کے زمانہ مین تو بہ سبب کثرت اصحاب کے متروک تھی جو نورانی ہو چکے تھے بہ سبب صحبت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اور متادب ہوگئے تھے آپکی حضور مین تو انکو کچھ حاجت نہ تھی خلفا کی بیعت کی تصفیہ باطن کے واسطے اور خلفا کے سوا اور زمانے مین بسبب خوف پھوٹ پڑنے کی اور اس خوف سے کہ بیعت کرنیوالون کیساتھ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوے تو فساد اٹھے بیعت مذکورہ متروک تھی اور اسوقت مین اہل تصوف خرقہ دینے کو قائم مقام بیعت کے کرتے تھے پھر بعد مدت جب یہ رسم بیعت کی ملوک اور سلاطین مین معدوم ہوگئی تو حضرات صوفیہ نے فرصت کو غنیمت جان کر سنت بیعت پر چنگل مارا واللہ اعلم **ف** مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ نے فرمایا تو حضرات صوفیہ بعد اندراس رسم بیعت کے بیعت کے جاری کرنیسے مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوئے کہ جو سنت مردہ کو جلادے تو اسکو اسکا اجر ملیگا اور ان لوگونکا بھی اسکو اجر ملیگا جو اس سنت پر چلین

فصل دوسری

اس فصل مین سنیت بیعت اور اسکی غایت اور منفعت اور اسکی شرائط وغیرہ کا بیان ہے وَلَعَلَّكَ تَقُوْلُ اَخْبِرْنِىْ عَنِ الْبَيْعَةِ مَا هِىَ وَاجِبَةٌ اَوْ سُنَّةٌ ثُمَّ مَا الْحِكْمَةُ فِىْ شَرْعِهَا ثُمَّ مَا شَرْطُ

مسنون ہونا بیعت

مَنْ یَأْخُذُ الْبَیْعَةَ ثُمَّ مَا شَرْطُ الْمُبَایِعِ ثُمَّ مَا وَفَاءُ الْبَایِعِ وَمَا نَکْثُہٗ ثُمَّ ھَلْ یَجُوْزُ تَکْرَارُ الْبَیْعَةِ مِنْ عَالِمٍ وَّاحِدٍ اَوْ عُلَمَاءَ کَثِیْرِیْنَ ثُمَّ مَا اللَّفْظُ الْمَاثُوْرُ عِنْدَ الْبَیْعَةِ اور شاید کہ اے مخاطب تو کہے گا کہ مجکو بیعت کا حکم بتایئے کہ کیا ہو واجب ہی یا سنت پھر بیعت کے مشروع ہونے مین حکمت کیا ہو پھر بیعت لینے والے کی شرط کیا ہو پھر بیعت کرنے والے کی شرط کیا ہو پھر بیعت کرنے والے مین ایفاے بیعت کسکو کہتے ہین اور عہد شکنی کیا ہو پھر کیا جائز ہو مکرر کرنا بیعت کا ایک عالم یا علماے کثیر سے یا جائز نہین پھر کون الفاظ منقول ہین سلف سے بیعت کے وقت فَاَقُوْلُ اَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْاُوْلٰی فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَیْعَةَ سُنَّةٌ وَلَیْسَتْ بِوَاجِبَةٍ لِاَنَّ النَّاسَ بَایَعُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقَرَّبُوْا بِھَا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَمْ یَدُلَّ دَلِیْلٌ عَلٰی تَاثِیْمِ تَارِکِھَا وَلَمْ یُنْکِرْ اَحَدٌ مِّنَ الْاَئِمَّةِ عَلٰی تَارِکِھَا کَانَ کَالْاِجْمَاعِ عَلٰی اَنَّھَا لَیْسَتْ بِوَاجِبَةٍ سو مین کہتا ہون ساتون سوالات کے جواب مفصلاً پہلے

جواب سوال اول

سوال کے جواب کو تو یون سمجھ لے کہ بیعت سنت ہو واجب نہین اسواسطے کہ اصحاب رضی اللہ تعالی عنہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اسکے سبب سے حقتعالی کی نزدیکی چاہی اور کسی دلیل شرعی نے تارک بیعت کے گنہگار ہونے پر دلالت نہ کی اور ائمۂ دین نے تارک بیعت پر انکار نہ کیا تو یہ عام انکار گویا اجماع ہوگیا اسپر کہ وہ واجب نہین

فائدہ حکمت بیعت

ف اور اگر بیعت تقوی کی واجب ہوتی تو بالضرور اسکے تارک پر انکار دارد ہوتا تو معلوم ہوگیا کہ بیعت سنت ہو اسواسطے کہ حقیقت سنت یہی ہو کہ فعل مسنون بلا دلیل وجوب تقرب الی اللہ کا موجب ہو وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّانِیَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَجْرٰی سُنَّتَہٗ اَنْ یَّضْبِطَ الْاُمُوْرَ الْخَفِیَّةَ الْمُضْمَرَةَ فِی النُّفُوْسِ بِاَفْعَالٍ وَّاَقْوَالٍ ظَاھِرَةٍ وَّیَنْصِبَھَا مَقَامَھَا کَمَا اَنَّ التَّصْدِیْقَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ خَفِیٌّ فَاُقِیْمَ الْاِقْرَارُ مَقَامَہٗ وَکَمَا اَنَّ رِضَی الْمُتَعَاقِدَیْنِ بِبَذْلِ الثَّمَنِ وَالْمَبِیْعِ اَمْرٌ خَفِیٌّ مُّضْمَرَةٌ فَاُقِیْمَ الْاِیْجَابُ وَالْقَبُوْلُ مَقَامَہٗ اور سوال دوسرے کا جواب یون معلوم کر کہ سنت اللہ یون جاری ہی

جواب سوال دوم

کہ امور خفیہ جو نفوس مین پوشیدہ ہین ان کا ضبط افعال اور اقوال ظاہری سے ہو اور افعال اور اقوال قائم مقام ہون امور قلبیہ کے چنانچہ تصدیق اللہ اور اس کے رسول اور قیامت کی

امر مخفی ہی تو اقرار ایمان[1] کا بجائے تصدیق قلبی کے قائم کیا گیا اور جیسے کہ رضامندی بائع اور مشتری کی قیمت اور مبیع کے دینے مین امر مخفی پوشیدہ ہی تو ایجاب[2] اور قبول کو قائم مقام رضائے مخفی کے کر دیا فَكَذٰلِكَ التَّوْبَةُ وَالْعَزِيْمَةُ عَلٰی تَرْكِ الْمَعَاصِيْ وَالتَّمَسُّكُ بِحَبْلِ التَّقْوٰى خَفِيٌّ مُضْمَرٌ فَاُقِيْمَتِ الْبَيْعَةُ مَقَامَهُمَا سو اسی طرح توبہ اور عزم کرنا ترک معاصی کا اور تقوی کی رسی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہی تو بیعت[3] کو اسکے قائم مقام کر دیا وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّالِثَةُ فَيُشْتَرَطُ مَنْ يَّاْخُذُ الْبَيْعَةَ اُمُوْرًا اَحَدُهَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَلَا اُرِيْدُ الْمَرْتَبَةَ الْقُصْوٰى بَلْ يَكْفِيْ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ تَفْسِيْرَ الْمَدَارِكِ اَوِ الْجَلَالَيْنِ اَوْ غَيْرَهُمَا وَحَقَّقَهٗ عَلٰی عَالِمٍ وَعَرَفَ مَعَانِيَهٗ وَتَفْسِيْرَ الْغَرِيْبِ وَاَسْبَابَ النُّزُوْلِ وَالْاِعْرَابَ وَالْقِصَصَ وَمَا يَتَّصِلُ بِذٰلِكَ اور سوال تیسرے کا جواب یہ ہی کہ بیعت لینے والے مین یعنی پیر اور مرشد مین چند امور شرط ہین شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری یہ مراد نہین کہ پلے سرے کا مرتبہ علم کا شروط ہی بلکہ قرآن مین اتنا علم ہونا کافی ہی کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوا انکے مانند تفسیر وسیط یا وجیز واحدی کے محفوظ کر چکا ہو اور کسی عالم سے اسکو تحقیق کر لیا ہو اور اسکے معانی اور ترجمہ لغات مشکلہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جو اسکے قریب ہی اسکو جان چکا ہو **ف** یعنی دو مختلف چیزونمین تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور معرفت احکام مستنبطہ قرآنی کی وَمِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ الْمَصَابِيْحِ وَعَرَفَ مَعَانِيَهٗ وَشَرْحَ غَرِيْبِهٖ وَاِعْرَابَ مُشْكِلِهٖ وَتَاْوِيْلَ مُعْضَلِهٖ عَلٰی رَاْيِ الْفُقَهَاءِ اور حدیث کا علم اتنا کافی ہی کہ ضبط اور تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب مصابیح یا مشارق کے اور اس کے معانی دریافت کر چکا ہو اور اس کی شرح غریب یعنی لغات مشکلہ کا ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کی بنابر رائے فقہائے دین کے معلوم کر چکا ہو **ف** مشکل اور معضل مین فرق یہ ہی کہ مشکل اس دشوار لفظ کو کہتے ہین

[1] اور اسی اقرار پر احکام ایمان کے دائر ہوگئے چنانچہ حفظ جان اور مال اور وجوب نصرت مومن ۱۲

[2] اور اسی ایجاب اور قبول پر احکام بیع کے دائر ہوئے یعنی قیمت بیع مین تصرف کرنا اور ہبہ اور وراثت وغیر ذالک ۱۲

[3] اور اسی پر احکام دائر ہوے اپنے وجوب ایفاے عہد اور حرمت عہد شکنی وضروری ۱۲ —

جو باعتبار لفظ اور ترکیب نحوی کے صعب ہو اور معضل وہ ہی جسکے معنی مشتبہ ہون اور ایک معنی کی تعیین نہو سکے یا دوسری حدیث اسکے معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف یعنی مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی نے کہ اسی طرح مینے مصنف قدس سرہ سے سُنا۔ مترجم کہتا ہی مصنف نے بلفظ محتمل المعنی اور احادیث متعارضہ مین اتباع مذاہب فقہا کی اسواسطے تصریح کی کہ چارون امامون کی مخالفت مین ضلالت صریح ہی گویا کہ اسنے ترک اجماع کیا وَلَا یُکَلَّفُ بِحِفْظِ الْقُرْاٰنِ وَلَا الْفَحْصِ عَنْ حَالِ الْاَسَانِیْدِ اَلَا تَرٰی اَنَّ التَّابِعِیْنَ وَاَتْبَاعَھُمْ کَانُوْا یَاْخُذُوْنَ بِالْمُنْقَطِعِ وَالْمُرْسَلِ اِنَّمَا الْمَقْصُوْدُ حُصُوْلُ الظَّنِّ بِبُلُوْغِ الْخَبَرِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور بیعت لینے والا مکلف نہین علم قرآن مین اختلافات قرارت کے یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث مین حال اسانید کے تجسس کا کیا تو نہین جانتا کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل کو لیتے تھے تقصود تو حصول ظن ہی ساتھ پہونچ جانے حدیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو اتنی بات تو کتب معتمدہ حدیث مین تفحص رواۃ پر منحصر نہین اگرچہ تحقیق فن حدیث مین بدون علم رجال کے حاصل نہین **ف** منقطع وہ حدیث ہی جسکا راوی سند کے بیچ مین سے ایک یا زیادہ ایک سے رہجاوے اور مرسل وہ ہی جو اخر سند مین راوی مذکور نہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہود بالخیر تھا اور وسائط سند قلیل ہوتے تھے تو انقطاع اور ارسال سے بھی حاصل ہو ظن پہونچنے خبر کا متصور تھا بخلاف غیر تابعین اور تبع تابعین کے کہ انکو یہ دولت قرب خداداد کہان حاصل خلاصہ یہ ہی کہ پیری مریدی کیواسطے اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہی لیکن عمل بالحدیث اور استنباط احکام کیواسطے تو بہت سا کچھ درکار ہی وَلَا بِعِلْمِ الْاُصُوْلِ وَالْکَلَامِ وَجُزْئِیَّاتِ الْفِقْہِ وَالْفَتَاوٰی۔ اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ اور اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور فتاوی کے یاد رکھنے کا مکلف نہین **ف** مولانا عبد العزیز قدس سرہ نے حاشیے مین فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل کلیات مراد نہین بلکہ صور سفر وحضر مراد ہین جنکی طرف کمتر حاجت ہوتی ہی مترجم کہتا ہی تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ پر کثیر الوجود اور کثیر الحاجت ہین انکا حفظ مشروط ہی وَاِنَّمَا شَرَطْنَا الْعِلْمَ لِاَنَّ الْغَرَضَ مِنَ الْبَیْعَۃِ اَمْرُہٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیُہٗ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاِرْشَادُہٗ اِلٰی تَحْصِیْلِ السَّکِیْنَۃِ الْبَاطِنَۃِ

وَإِزَالَةِ الرَّذَائِلِ وَاكْتِسَابِ الْحَمَائِدِ ثُمَّ امْتِثَالِ الْمُسْتَرْشِدِ بِهِ فِي كُلِّ ذَالِكَ
فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عَالِمًا كَيْفَ يُتَصَوَّرُ مِنْهُ هٰذَا اور عالم ہونا مرشد کا تو ہم نے فقط اتنے واسطے شرط کیا ہی
کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا ہی مشروعات کا اور روکنا اسکو خلاف شرع سے اور اسکی رہنمائی طرف
تسکین باطنی کے اور دور کرنا بدخوؤن کا اور حاصل کرنا صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل مین لانا اُن کو
جمیع امور مذکورہ مین سو جو شخص عالم اور واقف ان امور سے ہوگا اس سے یہ کیونکر متصور ہوگا
ف مترجم کہتا ہی سبحان اللہ کیا معاملہ برعکس ہوگیا ہی فقرائے جہال کو اس وقت مین یہ خبط سمایا
ہی کہ پیری مُریدی مین علم کا ہونا کچھ ضرور نہین بلکہ علم درویشی کو مضر ہی اسواسطے کہ شریعت کچھ اور
ہی اور طریقت کچھ اور حالانکہ صوفیان قدیم کے کتب اور ملفوظات مین مثل قوت القلوب اور عوارف
اور احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت اور فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت عبد القادر
جیلانی مین صاف مصرح ہی کہ علم شریعت شرط ہی طریقت اور تصوف کی[ل] یہ بھی جہالت کی شامت ہی
کہ جن مرشدون کا نام صبح و شام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہین انکے کلام سے بھی غافل
ہین کہ وہ کیا فرما گئے ہین وَقَدِ اتَّفَقَ كَلِمَةُ الْمَشَائِخِ عَلٰى أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ عَلَى النَّاسِ إِلَّا مَنْ كَتَبَ الْحَدِيثَ
وَقَرَأَ الْقُرْآنَ اور متفق ہی مشائخ کا قول اسپر کہ وعظ نہ کرے لوگونکو مگر وہ شخص جسنے کتابت حدیث
کی ہو یعنے روایت کی ہو اُستاد سے اور جسنے قرآن کو پڑھا ہو اَللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلًا صَحِبَ الْعُلَمَاءَ
الْأَتْقِيَاءَ دَهْرًا طَوِيلًا وَتَأَدَّبَ عَلَيْهِمْ وَكَانَ مُتَفَحِّصًا عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَقَّافًا
عِنْدَ كِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فَعَسٰى أَنْ تَكْفِيَهُ ذٰلِكَ وَاللهُ أَعْلَمُ کچھ نہین بنتی بارخدایا مگر یہ کہ
ایسا مرد ہو جسنے متقی علما کی بہت مدت تک صحبت کی ہو اور انسے ادب سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا متفحص ہو

ل کتاب طریق محمدی مین لکھا ہی کہ سردار جماعت صوفیہ کرام اور امام ارباب طریقت کے حضرت جنید بغدادی فرماتے ہین جسنے
نہ یاد کیا ہو قرآن اور نہ لکھی حدیث نہ پیروی کیجاوے اسکی اس امر تصوف مین اسلیے کہ علم ہمارے اور یہ کسب ہمارا مقید ہی ساتھ کتاب و
سنت کے اور یہ بھی انہی کا قول ہی کل طریقۃ ردتہ الشریعۃ فہو زندقۃ یعنی جس طریقت کو رد کرے شریعت پس وہ بنا کفر ہی اور
فرمایا سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف اسم ہی تین چیزون کا ایک تو یہ کہ نہ بجھاوے نور معرفت انکا نور ورع اسکے کو اور دوسرے یہ کہ نہ کلام
کرے ساتھ علم باطن کے اسطرح کا کہ نقض کرے اسکو ظاہر کتاب اللہ اور تیسرے یہ کہ نہ باعث ہو اسکو کرامت اوپر ہتک حرمت محارم اللہ
تعالی کے انتہی اور بہت سے اقوال بزرگان دین مثل اسی کے منقول ہین چنانچہ جامع التفاسیر کے صفحہ ۱۱ پر تفصیل لکھے گئے ہین جو چاہیے اسمین دیکھ لے ۱۲

اور کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے نزدیک یعنی قرآن اور حدیث سنکر ڈر جاتا ہو اور
اپنے افعال اور اقوال اور حالات کو کتاب اور سنت کے موافق کرلیتا ہو تو امید ہے کہ اسقدر
معلومات بھی اسکو کفایت کرے درصورت عدم علم واللہ اعلم وَالشَّرْطُ الثَّانِي الْعَدَالَةُ وَالتَّقْوٰى
فَيَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْكَبَائِرِ غَيْرَ مُصِرٍّ عَلَى الصَّغَائِرِ اور بیعت لینے والی کی دوسری شرط
عدالت اور تقوی ہے تو واجب ہے کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ گناہو پر اڑا نہ جاتا ہو

ف مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیے میں فرمایا کہ تقوی مرشد کا اسواسطے مشروط ہوا کہ بیعت
مشروع ہوئی ہے واسطے صفائی باطن کے اور انسان مجبول ہے اپنی بنی نوع کے اقتدا پر افعال
پر اور صفائے باطن میں فقط قول بدون عمل کے کفایت نہیں کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف
نہو فقط زبانی تقریروں پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہے وَالشَّرْطُ الثَّالِثُ
اَنْ يَّكُوْنَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ مُوَاظِبًا عَلَى الطَّاعَاتِ الْمُؤَكَّدَةِ وَالْاَذْكَارِ الْمَأْثُوْرَةِ
الْمَذْكُوْرَةِ فِيْ صِحَاحِ الْاَحَادِيْثِ مُوَاظِبًا عَلٰى تَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَكَانَ يَادْدَاشْتُ لَهٗ
مَلَكَةً رَاسِخَةً تیسری شرط بیعت لینے والے کی یہ ہے کہ دنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو حافظ
ہو طاعات موکدہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثوں میں مذکور ہیں بدام تعلق دل کا اللہ پاک سے
رکھتا ہو اور یادداشت کی مشق کامل اسکو حاصل ہو مترجم کہتا ہے یادداشت کی حقیقت آگے مذکور
ہوگی وَالشَّرْطُ الرَّابِعُ اَنْ يَّكُوْنَ اٰمِرًا بِالْمَعْرُوْفِ نَاهِيًا عَنِ الْمُنْكَرِ مُسْتَبِدًّا بِرَأْيِهٖ لَا اِمَّعَةً
لَيْسَ لَهٗ رَأْيٌ وَلَا اَمْرٌ ذَا مُرُوْءَةٍ وَعَقْلٍ تَامٍّ لِيُعْتَمَدَ عَلَيْهِ فِيْ كُلِّ مَا يَأْمُرُ بِهٖ وَيَنْهٰى عَنْهُ قَالَ
اللّٰهُ تَعَالٰى مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاۤءِ فَمَا ظَنُّكَ بِصَاحِبِ الْمُبَايَعَةِ اور چوتھی شرط
یہ ہے کہ بیعت لینے والا امر کرتا ہو شرع کا اور خلاف شرع سے روکتا ہو مستقل ہو اپنی رائے پر نہ کہ
مرد ہرجائی ہردم خیالی جس کو نہ رائے ہو نہ امر مروت والا اور صاحب عقل کامل کا ہو تا کہ اسپر اعتماد
کیا جاوے اس کے بتائے اور روکے ہوئے فعل پر حق تعالی نے فرمایا کہ گواہی انکی مقبول ہے جن
گواہوں کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہے صاحب بیعت کیساتھ یعنی جب شاہدوں میں عدالت شرط ہوئی تو بیعت

لینے والے مرشدین بطریق اولی عدالت اور تقوی شرط ہوگا **ف** مولانا نے فرمایا کہ یہ مراد نہین کہ
آمر بالمعروف اور مستقل الرای وغیرہ ہونا قبول شہادت کی شرط ہی تا اعتراض وارد ہو کہ یہ امور شہادت
مین شرط نہین تو چاہیے کہ صاحب بیعت مین بھی شرط نہو بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی کا یہ ہی کہ
حقتعالی نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار پر مفوض کیا اور چونکہ رضا امر مخفی ہی لہذا
اسکی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی بھی تفویض اہل
اسلام کی رضا پر ہو کر تعیین اسکی علامات ظاہرہ مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشدین
بطریق اولی ہوگا وَالشَّرْطُ الْخَامِسُ اَنْ یَّکُوْنَ صَحِبَ الْمَشَائِخَ وَتَاَدَّبَ بِهِمْ دَهْرًا طَوِیْلًا وَاَخَذَ مِنْهُمُ
النُّوْرَ الْبَاطِنَ وَالسَّکِیْنَةَ وَهٰذَا لِاَنَّ سُنَّةَ اللّٰهِ جَرَتْ بِاَنَّ الرَّجُلَ لَا یُفْلِحُ اِلَّا اِذَا رَاَی الْمُفْلِحِیْنَ
کَمَا اَنَّ الرَّجُلَ لَا یَتَعَلَّمُ اِلَّا بِصُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ وَعَلٰی هٰذَا الْقِیَاسِ غَیْرُ ذٰلِكَ مِنَ
الصِّنَاعَاتِ اور پانچوین شرط یہ ہی کہ بیعت لینے والا مرشدون کامل کی صحبت مین رہا ہو
اور ان سے ادب سیکھا ہو زمانہ دراز تک اور انسے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا ہو اور یہ یعنی
صحبت کاملین اسواسطے مشروط ہوئی کہ عادت الٓہی یون جاری ہوئی ہی کہ مراد نہین ملتی جب تک
مراد پانے والونکو نہ دیکھے جیسے انسان کو علم نہین حاصل ہوتا مگر علما کی صحبت سے اور اسی قیاس پر ہین
اور پیشے یعنی جیسے آہنگری بدون صحبت آہنگر یا نجاری بدون صحبت نجار کے نہین آتی **ف** مولانا
نے ارشاد کیا کہ جریان سنت اللہ کا بھید یہ ہی کہ انسان اس نہج پر مخلوق ہوا ہی کہ یہ اپنے کمالات کو
حاصل نہین کرسکتا بدون اپنے ابنائے جنس کی مشارکت اور معاونت کے بخلاف اور حیوانات کے کہ
اُنکے کمالات پیدائشی ہین اور کسبی نہایت کمتر ہین چنانچہ پیرنا حیوانات مین پیدائشی کمال ہی اور
انسان کو بدون سیکھے نہین آتا وَلَا یُشْتَرَطُ فِیْ ذٰلِكَ ظُهُوْرُ الْکَرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ وَلَا تَرْكُ
الْاِکْتِسَابِ لِاَنَّ الْاَوَّلَ ثَمَرَةُ الْمُجَاهَدَاتِ لَا شَرْطُ الْکَمَالِ وَالثَّانِیَ مُخَالِفٌ
لِلشَّرْعِ وَلَا تَغْتَرَّ بِمَا فَعَلَهُ الْمَغْلُوْبُوْنَ فِیْ اَحْوَالِهِمْ اِنَّمَا الْمَحْمُوْدُ الْقَنَاعَةُ بِالْقَلِیْلِ
وَالْوَرَعُ مِنَ الشُّبُهَاتِ اور شرط نہین اس مین یعنی بیعت لینے مین ظہور کرامات اور

خوارق عادات کی اور ترک پیشہ وری کی اسواسطے کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات ثمرہ ہو مجاہدات اور ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کی اور ترک کرنا پیشے کا مخالف شرع کے ہے اور دہوکا نہ کھائیو اس سے جو درویش مغلوب الاحوال کرتے ہین یعنی جو صاحب کمال بسبب غلبے اپنے حال کے کسب حلال کی طرف متوجہ نہین ہوتے انکے فعل کو دلیل نہ پکڑنا ترک کسب پر منقول تو یہی ہے کہ تھوڑے پر قناعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا یعنی مال مشتبہ اور پیشہ مکروہ اور مشتبہ سے بچنا ضرور ہے **ف** مولانانے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہین کہ کمال ترہب اختیار کرے یعنی عبادات شاقہ کا اپنے اوپر لازم کرنا جیسا کہ صوم وصال اور تمام رات کا جاگنا اور گوشہ گیری نساء سے کرنا اور طعام لذیذ کا نہ کھانا اور جنگل یا پہاڑ و میں رہنا جیسا کہ ہمارے وقت کے عوام اسکو شرط کمال کی جانتے ہین اسواسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین اور تشدید علی النفس مین داخل ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت نہ پکڑو اپنی جانون کو تو اللہ تمکو سخت پکڑے گا اور فرمایا کہ رہبانیت اسلام مین جائز نہین وَاَمَّا الْمَسْئَلَۃُ الرَّابِعَۃُ فَاعْلَمْ اَنَّہٗ یَجِبُ اَنْ یَّکُوْنَ الْمُبَایِعُ بَالِغًا عَاقِلًا دَاعِیًا وَقَدْ جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ اَنَّہٗ عُرِضَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَبِیٌّ لِیُبَایِعَہٗ فَمَسَحَ عَلٰی رَاْسِہٖ وَدَعَا لَہٗ بِالْبَرَکَۃِ وَلَمْ یُبَایِعْ اور سوال چوتھے کا جواب یون جان کہ واجب ہے کہ بیعت کرنے والا جوان ہوشیار رغبت والا ہو اور مقرر حدیث مین آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لڑکا گیا تاکہ آپ سے بیعت کرے تو حضرت نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور اسکے واسطے برکت کی دعا کی اور بیعت نہ لی **ف** مولانانے فرمایا کہ بالغ اور عاقل ہونا بیعت کے واسطے مشروط ہے کہ نابالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف نہین تو تقوی اور جہاد فی الطاعات کا اسکے حق مین کیا ذکر ہے وَمِنَ الْمَشَائِخِ مَنْ یُّجَوِّزُ بَیْعَۃَ الصِّغَارِ تَبَرُّکًا وَتَفَؤُّلًا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور بعضے مشائخ لڑکون کی بیعت کو جائز رکھتے ہین بنا بر برکت اور نیک فالی کے واللہ اعلم **ف** مولانانے فرمایا کہ شاید تجویز بدلیل صحیح مسلم کی حدیث کے ہے کہ حضرت زبیر اپنے بیٹے عبداللہ کو بیعت کیواسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو اپنی طرف متوجہ دیکھکر مسکرائے پھر اُن سے بیعت لی وَاَمَّا الْمَسْئَلَۃُ الْخَامِسَۃُ فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَیْعَۃَ الْمُتَوَارِثَۃَ بَیْنَ الصُّوْفِیَّۃِ عَلٰی وُجُوْہٍ

جواب سوال چہارم

[illegible]

اَحَدُھَا بَیْعَۃُ التَّوْبَۃِ مِنَ الْمَعَاصِیْ وَالثَّانِیْ بَیْعَۃُ التَّبَرُّکِ فِیْ سِلْسِلَۃِ الصَّالِحِیْنَ بِمَنْزِلَۃِ سِلْسِلَۃِ
اَسْنَادِ الْحَدِیْثِ فَاِنَّ فِیْھَا بَرَکَۃً وَالثَّالِثُ بَیْعَۃُ تَاکُّدِ الْعَزِیْمَۃِ عَلَی التَّجَرُّدِ لِاَمْرِ اللّٰہِ
وَتَرْکِ مَا نُھِیَ عَنْہُ ظَاھِرًا وَّبَاطِنًا وَتَعْلِیْقِ الْقَلْبِ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَھُوَ الْاَصْلُ اور سوال پانچوین
کا جواب یون جان کہ جو بیعت کہ صوفیون مین متوارث ہی وہ کئی طرح پر ہی پہلا طریقہ بیعت توبہ ہی معاصی
سے اور دوسرا طریقہ بیعت تبرک ہی یعنی بقصد برکت صالحین کے سلسلے مین داخل ہونا بمنزلہ سلسلہ
اسناد حدیث ہی کہ اسمین البتہ برکت ہی اور تیسرا طریقہ بیعت تاکید عزیمت ہی یعنی عزم مصمم کرنا واسطے
خلوص امر الٰہی اور ترک مناہی کے ظاہرا اور باطن سے اور تعلیق دل کی اللہ جل شانہ سے اور یہی تیسرا
طریقہ اصل ہی وَاَمَّا الْاَوَّلَانِ فَالْوَفَاءُ بِالْبَیْعَۃِ فِیْھِمَا تَرْکُ الْکَبَائِرِ وَعَدَمُ الْاِصْرَارِ عَلَی
الصَّغَائِرِ وَالتَّمَسُّکُ بِالطَّاعَاتِ الْمَذْکُوْرَۃِ مِنَ الْوَاجِبَاتِ وَالسُّنَنِ الرَّوَاتِبِ
وَالنَّکْثُ بِالْاِخْلَالِ فِیْ مَا ذَکَرْنَا اور پہلے دونون قسم کے طریقون مین بیعت کا پورا کرنا عبارت
ہی ترک کبائر سے اور نہ اڑجانا صغائر پر اور طاعات مذکورہ پر چنگل مارنا از قسم واجبات اور موکدہ سنتون
کے اور عہد شکنی عبارت ہی خلل ڈالنے سے اسمین جنکو ہمنے مذکور کیا یعنی ارتکاب کبائر اور اصرار علی الصغائر
اور طاعات پر مستعد نہونا بیعت شکنی ہی وَاَمَّا الثَّالِثُ فَالْوَفَاءُ الْبَقَاءُ عَلٰی ھٰذِہِ الْھِجْرَۃِ وَالْمُجَاھَدَۃِ
حَتّٰی یَکُوْنَ مُتَنَوِّرًا بِنُوْرِ السَّکِیْنَۃِ وَیَصِیْرُ ذٰلِکَ دَیْدَنًا لَہٗ وَخُلْقًا وَجِبِلَّۃً بَعْدَ ذٰلِکَ قَدْ یُرَخَّصُ
فِیْمَا اَبَاحَہُ الشَّرْعُ مِنَ اللَّذَّاتِ وَالْاِشْتِغَالِ بِبَعْضِ مَا یُحْتَاجُ اِلٰی طُوْلِ التَّعَھُّدِ کَالتَّدْرِیْسِ
وَالْقَضَاءِ وَالنَّکْثُ بِالْاِخْلَالِ فِیْ ذٰلِکَ اور تیسرے طریقے مین پورا کرنا بیعت کا عبارت ہی مدام ثابت
رہنے سے اس ہجرت اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہانتک کہ روشن ہو جاوے اطمینان کے نور سے اور یہ اسکی
عادت اور خو اور جبلی ہو جاوے بلا تکلف تو اس حالت کے نزدیک گاہے اسکو اجازت دیجاتی ہی اسمین جسکو شرع
نے مباح کیا ہی از قسم لذات کی اور مشغول ہونے کے بعضے ان کامون مین جنمین طول مدت کی طرف حاجت ہوجاتی
ہی جیسے درس کرنا علم دینی کا اور قضا اور بیعت شکنی عبارت ہی اسکی خلل اندازی سے قبل از نورانیت
دل کے وَاَمَّا الْمَسْئَلَۃُ السَّادِسَۃُ فَاعْلَمْ اَنَّ تَکْرَارَ الْبَیْعَۃِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وسلم ماثورٌ وکذالک عن الصوفیۃ اما من الشخصین فان کان بظہور خلل فیمن بایعہ فلا[۱]
باس وکذالک بعد موتہ او غیبۃ المنقطعۃ و اما بلا عذر فانہ یشبہ الملاعب و یذہب
بالبرکۃ و یصرف قلوب الشیوخ عن تعہدہ ۔ واللہ اعلم اور چھٹے سوال کے جواب مین
معلوم کر کہ تکرار بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی اور اسیطرح حضرات صوفیہ سے لیکن
دو پیرون سے بیعت کرنا سو اگر بسبب ظہور خلل کے ہو اس پیر مین جس سے بیعت کر چکا ہی تو کچھ مضائقہ نہین
اور اسی طرح اسکی موت کے بعد یا اسکی غیبت منقطعہ کے بعد کہ اسکی توقع ملاقات کی باقی نہین رہی
اور بلا عذر تو دوسری مرشد سے بیعت کرنا مشابہ ہی کھیل کے اور ہر جگہ بیعت کرنا برکت کو کھوتا ہی اور
مرشدون کے دلون کو اس کی تعلیم اور تہذیب سے پھیرتا ہی واللہ اعلم یعنی اسکو ہر جائی اور بے دم خیالی
سمجھ کر اس پر التفات نہین فرماتے ہین و اما المسئلۃ السابعۃ فاعلم ان اللفظ الماثور عن
السلف عند البیعۃ ان یخطب الشیخ الخطبۃ المسنونۃ اور ساتوین سوال کا جواب معلوم کر
کہ لفظ منقول سلف سے بیعت کے وقت یہ ہی کہ مرشد خطبہ مسنونہ پڑھے وھی الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ
ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا
مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ واشھد ان لا الٰہ الا اللہ[۱] واشھد ان محمدا
عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ اٰلہ وصحبہ وبارک وسلم اور خطبہ
مسنونہ یہ ہے یعنی الحمد للہ سے آخر تک ترجمہ اسکا یہ ہی سب تعریف اللہ کو ہم اسکی حمد کرتے ہین اور اس
سے مدد مانگتے ہین اور مغفرت اس سے چاہتے ہین اور پناہ مانگتے ہین اللہ کی اپنے نفسون کی بدیون
سے اور اپنے اعمال کی برائیون سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اسکا کوئی گمراہ کرنیوالا نہین اور جسکو اسنے بہکایا
اسکو کوئی راہ بتانیوالا نہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے اللہ کے
اور اسکی کہ محمد بندے ہین اللہ کے اور اسکے رسول رحمت بھیجے اللہ ان پر اور انکی آل پر اور انکے اصحاب پر
اور برکت کرے اور سلامتی عنایت فرماوے ثم یلقنہ الایمان الاجمالی فیقول قل اٰمنت باللہ

---

[۱] حصن حصین مین بعد الا اللہ کے وحدہ لا شریک لہ بھی ہی ۱۲

وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَلٰی مُرَادِ اللّٰهِ وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلٰی مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّأْتُ مِنْ جَمِیْعِ الْاَدْیَانِ وَجَمِیْعِ الْعِصْیَانِ وَسَلَّمْتُ الْاٰنَ وَاَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر بعد خطبہ مذکور کے مرشد مرید کو ایمان اجمالی تلقین کرے سو یون کہے کہ ایمان لایا مین اللہ پر اور جو اللہ کے نزدیک سے آیا اللہ کی مراد پر اور ایمان لایا مین رسول اللہ پر اور جو رسول اللہ کے نزدیک سے آیا رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور بیزار ہوا مین سب دینون سے سوا اسلام کے اور بیزار ہوا سب گناہون سے اور مین اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کہتا ہون مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اسکا بندہ ہے اور اسکا رسول ثُمَّ یَقُوْلُ قُلْ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهٖ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ اِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَیْتِ اِنِ اسْتَطَعْتُ اِلَیْهِ سَبِیْلًا پھر مرشد کہے مرید سے کہہ کہ مین نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انکے خلفا کے واسطے سے پانچ امر پر اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے اور مقرر محمد رسول ہین اللہ کا اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوۃ کے دینے پر اور رمضان کے صوم پر اور بیت اللہ کے حج پر اگر مجکو استطاعت ہوگی اسکی راہ کی ف استطاعت سبیل سے مراد زاد اور راحلہ ہے ثُمَّ یَقُوْلُ قُلْ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهٖ عَلٰی اَنْ لَّآ اُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّلَا اَسْرِقَ وَلَا اَزْنِیْ وَلَا اَقْتُلَ وَلَا اٰتِیَ بِبُهْتَانٍ اَفْتَرِیْهِ بَیْنَ یَدَیَّ وَرِجْلَیَّ وَلَا اَعْصِیَهٗ فِیْ مَعْرُوْفٍ پھر مرشد مرید سے کہے کہہ کہ بیعت کی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بواسطہ خلفاے حضرت کے اسپر کہ شریک نہ کرونگا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نہ کرونگا اور زنا نہ کرونگا اور قتل نہ کرونگا اور بہتان کو نہ لاؤنگا اپنے دونون ہاتھ اور دونون پاؤن کے درمیان سے اسکو افترا کرکے اور نافرمانی رسول کریم کی نہ کرون گا امر مشروع مین ف اس مضمون کی بیعت قرآن

ف۱ یہ کہتا ہے نفس سے یعنی اپنے جی سے بہتان کسی پر نہ بناؤنگا ۱۲

مجیدین منصوص ہی ثم یتلوا الشیخ ھاتین الآیتین یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ
الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون ۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون
اللہ ید اللہ فوق ایدیھم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما
عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما ۔ پھر مرشد ان دو آیتونکو پڑھے یا ایھا الذین
سے آخر تک یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سے اور تلاش کرو اللہ کی طرف وسیلہ اور جہاد کرو اسکی راہ
مین تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہین تجھ سے ای نبی وہ بیعت کرتے ہین اللہ سے اللہ سبحانہ کا
دست قدرت اور رحمت ان کے ہاتھون پر ہی سو جسنے بیعت کو توڑا یہی بات ہی کہ اسنے اپنی ذات
کی مضرت کیواسطے بیعت کو توڑا اور جسنے پورا کیا اسکو جو اللہ سے عہد کیا سو قریب ہی اسکو اجر عظیم عنایت
کریگا **ف** پہلی آیت مین وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہی مولانا نے حاشیے مین فرمایا کہ ہمنے اپنے جد
امجد حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ کے ایک مرید سے سنا کہ انکے ہمعصر ایک عالم نے انسے بیعت
کے سنت یا بدعت ہونے مین گفتگو کی جد امجد نے واسطے مشروعیت بیعت کے اس آیت سے استدلال
کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن نہین کہ وسیلے سے ایمان مراد لیجیے اسواسطے کہ خطاب اہل ایمان سے ہی چنانچہ
یا ایھا الذین امنوا اسپر دلالت کرتا ہی اور عمل صالح بھی مراد نہین ہو سکتا کہ وہ تقوے مین داخل
ہی اسواسطے کہ تقوی عبارت ہی امتثال اوامر اور اجتناب نواہی سے اس واسطے کہ قاعدہ
عطف کا مغائرت بین المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہی اور اسی طرح جہاد بھی مراد نہین
ہو سکتا بدلیل مذکور یعنی تقوی مین داخل ہی پس متعین ہو گیا کہ وسیلے سے مراد ارادت اور بیعت
مرشد کی ہے پھر اسکے بعد مجاہدہ اور ریاضت ہی ذکر اور فکر مین تا فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہی
وصول ذات پاک سے واللہ اعلم ثم یدعوا لنفسہ وللتلمیذ وللحاضرین فیقول بارک
اللہ لنا ولکم ونفعنا وایاکم پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کے واسطے اور مرید کے واسطے

۱؎ قولہ الوسیلۃ ما یتوسلون بہ الی ثوابہ والذی منہ من فعل الطاعات وترک المعاصی من وسل الی کذا اذا تقرب الیہ وفی الحدیث
الوسیلۃ منزلۃ فی الجنۃ ۱۲ بیضاوی الوسیلۃ ما یقربکم الیہ من طاعتہ ۱۲ جلالین ۱۲

اور حاضرین کے واسطے سو یون کہے کہ اللہ تعالی برکت کرے ہمارے اور تمہارے واسطے اور نفع پہونچاوے ہمکو اور تمکو ولا باس ان یلقنہ فیقول قل اخترت الطریقۃ النقشبندیۃ او القادریۃ او الچشتیۃ المنسوبۃ الی الشیخ الاعظم والقطب الافخم خواجہ نقشبند او الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی او الشیخ معین الدین السنجری اللھم ارزقنا فتوحھا واحشرنا فی زمرۃ اولیاءھا برحمتک یا ارحم الراحمین اور اس مین کچھ مضائقہ نہین کہ مرید کو یون تلقین کرے سو کہے کہ تو کہہ کہ مین نے اختیار کیا طریقۂ نقشبندیہ جو منسوب ہی طرف شیخ اعظم اور قطب افخم خواجہ نقشبند کے یا طریقۂ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہی شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہی شیخ معین الدین سنجری یعنی سیستانی کی طرف خداوندا ہم کو فتوح اس طریقے کے عنایت کر اور ہمکو اس طریقے کے دوستون کے گروہ مین محشور کر اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین سمعت سیدی الوالد یقول رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مبشرۃ فبایعتہ فاخذ علیہ الصلوۃ والسلام یدی بین یدیہ فانا اصافح عند البیعۃ علی ھذہ الصورۃ سنا مین نے اپنے والد بزرگوار سے فرماتے تھے کہ مین نے دیکھا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین سو مین نے آپسے بیعت کی سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میری دونون ہاتھون کو اپنے دونون دست مبارک مین کرلیا سو مین تو اسی طرح جیسے خواب مین دیکھا مصافحہ کرتا ہون بیعت لینے کے وقت **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے اکابر مریدسے فرماتے ہین کہ کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیلادے پھر بیعت لینے والا اس پر اپنا داہنا ہاتھ رکھتا ہی اسی طرح عمرو بن العاص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اما بیعۃ النساء فبان یاخذ الشیخ طرف ثوب والتی تبایع طرفہ الاخر واللہ اعلم اور عورتون کی بیعت کرنے کا طریقہ یہ ہی کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرا کنارہ اسکا پکڑے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتونسے جائز ہی بدون پکڑنے کپڑے کے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے ۔

فصل تیسری

اس فصل مین مرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہی لِتَرْبِيَةِ السَّالِكِينَ دَرَجَاتٌ مُتَرَتِّبَةٌ فَاَوَّلُ مَا يَجِبُ اَنْ يَتَغَيَّرَ فِيهِ الْعَقِيدَةُ فَاِذَا رَغِبَ امْرُؤٌ فِي سُلُوكِ طَرِيقِ اللّٰهِ تَمَرَّهُ اَوَّلاً بِتَصْحِيحِ الْعَقَائِدِ عَلَى مُوَافَقَةِ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنْ اِثْبَاتِ وَاجِبٍ وَاحِدٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مُتَّصِفٍ بِجَمِيعِ صِفَاتِ الْكَمَالِ مِنَ الْحَيٰوةِ وَالْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ وَالْاِرَادَةِ وَغَيْرِهَا مِمَّا وَصَفَ اللّٰهُ بِهِ نَفْسَهُ وَثَبَتَ بِهِ النَّقْلُ عَنِ الْمُخْبِرِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ سالکون کی تربیت کے واسطے درجات ہین علی الترتیب سو اول جسکا سنوارنا واجب ہی وہ عقیدہ ہی تو جب کوئی شخص راہ خدا کے چلنے مین راغب ہو تو حکم کرا سکو عقائد کے صحیح کرنے کا موافق عقائد سلف صالح کے یعنی ثابت کرنا واجب الوجود کا جو واحد ہی کوئی معبود برحق نہین سوا اُسکے موصوف ہی وہ جمیع صفات کمال سے حیات مین اور علم اور قدرت اور ارادے مین اور سوا انکے اور صفات مین کہ حقتعالی نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہی ساتھ انکے اور نقل اسکی ثابت ہوئی مخبر صادق علیہ الصلوۃ والسلام سے اور صحابہؓ اور تابعینؒ سے مُنَزَّهٍ مِنْ جَمِيعِ سِمَاتِ النَّقْصِ وَالزَّوَالِ مِنَ الْجِسْمِيَّةِ وَالتَّحَيُّزِ وَالْعَرْضِيَّةِ وَالْجِهَةِ وَالْاَلْوَانِ وَالْاَشْكَالِ ایسا واحد ہی جو پاک ہے نقصان اور زوال کی سب نشانیون سے مجسم ہونے سے اور احتیاج مکانی اور عرض ہونے اور جہت مین ہونے اور الوان اور اشکال سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہی وَاَمَّا مَا وَرَدَ مِنَ الْاِسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ وَالضِّحْكِ وَاِثْبَاتِ الْيَدَيْنِ فَنُؤْمِنُ بِهِ عَلَى الْجُمْلَةِ ثُمَّ نَكِلُ تَفْصِيلَهُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنْ لَمْ نَعْلَمْ اَلْبَتَّةَ اَنَّهُ لَيْسَ كَمِثْلِ اِتِّصَافِنَا بِالتَّحَيُّزِ وَغَيْرِهِ بَلْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ٥ وَنَعْلَمُ اَنَّهُ شَيْءٌ ثَابِتٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى كَمَا اَثْبَتَ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ اور وہ جو وارد ہوا ہی استواء علی العرش اور ضحک اور اثبات یدین کا سو اسپر ہم ایمان رکھتے ہین مجمل بلا تفصیل پھر

پھر اسکی تفصیل کو خدا کے علم پر تفویض کرتے ہین یعنی وہی خوب جانتا ہی کہ کیا مراد ہی استوا علی العرش سے اور اتنا تو ہم بالیقین جانتے ہین کہ اسکی استوا اور غیرہ مین ہمارا اتصاف بالتحیز وغیرہ نہین بلکہ خدا کے مثل کوئی چیز نہین اور وہ سمیع اور بصیر ہی اور جانتے ہین ہم کہ استوا علی العرش ایک چیز ثابت ہی اللہ تعالی کے واسطے چنانچہ اسنے اپنی کتاب محکم مین اسکو ثابت کیا ہی **ف** مترجم کہتا ہی صفات متشابہ مین یعنی استوا وغیرہ مین قدماے سلف سے یہی منقول ہی کہ اسپر مجمل ایمان لائیے اور تاویل نہ کیجیے اور تفصیل اسکی علم الٰہی پر سپرد کیجیے امام مالک نے فرمایا کہ استوا علی العرش معلوم ہی اور کیفیت اسکی مجہول ہی اور اسمین سوال کرنا بدعت ہی اور یہی راہ اسلم ہی کہ مبادا تاویل مین غیر حق کو حق قرار دینا پڑے ثُمَّ اِثْبَاتِ نُبُوَّةِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عُمُوْمًا وَنُبُوَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ خُصُوْصًا وَوُجُوْبِ اتِّبَاعِهٖ فِيْ كُلِّ مَا اَمَرَ وَنَهٰى وَتَصْدِيْقِهٖ فِيْ كُلِّ مَا اَخْبَرَ مِنْ صِفَاتِ اللّٰهِ وَمِنَ الْمَعَادِ الْجِسْمَانِيِّ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحَشْرِ وَالْحِسَابِ وَالرُّؤْيَةِ وَالْقِيَامَةِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا ثَبَتَ بِهِ النَّقْلُ وَصَحَّتْ بِهِ الرِّوَايَةُ پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیا علیہم السلام کی علی العموم و نبوت سیدنا و مولانا محمد علیہ الصلوٰة والسلام کی علی الخصوص اور ثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا واجب ہونا جسمین کہ آپ نے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپ کی جمیع اخبار مین یعنی منجملہ صفات ربانی اور معاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب اور رویت الٰہی اور قیامت اور عذاب قبر اور سوا ان کے اور امور مین چنانچہ حوض کوثر اور صراط اور میزان جس کی نقل حضرت سے ثابت ہی اور روایت اسکی صحیح ہی ثُمَّ يَتْلُوْهُ النَّظْرُ فِي اجْتِنَابِ الْكَبَائِرِ وَالنَّدَمِ مِنَ الصَّغَائِرِ پھر بعد تصحیح عقائد کے نظر لاحق ہو کبائر کے اجتناب اور صغائر سے شرمندہ ہونے مین وَالْحَقُّ اَنَّ الْكَبِيْرَةَ كُلُّ ذَنْبٍ اُوْعِدَ عَلَيْهِ بِالنَّارِ اَوِ الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ فِي الْقُرْاٰنِ اَوِ السُّنَّةِ

ف یعنی مثلاً ہم ایک تخت یا کوٹھے پر بیٹھین تو سکانیت اور جگہ کا گھیرنا لازم آتا ہی ویسا اسکے استوا مین نہین لازم آتا وہ پاک ہی مکانیت وغیرہ صفات نقصان سے ۱۲ اق -

اَلصَّحِیْحَةِ الْمَعْرُوْفَةِ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ اَوْ سُمِّیَ مُرْتَکِبُهٗ کَافِرًا کَقَوْلِهٖ مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ فَرْقُ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَکَهَا فَقَدْ کَفَرَ اَوْ شُرِعَ عَلٰی مُرْتَکِبِهٖ حَدٌّ کَالزِّنَاءِ وَالسَّرِقَةِ وَقَطْعِ الطَّرِیْقِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ اَوْ کَانَ مُسَاوِیًا اَوْ اَکْثَرَ شَرًّا مِنْ هٰذِهِ الْمَذْکُوْرَاتِ فِیْ حُکْمِ بَدَاهَةِ الْعَقْلِ اور حق یہ ہی کہ کبیرہ وہ گناہ ہی جس پر وعید ہو دوزخ کی یا عذاب شدید کی قرآن یا حدیث صحیح مین جو اہل حدیث کے نزدیک معروف ہو یا اس کے مرتکب کو کافر کہا ہو جیسا کہ حدیث مین فرمایا ہی کہ جسنے نماز کو عمدًا ترک کیا وہ کافر ہی اور دوسری حدیث مین ہی کہ فرق ما بین مسلمین اور ما بین مشرکین کے نماز ہی سو جسنے اسکو چھوڑا وہ کافر ہی یا کبیرہ وہ ہی کہ جس کے مرتکب پر شرع مین حد مقرر ہو چنانچہ زنا اور چوری اور راہزنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی مین کبائر مذکورہ سے صریح عقل کے حکم مین فَمِنْهَا الْاِشْرَاکُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی عِبَادَةً وَاِسْتِعَانَةً فِی الرِّزْقِ وَالشِّفَاءِ وَغَیْرِهِمَا وَاِلَی التَّوْبَةِ مِنْهُمَا الْاِشَارَةُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سو منجملہ کبائر اکبر الکبائر اشراک باللہ ہی یعنی خدا کیساتھ ساجھا لگانا عبادت مین اور استعانت مین یعنی غیر خدا سے مدد مانگنا روزی اور شفا وغیرہما مین اور غیر کی عبادت اور استعانت کی توبہ کی طرف اشارہ ہی حقتعالی کے اس قول مین اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ف مولانا نے حاشیہ اس کتاب مین فرمایا کہ مدد مانگنی روزی اور شفا مین ہمارے زمانہ مین شائع ہی بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم کہتا ہی شرک فی العبادة یہ ہی کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کے واسطے یا خانہ خدا کے واسطے مخصوص ہین انکو غیر خدا کے واسطے کرنا جیسا کہ علی مرتضی کا روزہ رکھنا یا کسیکو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام بطور اسم الٰہی کے ذکر کرنا یا قبور کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور یہ جو فرمایا کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ مین اشراک فی العبادة اور اشراک فی الاستعانة کی توبہ کا اشارہ ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہی تخصیص اور حصر کو یعنی خاصکر تیری ہی عبادت کرتے مین اور خاصکر تجھی سے ہم مدد چاہتے ہین پھر جب عبادت اور استعانت حقتعالی کو خاص ہوئی تو سوا خدا کے اورونکی عبادت کرنا یا کسی سے مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہ مین ہرگز جائز نہین وجہ اختصاص عبادت کی تو ظاہر ہی اور وجہ اختصاص

استعانت کی یہ ہی کہ مدد کرنا تین صفت پر موقوف ہی ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اسواسطے کہ جو غیر کی حاجت کو نہ جانے کیونکر اسکی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہو تو کسطرح حاجت روائی کرسکے اور اگر علم اور قدرت دونون ہون لیکن اگر رحمت اور شفقت نہو محتاج پر تو کیونکر اعانت کا ظہور ہو حالانکہ صفات ثلثہ مخصوص بخدائے علیم و قدیر و رحیم ہین لہذا استعانت غیر خدا سے جائز نہین بعضے گور پرست کہتے ہین کہ اولیا کو حقتعالی نے علم اور قدرت عطا کی ہی تو انسے استعانت کیونکر ممنوع ہوگی تو انکا جواب یہ ہی کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے ثابت کرو کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم محیط ہی کہ دور اور نزدیک اور غیب اور شہادت انکے نزدیک برابر ہی ہر لحظہ سارے عالم کے حاجات سے مطلع ہین اور مشکلکشائی کی قدرت رکھتے ہین سو اسکا اثبات ہرگز ممکن نہین تو انکی کج بحثیون کا کلام بھی لائق التفات کے نہین حقتعالی اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرماوے اور کجروی اور کج فہمی سے بچاوے آمین وَمِنْهَا تَصْدِيقُ الْكَاهِنِ اور منجملہ کبائر تصدیق کرنا ہی کاہن کا **ف** کاہن عرب مین کچھ لوگ تھے کہ جنون سے دریافت کرکے اخبار غیبی لوگونکو بتاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور کاہن کے مانند ہی منجم اور رمال اور جفار اور شانہ بین کی تصدیق کرنا اسواسطے کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہی جو اسکا دعوی کرے وہ بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع کے جھوٹا ہی وَمِنْهَا سَبُّ الرَّسُولِ وَالْقُرْآنِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَاِنْكَارُهَا وَاسْتِهْزَاءُ بِهَا وَكَذَا اِنْكَارُ ضَرُوْرِيَاتِ الدِّيْنِ اور منجملہ اکبر الکبائر کے پیغمبر اور قرآن اور فرشتونکو بد کہنا اور انکار کرنا اور تمسخر کرنا ان حضرات سے اور اسی طرح ضروریات دین کا انکار کرنا **ف** مولانا نے فرمایا ضروریات دین وہ امور ہین جو قرآن مجید اور حدیث مشہور اور اجماع متواتر سے ثابت ہون وَمِنْهَا تَرْكُ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ اور منجملہ کبائر نماز اور زکوۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہی وَمِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَمِنْهُ قَتْلُ الْاَوْلَادِ وَقَتْلُ الْاِنْسَانِ نَفْسَهٗ ومنجملۂ کبائر ہی جان ناحق قتل کرنا اور قتل ناحق مین اولاد کا قتل کرنا اور انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہی وَمِنْهَا الزِّنَاءُ وَاللِّوَاطَةُ وَشُرْبُ الْمُسْكِرِ وَالسَّرِقَةُ وَقَطْعُ الطَّرِيْقِ وَالْغَصْبُ وَالْغُلُوْلُ وَالشَّهَادَةُ الزُّوْرُ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ

له جیسے حشر اور نشر اور جنت اور دوزخ اور وزن اعمال اور گذرنا پلصراط پر وغیر ذلک ۱۲ ق

وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَطْعُ الرَّحِمِ وَتَطْفِيفُ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ وَالرِّبَا وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَالْكِذْبُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْمَحَارِمِ وَالْقِيَادَةُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالسِّعَايَةُ عِنْدَ السُّلْطَانِ لِيَقْتُلَ أَوْ يَنْهَبَ وَتَرْكُ الْهِجْرَةِ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ وَمُوَالَاةُ الْكُفَّارِ وَالْقِمَارُ وَالسِّحْرُ فَكُلُّ ذٰلِكَ مِنَ الْكَبَائِرِ اور منجملہ

کبائر زنا ہے اور اغلام اور نشے والی چیز کا پیتا اور چوری اور رہزنی اور غصب اور غنیمت کا مال چرانا اور جھوٹی گواہی دینی اور جھوٹی قسم کھانی اور پاکدامن عورت کو زنا کا عیب لگانا اور یتیم کا مال کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنی اُن کی خدمت نہ کرنی اور حق برادری نہ ادا کرنا اور ناپ اور تول مین کمی کرنا پورا نہ دینا اور بیاج کھانا اور جہاد مین کفار کی صف جنگ سے بھاگنا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اور معاملات فیصل کرنے مین رشوت لینا اور محارم سے نکاح کرنا اور مردون اور عورتون کے درمیان مین کٹناپن کرنا اور حاکم سے چغلخوری کرنا تاکہ وہ قتل کرے یا لوٹے اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت نکرنا اور کافرونسے دوستی کرنا انکے خیرخواہ ہونا اور جوا کھیلنا اور جادو کرنا سو یہ سب کبائر مین داخل ہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ ابن عباس رض نے کہا کہ کبائر ستر کے قریب ہین اور سعید بن جبیر نے کہا کہ قریب سات سو کے ہین اور انسب یہ ہے کہ کبائر کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدۂ منصوصہ پر تو اگر اقل مفاسد سے کم ہو تو صغیرہ ہے اور نہین تو کبیرہ یہ خلاصۂ تقریر امام عزیز الدین بن سلام ہے اور شیخ ابو طالب مکی نے فرمایا کہ مین نے کبائر کی احادیث کو جمع کیا تو مین نے سترہ کبائر مصرح پائے چار گناہ دل مین شرک اور گناہ پر جم جانے کی نیت اور رحمت الٰہی سے نا امید ہونا اور قہر خدا سے بیخوف ہونا اور چار گناہ زبان مین جھوٹی گواہی دینا اور پاکدامنونکو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ مین شراب پینا اور یتیم کا مال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرمگاہ مین زنا اور لواطت اور دو گناہ ہاتھ مین ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ پانون مین یعنے جہاد مین

لہ اور ایسے ہی نیک دبرے کو تہمت زنا وغیرہ کی لگانی کما فی کتب الفقہ ۱۲ ق

لہ جب تک کہ کافر دو گنے ہون اور جب دو گنون سے زیادہ ہون تو بھاگنا جائز ہے کذا فی الکتب الدینیہ ۱۲ ق

حاشیہ (کنارے پر): رشوۃ فی الحکم — حصر و تفصیل کبائر

صف جنگ سے بھاگنا اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی[1] حقتعالی اپنے کرم سے
ہم کو ان گناہوں سے بچاوے آمین وَالصَّغِیْرَۃُ کُلُّ مَا نَھٰی عَنْہُ الشَّرْعُ اَوْخَالَفَ مَشْرُوْعًا
اَوْرَفَعَ طَرِیْقَۃً مَامُوْرَۃً فِی الدِّیْنِ اور گناہ صغیرہ وہ ہی جس سے شرع نے روک دیا یعنی
بعد کبائر مذکورہ یا کہ امر مشروع کے مخالف یا رافع ہووین کے طریقۂ ماموره کا ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِکَ النَّظَرُ
فِیْ اَرْکَانِ الْاِسْلَامِ مِنَ الطَّھَارَۃِ وَالصَّلٰوۃِ وَالصَّوْمِ وَالزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ فَیُقِیْمُھَا عَلٰی مَا اَمَرَ بِہٖ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ رِعَایَۃِ الْاَبْعَاضِ وَالْاٰدَابِ وَالْھَیْئَاتِ وَالْاَذْکَارِ
اجتناب کبائر اور ندامت صغائر کے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام مین از قسم طہارت اور صلوۃ
اور صوم اور زکوۃ اور حج کے تو ان امور کو بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کرے رعایت
ابعاض اور آداب اور ہیأت اور اذکار سے ف مولانا نے فرمایا کہ ابعاض سے مراد یہان وہ امور ہین جو ارکان
وغیرہ کو شامل ہون از قسم امور شاکده سوائین سے بعضے فقہا کے نزدیک بعض امور واجب ہی اور دوسرے
فقیہ کے نزدیک سنت مؤکدہ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِکَ النَّظَرُ فِی الْمَعَاشِ مِنَ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ وَاللِّبَاسِ
وَالْکَلَامِ وَالصُّحْبَۃِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ وَفِی الْعَقْدِ الْمَنْزِلِیِّ مِنَ النِّکَاحِ وَالْمِلْکِ[2] وَالْاَوْلَادِ
وَالْمُعَامَلَاتِ مِنَ الْبَیْعِ وَالْھِبَۃِ وَالْاِجَارَۃِ فَیُصَحِّحُھَا عَلَی السُّنَّۃِ مِنْ غَیْرِ مُدَاھَنَۃٍ
وَّلَا اِعْوِجَاجٍ پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش مین منجملہ اکل و شرب
اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیر ذلک کے اور نظر کرنا چاہیے امور خانگی مین منجملہ حقوق نکاح اور حقوق ممالیک
اور حقوق اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے معاملات مین از قسم بیع اور ہبہ اور اجارے کے تو انکو صحیح اور
ٹھیک کرے وجہ سنت بدون سستی اور بے کجروی کے ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِکَ النَّظَرُ فِی الْاَذْکَارِ الْمَامُوْرَۃِ فِی الْاَوْقَاتِ
مِنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَوَقْتِ النَّوْمِ وَغَیْرِھَا وَتَھْذِیْبُ الْاَخْلَاقِ مِنَ الرِّیَاءِ وَالْعُجْبِ وَالْحَسَدِ وَالْحِقْدِ وَالْمُوَاظَبَۃِ

[1] ترک صلوۃ اور ترک زکوۃ اور صوم نہ رکھنا اور حج نہ کرنا باوجود فرض ہونے کے اور غیبت کرنی اور علم خلاف شرع دنیا اور رغبت کرنی کا فرون سے وغیر ذلک صریح قرآن وحدیث مین وعید اس پر مذکور ہین پس یہ تقسیم مہمل ہے واللہ اعلم ۱۲
[2] مولانا نے فرمایا عرب بولتے ہین فلان حسن الملکہ ہے جب کہ وہ اپنے لونڈی غلامون سے حسن سلوک کرتا ہو حدیث مین وارد ہی لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ سَیِّئُ الْمَلَکَۃِ یعنی جو مملوک سے بدسلوکی کرے جنت مین نہ داخل ہوگا ۱۲ منہ

عَلَی التِّلَاوَةِ وَذِکْرِ الْاٰخِرَةِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلٰی مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَحِلَقِ الذِّکْرِ وَالْمَسَاجِدِ فَاِذَا تَاَدَّبَ بِهٰذِهِ الْاٰدَابِ
حَانَ اَنْ یَّشْتَغِلَ بِالْاَشْغَالِ الْبَاطِنَةِ وَیَجْتَهِدَ فِیْ تَعْلِیْقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دَائِمًا وَالنَّظْرِ اِلَیْهِ بِبَصَرِ
الْقَلْبِ وَاِنَّمَا تَرَکْنَا بَیَانَ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ الْمُقَدَّمَةِ اِسْتِسْلَانًا لَّهَا وَاعْتِمَادًا عَلٰی فَهْمِ الطَّالِبِ الصَّادِقِ
الْمُتَتَبِّعِ لِلْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْفِقْهِ وَالْکُتُبِ الْمُتَوَسِّطَةِ فِی السُّلُوْکِ مِثْلِ رِیَاضِ الصَّالِحِیْنَ وَالْمُخْتَصَرَةِ
فِی الْعَقِیْدَةِ کَالْعَقَائِدِ الْعَضُدِیَّةِ وَمَنْ لَّمْ یَتَیَسَّرْ لَهٗ تَتَبُّعُهَا فَلْیَاْخُذْهَا مِنْ عَالِمٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ پھر بعد

ضروریات معاش وغیرہ کے نظر کرنا چاہیے ان اذکار مین جو اوقات مخصوصہ یعنی صبح اور شام اور وقت خواب وغیر ذلک مین ماموربہ ہین پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی اخلاق مین از قسم ریا اور پندار اور حسد اور کینہ وغیرہا کے اور مواظبت اور دوام کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی یاد پر اور مجالس علم اور ذکر اللہ کے حلقون پر اور مساجد پر پھر جبکہ سالک ان آداب مذکورہ کیساتھ متادب ہوگیا تو اب وقت آیا اشغال باطنی کے اشتغال کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کیساتھ دل لگائے رہنے کی کوشش کرنیکا اور اسکو تاکتے رہنے کا دلکی بینائی سے اور ہمنے تو امور مقدمہ کا بیان علی وجہ التفصیل انکو بہت جانکر چھوڑ دیا اور طالب صادق کے فہم پر بھروسا کرکے جو طالب کہ قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ عقائد مثل عقیدۂ عضدیہ کا واقف اور متجسس ہو اور جسکو تتبع اور علم ان کتابون کا میسر ہو وہ کسی عالم سے دریافت کرلے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ جن امور کو مولف قدس سرہ نے کثیر جانکر ترک کیا انکو ہم مجملاً بیان کرتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخین ہین اور مراد بیان ایکا نسے ورع اور تقوی کا مرادف ہے تو سالک کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہے چنانچہ انکا بیان یون ہے کہ خدا پر ایمان لانا اور اسکے صفات پر اور سکے غیر کو حادث جاننا اور اسکے ملائکہ پر اور اسکی کتابون پر اور اسکے رسولون پر اور تقدیر پر اور پچھلے دن پر ایمان لانا اور حقتعالی سے محبت رکھنی اور غیر حق سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا بلا دخل نفسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور انکی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا حضرت کی تعظیم ہی مین داخل ہے اور آنحضرت کی سنت کی پیروی کرنی اور اعمال کو خالص اللہ ہی کیواسطے کرنا اور ترک ریا و نفاق خلاف

تفصیل شعب ایمان

ہی مین داخل ہی اور خدا سے خوف رکھنا اور اسکی رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہون سے توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب مین صابر رہنا اور قضاے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا ترک کرنا اور حسد اور کینہ کا ترک کرنا اور غضب ترک کرنا بھی درحقیقت تواضع مین داخل ہی اور توحید ربانی کا ناطق رہنا یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھتے رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کمتر رتبہ تلاوت کا دس آیتین ہین اور متوسط رتبہ سو آیتین ہین اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلی رتبے مین داخل ہی اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذاکر رہنا اور استغفار ذکر ہی مین داخل ہی اور لغو سے دور رہنا اور حسی اور حکمی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا نجاستون سے تطہیر ہی مین داخل ہی اور ستر کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز پڑھنی اور اسی طرح فرض زکوۃ اور نفل صدقہ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ریاضت کرنی سخاوت ہی مین داخل ہی اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدین یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑ جانا جہان اپنا دین نہ قائم رہ سکے اور اسی مین ہجرت بھی داخل ہی اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفارون کو ادا کرنا اور نکاح کرکے پارسائی حاصل کرنی اور عیال کے حقوق ادا کرنا اور مان باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کو تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلامون کو مالکون کی اطاعت کرنی اور مالکون کو لونڈی غلامون پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمان حاکمون کی اطاعت[۵۱] کرنی اور خلق مین اصلاح کرتے رہنا اور خوارج اور باغیون کا قتال تو اصلاح بین الناس مین داخل ہی اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اعانت مین داخل ہی اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد[۵۲]

۵۱ بشرطیکہ خلاف شرع وہ حکم نہ ہو کَمَا جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ لَا طَاعَۃَ لِلْمَخْلُوْقِ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ ۱۲

۵۲ بشرط پائے جانے شرائط کے ۱۲

کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دارالاسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی مین داخل ہو اور امانت کا ادا کرنا اور
خمس کا دینا اداے امانت مین داخل ہے اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور پڑوسی کے ساتھ احسان
کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے مین سختی نہ کرنا اور حسن معاملہ مین
داخل ہو مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور ترک تبذیر و اسراف یعنی
خلاف شرع بیہودہ مال کو برباد نہ کرنا انفاق المال فی حقہ مین داخل ہو اور سلام کا جواب دینا
اور چھینکنے والے کو دعائے خیر دینا اور اپنی برائی سے لوگون کو بچانا ضرر نہ پہونچانا اور لہو و لعب سے
پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا مترجم کہتا ہو شیخ جلال الدین نے اسی طرح شعبۂ ایمانیہ
کی تفصیل نقایۃ العلوم مین فرمائی ہو واللہ اعلم۔

(حاشیہ: خرچ کردن در حق او ۱۲ — سیوطی ۱۲ — نام کتاب است ۱۲)

فصل چوتھی

فِی اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْجِیْلَانِیَّۃِ وَھُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِیْقَۃِ الشَّیْخِ اَبِی مُحَمَّدٍ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ
جِیْلَانِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ یہ فصل مشائخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے اشغال مین ہو قادریہ امام طریقت
شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی کے مرید مین خدا راضی رہے انسے اور انکے سب تابعین سے **ف**
مصنف نے انتباہ مین فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت محی الدین غوث الاعظم کی تصنیف ہو اور
مجالس تین انکا ملفوظ ہو اور اصل طریقۂ قادریہ اسمین مفصل موجود ہو فَاَوَّلُ مَا یُلَقِّنُوْنَہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کو اللہ[۵۳]

ف یعنی چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اسکے جواب مین یرحمک اللہ کہے یہ جواب دینا واجب علی الکفایہ ہو اگر محفل مین سے کوئی بھی جواب نہ دیگا تو سب گنہگار ہونگے اور یہی
حکم ہو سلام کے جواب کا ۱۲ **۵۳** ذکر جہر مذہب حنفی مین بدعت ہو مگر اس جگہ کہ اسمین ذکر جہر آیا ہو مثل اذان وغیرہ کے اسمین بدعت نہین ہو اور ما سواے اسکے بدعت
ہو چنانچہ فتح القدیر مین ہو والاصل فی الاذکار الاخفاء والجھر بھا بدعۃ انتھی یعنی اصل اذکار مین چپکے ذکر کرنا ہو اور پکار کر کرنا اذکار کا بدعت ہو
جہان کہین بدعت کو مطلق چھوڑتے مین بدعت سیئہ مراد ہوتی ہو چنانچہ یہ بات بھی فقہ کی کتابون کی عبارتون سے معلوم ہوتی ہو اور غایۃ البیان
شرح ہدایہ مین ہو لان الجھر بالتکبیر بدعۃ لقولہ تعالیٰ وادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ انتھی یعنی پکارو اپنے رب کو گڑگڑا کر اور پوشیدہ انتہی اور
کما کفایہ شرح ہدایہ مین ان الجھر بالتکبیر بدعۃ فی کل وقت الا فی المواضع المستثناۃ یعنے جہر ساتھ تکبیر کے بدعت ہو ہر وقت مین مگر گنتی جگہ
چیدہ مین اور تصریح کی ہو قاضیخان نے اپنے فتاوی مین ساتھ کراہت ذکر جہر کے اور اتباع کیا انکا اسیر صاحب مصفی نے اور فتاوی علامہ مین ہو و یمنع
الصوفیۃ من رفع الصوت والصفق یعنی منع کیا کرتے مین صوفیہ بلند کرنے آواز سے اور تالی بجانے سے اور برہان شرح مواہب الرحمن مین ہو
ان رفع الصوت بالذکر بدعۃ یعنی بلاشبہہ بلند کرنا آواز کا ساتھ ذکر کے بدعت ہو واسطے مخالفت قول اللہ تعالیٰ کے واذکر ربک فی نفسک
تضرعا وخفیۃ ودون الجھر من القول یعنی اور یاد کر اپنے رب کو اپنے جی مین گڑگڑا کر اور از راہ خوف کے اس سے اور کم جہر کے قول سے اور جو کچھ
کہ بعض احادیث مین ذکر جہر ثابت ہوا ہو بغیر مواضع مقررہ کے پس بنا بر تعلیم کے ہو چنانچہ ملا علی قاری نے شرح مشکوۃ مین یہ لکھا ہو ۱۲ (آیت ۱۲ — المال اشغال قادریہ)

تَعَالیٰ وَالْمُرَادُ بِهٰذَا الْجَهْرِ هُوَ غَیْرُ الْمُفْرِطِ فَلَا مُنَافَاةَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ مَا نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَیْثُ قَالَ اِرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اَلْحَدِیْث

سو پہلا شغل جس کو مشائخ قادریہ تلقین کرتے ہین ذکر اللہ ہی جہر سے یعنی بلند آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہ ہی کہ افراط سے نہ ہو تو اس تقریر سے کچھ مخالفت نہی اسکے جواز مین اور اُس مین جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اسطرح کہ اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانو پر کہ تم بہرے اور غائب کو نہین پکارتے ہو الی آخر الحدیث **ف** پوری حدیث یون ہی بروایت ابو موسی اشعری کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے ہو اور وہ تمھارے ساتھ ہی اور جس کو تم پکارتے ہو وہ تمسے قریب تر ہی اونٹ کی گردن سے انتہی یہ تمثیل ہی شدت قرب سے والا حقتعالیٰ حبل الورید سے بھی قریب تر ہی شعر اتصالی بے تکیف بے قیاس ٭ ہست رب الناس را با جان ناس ٭ کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ فَمِنْهُ اِسْمُ الذَّاتِ اِمَّا بِضَرْبَةٍ وَّاحِدَةٍ وَصِفَتُهٗ اَنْ یَّقُوْلَ اَللّٰهُ بِالشِّدِّ وَالْمَدِّ وَالْجَهْرِ بِقُوَّةِ الْقَلْبِ وَالْحَلْقِ جَمِیْعًا ثُمَّ یَلْبِثُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْهِ نَفَسُهٗ ثُمَّ یَفْعَلُ هٰکَذَا وَهٰکَذَا سو منجملہ ذکر جہری کے اسم ذات ہی خواہ ایک ضرب سے ہو اور طریقہ یک ضربی کا یہ ہی کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی اور بلندی سے دل اور حلق دونون کی قوت کیساتھ کہے پھر ٹھہر جاوے یہانتک کہ ذاکر کی سانس اپنے ٹھکانے پر آجاوے پھر اسی طرح بار بار ذکر کرے وَاَمَّا بِالضَّرْبَتَیْنِ وَصِفَتُهٗ اَنْ یَّجْلِسَ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ وَیَضْرِبَ الْجَلَالَةَ مَرَّةً فِی الرُّکْبَةِ الْیُمْنٰی وَمَرَّةً فِی الْقَلْبِ وَیُکَرِّرُ ذٰلِکَ بِلَا فَصْلٍ وَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ الضَّرْبُ لَا سِیَّمَا الْقَلْبِیُّ بِقُوَّةٍ وَّشِدَّةٍ لِیَتَأَثَّرَ الْقَلْبُ وَیَجْتَمِعَ الْخَاطِرُ خواہ ذکر دو ضربی ہو اسکا طریقہ یہ ہی کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو ایکبار داہنے زانو مین اور دوسری بار دل مین ضرب کرے اور اسکو بار بار بلا فصل کرے اور مناسب ہی کہ ضرب خصوصًا قلبی قوت اور سختی کیساتھ ہو تا دل پر اثر ہو اور خاطر یکسو ہو جاوے پریشان خاطری اور وسوسہ مندفع ہو وَاِمَّا بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ وَصِفَتُهٗ اَنْ یَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا فَیَضْرِبَ مَرَّةً فِی الرُّکْبَةِ

ف - قولہ اربعوا ای اعتدلوا یقال ربع القامۃ اذا کان معتدلھا ای ارفقوا بھا بالاجتناب عن الجہر المفرط ۱۲ من مولانا عبد العزیز قدس سرہٗ -

الیمنی وامرۃ فی الرکبۃ الیسریٰ ومرۃ فی القلب ولکن الثالث اشد واجہر
خواہ ذکر سہ ضربی ہو اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے اور ایکبار داہنے زانو میں اور دوسری
بار بائیں زانو میں اور تیسری بار دل میں ضرب کرے اور چاہیے کہ تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہو
واما باربع ضربات وصفتہ ان یجلس متربعا ویضرب مرۃ فی الرکبۃ الیمنی ومرۃ فی
الرکبۃ الیسریٰ ومرۃ فی القلب ومرۃ امامہ ولکن الرابع اشد واجہر خواہ ذکر چہار
ضربی ہو اسکا طریقہ یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے اور ایکبار داہنے زانو میں اور دوسری بار بائیں زانو میں اور
تیسری بار دل میں اور چوتھی بار اپنے سامنے ضرب کرے اور چاہیے کہ چوتھی ضرب سخت تر اور بلند تر ہووا
ومنہ النفی والاثبات وھو کلمۃ لا الٰہ الا اللہ وصفتہ ان یجلس جلسۃ الصلوٰۃ
مستقبل القبلۃ ویغمض عینیہ ویقول لا کانہ یخرجہا من سرتہ ثم یمدہا حتی یبلغ الی المنکب
الایمن ویقول الٰہ کانہ یخرجہا من ام الدماغ ثم یضرب الا اللہ بالشدۃ والقوۃ
ویلاحظ نفی المحبوبیۃ او المقصودیۃ او الوجود من غیر اللہ تعالیٰ واثباتہا لہ تبارک
وتعالیٰ اور منجملہ ذکر جہری کے نفی اور اثبات ہے اور وہ لا الٰہ الا اللہ کا کلمہ ہے اور طریقہ اسکا یہ ہے
کہ بطور نماز رو بقبلہ بیٹھے اور اپنی آنکھ بند کرے اور لا کہے گویا اپنی ناف سے اسکو نکالتا ہے پھر اس کو
کھینچے یہانتک کہ داہنے مونڈھے تک پہونچے پھر الٰہ کہے گویا اسکو دماغ کی جھلی سے نکالتا ہے پھر الا اللہ
کو دل پر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کے نفی غیر حق سے ملاحظہ کرے اور اثبات
اسکا ذکر مقدس میں دھیان کرے **ف** مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور باعتبار مراتب ذاکرین
کے مختلف ہے یعنی مبتدی نفی محبوبیت کی تصور کرے اور متوسط نفی مقصودیت کی اور منتہی نفی موجود کی د
لعلک تقول ما الحکمۃ فی اشتراط الضربات والتشدیدات ومراعاۃ اماکنہا فاقول جبل
الانسان علی التوجہ الی الجہات والاصغاء الی ایقاع النغمات وان تدور فی نفسہ
الاحادیث والخطرات فوضعوا ھذا الوضع سدا للتوجہ الی غیر نفسہ وکبحا عن خطور
الخطرات الخارجۃ لیتدرج منہ الی قصر التوجہ علی اللہ تعالیٰ اور شاید کہ تو کہے سالک کہ کیا حکمت ہے

طریقہ ذکر نفی و اثبات

ضربات اور تشدیدات کے شرط کرنے مین اور کیا فائدہ ہی انکے مکانات کی مراعات مین تو مین جواب
مین کہتا ہون کہ انسان مخلوق ہی جہات مختلفہ کی طرف متوجہ ہونے پر اور آوازونکی طرف کان لگانے
پر اور اسپر مجبول ہی کہ اسکے دل مین باتین اور خطرات گھوما کرین تو علمائے طریقت نے یہ طریقہ نکالا
اپنے غیر کی طرف متوجہ ہونے کے روک دینے کا اور خطرات بیرونی کے آنے سے باز رکھنے کا تا آہستہ آہستہ
اپنی ذات سے بھی توجہ ٹوٹ کر اسکا دھیان فقط اللہ پاک سے لگجاوے **ف** مولانا حاشیے مین فرماتے
ہین اور اسیطرح پیشوایان طریقت نے جلسات اور ہیئات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کیے ہین مناسبات
مخفیہ کے سبب سے جنکو مرد صافی الذہن اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہی بعضی صورت مین کسر
نفس ہی اور بعضے جلسے مین خشوع اور خضوع ہی اور بعضے مین جمعیت خاطر اور دفع وسواس ہی اور
بعضے مین نشاط ہی اسی بھید کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کولھے پر ہاتھ رکھکر کھڑے
ہونے کو منع فرمایا کہ یہ اہل نار کی شکل ہی اسواسطے کہ ایسے ہیئات مین اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہی
اور وہ منافی ہی سرگرمی عبادات کا تو اسکو یاد رکھنا چاہیے یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات
سیئہ نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعضے کم فہم سمجھتے مین وَيَنْبَغِي اَنْ يَجْتَمِعَ اَهْلُ السُّلُوْكِ حَلْقَةً بَعْدَ
الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ الْجَمْعِيَّةِ فَفِيْ ذٰلِكَ فَوَائِدُ لَا تُوْجَدُ فِي الْوَحْدَةِ
اور لائق ہی کہ اہل سلوک جمع ہون حلقہ کرکے بعد نماز فجر اور عصر کے ذکر الٰہی کرنے کیواسطے بطریق جمعیت
کے کہ اس اجتماع مین فوائد ہین جو تنہائی مین حاصل نہین ہوتے فَاِذَا ظَهَرَ عَلَى الطَّالِبِ اَثَرُ هٰذَا
الذِّكْرِ الْجَلِيِّ وَشُوْهِدَ فِيْهِ نُوْرُهٗ اُمِرَ بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ انْبِعَاثُ
الشَّوْقِ وَاطْمِيْنَانُ الْقَلْبِ بِاسْمِ اللّٰهِ وَانْتِفَاءُ اَحَادِيْثِ النَّفْسِ وَاِيْثَارُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ
مَا عَدَاهُ پھر جب قلب پر اس ذکر جلی کا اثر ظاہر ہو اور اسکا نور اسمین دکھائی دے تو اسکو ذکر خفی کا حکم کیا
جاوے اور ذکر جلی کے اثر سے انبعاث شوق مراد ہی یعنی شوق کا ابھرنا اور نام خدا سے دل مین چین آنا اور احادیث
نفس یعنی وسواس کا دور ہونا اور حقتعالی کو اسکے ماسوا پر مقدم رکھنا وَمَنْ وَاظَبَ عَلٰى ذِكْرِ اسْمِ الذَّاتِ

سلہ کیونکہ یہ جمادات آلہ ہی حضور مع اللہ کے حاصل کرنیکا جیسے علم صرف ونحو آلہ اور ممدہین پڑھنے عبارتون کلام اللہ اور حدیث پیغمبر یاک بدینیکی[1]

فِی کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ اَرْبَعَ اٰلَافٍ مَرَّۃٍ مَعَ تَقْدِیْمِ الشُّرُوْطِ الَّتِیْ اَسْلَفْنَاھَا وَیَسْتَمِرُّ عَلٰی ذٰلِکَ شَھْرَیْنِ اَوْ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِکَ فَاِنَّہٗ یُشَاھِدُ فِیْہِ اَلْاٰثَارَ لَا مُحَالَۃَ سَوَاءٌ کَانَ غَبِیًّا اَوْ ذَکِیًّا اور جو شخص مواظبت کرے اسم ذات پر ہر دن مین چار ہزار بار ساتھ تقدیم ان شرطون کے جنکو ہم اول مذکور کر چکے ہین اور دو مہینے یا مانند اسکے اس ذکر پر مداومت کرے تو اسمین یہ اثر البتہ مشاہدہ کریگا خواہ ذاکر کم فہم ہو خواہ تیز فہم وَاَمَّا الذِّکْرُ الْخَفِیُّ فَمِنْہُ اِسْمُ الذَّاتِ مَعَ اُمَّھَاتِ الصِّفَاتِ وَصِفَتُہٗ اَنْ یُّغْمِضَ عَیْنَیْہِ وَیَضُمَّ شَفَتَیْہِ وَیَقُوْلَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ اَللّٰہُ بَصِیْرٌ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ کَاَنَّہٗ یُخْرِجُھَا مِنْ سُرَّتِہٖ اِلَی الصَّدْرِ وَمِنْ صَدْرِہٖ اِلٰی دِمَاغِہٖ وَمِنْ دِمَاغِہٖ اِلَی الْعَرْشِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ اَللّٰہُ بَصِیْرٌ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ ھَابِطًا عَلٰی تِلْکَ الْمَنَازِلِ کَمَا صَعِدَ عَلَیْھَا فَھٰذِہٖ دَوْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ثُمَّ یَفْعَلُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَمِنْ اَھْلِ ھٰذَا الشَّاْنِ مَنْ یَّزِیْدُ اَللّٰہُ قَدِیْرٌ اور منجملہ ذکر خفی تو اسم ذات ہر اور اُن صفات کیساتھ جو صول ہین اور طریقہ اسکا یہ ہر کہ اپنی دونون آنکھون اور دونون لبون کو بند کرے اور دلکی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا انکو اپنی ناف سے نکالتا ہر اپنے سینے تک اور اپنے سینے سے نکالتا ہر اپنے دماغ تک اور دماغ سے نکالتا ہر عرش تک پھر یون کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اترتا ہوا ان ہی منزلون پر جیسا کہ انپر چڑھا تھا درجہ بدرجہ تو یہ ایک دورہ ہوا پھر اسی طرح بار بار کیا کرے اور اس طریقے کے بعضے لوگ اللہ قدیر کو بھی زیادہ کرتے ہین **ف** توضیح اسکی یون ہر کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینے تک چڑھے اپنے تصور مین پھر اللہ بصیر کہکر سینے سے دماغ تک پہونچے پھر وہانسے اللہ علیم کہکر عرش تک پہونچے پھر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا عرش سے دماغ پر ٹھہرے اور اللہ بصیر کہکر دماغ سے سینہ تک ٹھہرے پھر اللہ سمیع کہتے ہوے ناف تک ٹھہر جاوے اسی طرح ہر بار کرتا رہے اور اگر اللہ قدیر کو زیادہ کرے تو تیسری بار آسمان تک پہونچے اور چوتھی بار عرش تک وَمِنْہُ النَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ وَصِفَتُہٗ اَمَّا الذِّکْرُ فِی الْجَھْرِ وَاَمَّا بِاَنْ یَّکُوْنَ مُتَیَقِّظًا مُطَّلِعًا عَلٰی اَنْفَاسِہٖ فَاِذَا خَرَجَ النَّفْسُ بِطَبِیْعَتِہٖ مِنْ غَیْرِ قَصْدِہٖ وَاِرَادَتِہٖ قَالَ مَعَ خُرُوْجِہٖ لَا اِلٰہَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ وَاِذَا دَخَلَ قَالَ مَعَ دُخُوْلِہٖ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ الْاَکَابِرُ

بیان ذکر خفی اور اسکا طریقہ

وَ هٰذَا پَاسُ اَنْفَاسُ وَلَهٗ اَثَرٌ عَظِیْمٌ فِیْ نَفْیِ الْخَوَاطِرِ وَزَوَالِ حَدِیْثِ النَّفْسِ اور منجملہ ذکر خفی نفی
اور اثبات ہی اور طریقہ اسکا یا اسطرح ہی جو ذکر جلی مین مذکور ہو چکا یا اسطرح پر ہی کہ ذاکر بیدار اور ہوشیار
ہو جاوے اپنے دم پر آگاہ رہے پھر جب دم باہر نکلے خود بخود بدون اپنے ارادے اور قصد کے تو اسکے
باہر ہونے کے ساتھ ہی دل کی زبان سے کہے لا الٰہ پھر جب سانس اندر کو جاوے خود بخود تو اندر جانے
کے ساتھ ہی الا اللہ کہے طریقت کے بزرگون نے کہا ہی کہ اس ذکر کا نام پاس انفاس ہی اور اس کا بڑا
اثر ہی نفی خطرات اور وسواس کے دور ہو جانے مین چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہی شعر اگر تو پاس داری
پاس انفاس ؛ بسلطانی رسانندت ازین پاس شعر تا بجاروب لا نروبی راہ ؛ نرسی در مقام الا اللہ
رباعی در ذات مقدست کسی را رہ نیست ؛ در عین جلال بیچکس آگہ نیست ؛ سرمایۂ رہروان کہ رہش
طلبند ؛ جز گفتن لا الٰہ الا اللہ نیست ؛ فَاِذَا ظَهَرَ اَثَرُ ذِكْرِ الْخَفِیِّ وَشُوْهِدَ فِی الطَّالِبِ نُوْرُهٗ
اُمِرَ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ الشَّوْقُ وَغَلَبَةُ الْحُبِّ وَانْصِرَافُ عِنَانِ
عَزِیْمَتِهٖ اِلَی الْفِكْرِ وَاِیْثَارُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْتِمَاعُ الْهِمَّةِ عَلَی الطَّلَبِ وَوِجْدَانُ الْحَلَاوَةِ
فِی السُّكُوْتِ وَالنَّفْرَةُ عَنِ الْكَلَامِ وَالْاِشْتِغَالِ بِاَمْرِ الدُّنْیَا پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر
ہو اور طالب مین اسکا نور معلوم ہو تو اسکو مراقبہ کرنیکا امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے اثر سے شوق مراد ہی اور
غالب ہونا محبت الٰہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھیرنا فکر کیجانب اور تقدیم اللہ عز وجل کی اور ہمت کا جمع ہونا اسی
کی طلب پر اور حلاوت پانا چپ رہنے مین اور گفتگو اور شغل امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا وَاَمَّا الْمُرَاقَبَةُ
فَهِیَ عِنْدَهُمْ عَلٰی اَنْوَاعٍ كَثِیْرَةٍ یَجْمَعُهَا اَمْرٌ وَهُوَ اَنْ یَتَلَفَّظَ بِاٰیَةٍ اَوْ كَلِمَةٍ بِاللِّسَانِ اَوْ یَتَخَیَّلَهَا فِی
الْجَنَانِ وَیَفْهَمَ مَعْنَاهَا فَهْمًا جَیِّدًا ثُمَّ یَتَصَوَّرَ كَیْفَ هٰذَا الْمَعْنٰی وَمَا صُوْرَةُ تَحَقُّقِهٖ ثُمَّ
یَجْمَعُ الْخَاطِرَ عَلٰی تِلْكَ الصُّوْرَةِ بِحَیْثُ لَا یَخْطُرُ خَطْرَةٌ سِوَاهَا حَتّٰی یَتَحَقَّقَ الْاِسْتِغْرَاقُ
فِیْهَا وَنَوْعُ ذُهُوْلٍ عَمَّا سِوَاهَا اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کے نزدیک بہت اقسام پر ہی اور
جامع ان اقسام کثیرہ کا ایک امر ہی وہ یہ ہی کہ ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے کہے یا اس کا
دل مین خیال کرے اور اسکے معنی کو خوب طرح بوجھے پھر تصور کرے کہ یہ معنا کیونکر ہی اور اسکی تحقیق

اور ثبوت کی کیا صورت ہو پھر اسی صورت پر خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کہ سوائے اس کے کوئی
خطرہ نہ آوے یہان تک کہ اس مین استغراق محقق ہوا اور ایک طرح کی ربودگی اور غفلت اسکے ماسوا
سے حاصل ہو مترجم کہتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ لفظ کے مفہوم مین اس طرح ڈوب جانا کہ سوائے اسکے
کوئی چیز دھیان مین نہ رہے اس کو مراقبہ کہتے ہین وَالْاَصْلُ فِیْهَا قَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِحْسَانُ
اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ اور اصل مراقبہ کی وہ حدیث
ہی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ تو عبادت کرے اللہ کی گویا تو اسکو دیکھ
رہا ہی سو اگر تو اس کو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجھکو دیکھتا ہی فَبِتَلَفُّظِ السَّالِكِ اَللّٰهُ حَاضِرِیْ
اَللّٰهُ نَاظِرِیْ اَللّٰهُ مَعِیْ اَوْ بِتَخَیُّلٍ فِی الْجَنَانِ ثُمَّ يَتَصَوَّرُ حُضُوْرَهٗ تَعَالٰی وَنَظْرَهٗ وَمَعِيَّتَهٗ تَصَوُّرًا
جَيِّدًا مُسْتَقِيْمًا مَعَ تَنْزِيْهِهٖ عَنِ الْجِهَةِ وَالْمَكَانِ حَتّٰى يَسْتَغْرِقَ فِیْ هٰذَا التَّصَوُّرِ تو اپنی زبان سے
کہے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی یا اسکو دل مین خیال کرے بدون تلفظ کے پھر اللہ تعالی کی حضوری
اور نظر اور اسکی معیت یعنی ساتھ ہونے کو خوب مضبوط تصور کرے باوجود پاک ہونے اس ذات مقدس کے
جہت اور مکان سے یہانتک کہ تصور کو جاوے کہ اسمین ڈوبجاوے اَوْ يَتَصَوَّرُ كَلِمَةَ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ
وَيَتَصَوَّرُ مَعِيَّتَهٗ قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّمُضْطَجِعًا فِی الْخَلْوَةِ وَالْجَلْوَةِ وَالشُّغْلِ وَالدَّعَةِ یا اس آیت کا
تصور کرے وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنے حقتعالی تمھارے ساتھ ہی جہان کہین کہ تم ہو اور اسکے ساتھ ہونے
کو دھیان کرے کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے اور تنہائی اور لوگون کی ملاقات مین اور مشغولی اور بیکاری مین
اَوْ يَتَلَفَّظُ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اَوْ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى اَوْ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ اَوْ
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ اَوْ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ اَوْ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ فَهٰذِهٖ مُرَاقَبَاتٌ
مُفِيْدَةٌ لِتَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ یا یہ آیت پڑھے کہ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنی جدھر تم متوجہ ہو تو وہان
اللہ کی ذات ہی یا یہ آیت پڑھے اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى یعنی انسان نہین جانتا کہ اللہ اسکو دیکھتا ہی یا اس
آیت کو مراقبہ کرے نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ یعنی ہم قریب تر ہین انسانکی رگ گردن سے یا اس آیت
کا تصور کرے وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہی یا اس آیت کا دھیان کرے

اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ یعنی البتہ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ اب مجھ کو ہدایت کریگا اس آیت کا مراقبہ کرے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنی حقتعالیٰ اول ہے اس سے پہلے کوئی چیز نہیں آخر ہے جو بعد فناے عالم باقی رہیگا ظاہر ہے باعتبار اپنی صفات اور افعال کے باطن ہے باعتبار اپنی ذات کے کہ اسکی حقیقت کوئی نہیں سمجھ سکتا سو یہ مراقبات اللہ عزوجل کے ساتھ دل متعلق ہونے کے واسطے مفید ہیں وَمَا الْمُفِیْدُ لِقَطْعِ الْعَلَائِقِ وَالتَّجَرُّدِ التَّامِّ وَالسُّکْرِ وَالْمَحْوِ فَهِیَ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَصِفَتُهُ اَنْ یَّتَصَوَّرَ نَفْسَهُ قَدْ مَاتَ وَصَارَ رَمَادًا تَذْرُوْهُ الرِّیَاحُ وَالسَّمَاءُ قَدِ انْشَقَّتْ وَکُلُّ شَیْءٍ قَدْ بَطَلَ تَرْکِیْبُهُ وَهَیْئَتُهُ وَیَتَصَوَّرُ اللّٰهَ بَاقِیًا مَوْجُوْدًا فَیَبْقٰی عَلٰی هٰذَا التَّصَوُّرِ مَلِیًّا فَاِنَّهُ یُفِیْدُ الْمَحْوَ اور وہ مراقبہ جو قطع علائق اور پورے مجرد ہو جانے اور بیہوشی اور فنا کے لیے مفید ہے وہ مراقبہ اس آیت کا ہے کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنی جو زمین پر ہے وہ نیست و نابود ہونے والا ہے اور باقی رہیگی تیرے رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والا ہے اور اسکے مراقبے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ کو تصور کرے کہ مرگیا اور یہی راکھ ہو گیا جس کو ہوائیں اڑاتی ہیں اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ کو باقی اور موجود دھیان کرے سو اس تصور پر دیر تک قائم رہے تو یہ نیستی اور نابودی کو مفید ہوگا **ف** ایسے تصورات کی سند وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امیر المومنین علی مرتضیٰ سے مروی ہے کہ مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْکُرْ بِالْهُدٰی هِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ یعنی ای علی کہہ کہ خداوندا مجکو ہدایت کر اور سیدھا چلا اور ہدایت سے اپنی راہ کے چلنے کو اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امیر المومنین سید اولیا کو وہ طریقہ سکھایا جس سے تبدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہونچ جاوے تو اس کو یاد رکھنا چاہیے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَکَذٰلِکَ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهُ مُلَاقِیْکُمْ اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس آیت کا مراقبہ نیستی کا باعث ہے اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ آخر آیت تک یعنی مقرر جس موت سے کہ تم بھاگتے

ہو وہ تم کو ملنے والی ہے جہان کہیں کہ تم ہو گے موت تم کو پالیگی اگرچہ تم اونچے یا مضبوط برجون
مین ہو فاذا ظهر الاثر المراقبة فی الطالب و شوهد نوره امر بالتوحید الافعالی پھر جب
اثر مراقبہ کا طالب حق مین ظاہر ہو اور اسکا نور مشاہدہ ہو تو اسکو توحید افعالی کا امر کیا جاوے
ف توحید افعالی یہ ہے کہ ہر فعل کو جو عالم مین ظاہر ہو خدا کیجانب سے سمجھے نہ زید اور عمرو سے تاکہ غیر حق سے
نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی نے فرمایا شعر درین نوعے از شرک پوشیدہ است کہ زیدم بیازرد
و عمروم بخست واعلم ان الشارع علیه الصلوة والسلام رغب وحث علی شیئین علی
الذکر والمراد منه ما یتلفظ به و علی الفکر والمراد منه المراقبة اور جان رکھ اے
مخاطب کہ شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب اور آمادگی دلائی ایک ذکر پر اور
مراد ذکر سے وہ ہے جو زبان سے بولا جاوے اور دوسرے فکر پر اور مراد اس سے مراقبہ ہے قال بعض
المشائخ مما جربنا الکشف الوقائع الاتیة علی ما هی علیه ان یعتکف الطالب فی
خلوة ویغتسل ویلبس احسن لباسه ویتطیب ویجلس علی السجادة ویضع
مصحفا مفتوحا علی یمینه و مصحفا مفتوحا علی یساره و مصحفا کذالک بین یدیه و مصحفا
کذالک خلفه ثم یدعو الله ان یکشف علیه الواقعة الفلانیة بجمیع همته ثم یشرع فی اسم الذات
من غیر غمض العین فیضرب مرة فی المصحف الایمن و مرة فی الایسر و مرة خلفه و مرة بین یدیه
حتی یجد فی نفسه انشراحا و نورا او یواظب علی ذلک سبعة ایام و نحوها مع الخلوة فانه یکشف
علیه البتة قلت هذا ما قیل و فی قلبی منه شیئ لما فیه من اساءة الادب بالمصحف بعض
مشائخ نے کہا جسکا ہمنے تجربہ کیا ہے وقائع آیندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت مین
اعتکاف کرلے اور غسل کرے اور اپنا عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگاوے اور مصلے پر بیٹھے اور کھلا ایک مصحف اپنے
داہنے رکھے اور کھلا ایک مصحف اپنے بائین رکھے اور اسی طرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسی طرح ایک مصحف اپنے
پیچھے رکھے پھر حق تعالے سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلانے واقعے کو اسپر ظاہر کردے پھر اسم ذات کے ذکر
مین شروع کرے بدون آنکھ بند کرنے کے تو ایکبار داہنے مصحف پر ضرب لگاوے اور ایکبار بائین پر

اور ایکبار پیچھے اور ایکبار آگے ضرب لگا دے یہانتک کہ اپنے دلمین کشائش اور نور کو پاوے اور رات دن مانند اسکے اسپر مداومت کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اسپر کشف حال ہوگا مین کہتا ہون کہ ایسا کچھ کہا ہی کہنے والون نے اور میرے دلمین اس سے کچھ تردد ہی اسواسطے کہ اسمین بے ادبی ہی مصحف مجید کے ساتھ وَالَّذِی اخْتَارَہُ سَیِّدِی الْوَالِدُ فِی ھٰذَا الْبَابِ اَنْ یَذْکُرَ اللّٰہَ تَعَالٰی بِھٰذِہٖ الْاَسْمَاءِ یَا عَلِیْمُ یَا مُبِیْنُ یَا خَبِیْرُ مَعَ مُرَاعَاتِ الشُّرُوْطِ الْمَذْکُوْرَۃِ اَمَّا کَمَا وَصَفْنَا فِی الذِّکْرِ بِضَرْبَۃٍ وَاحِدَۃٍ اَوْ بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور کشف واقعہ آیندہ مین جو طریقہ ہمارے والد مرشد نے پسند کیا ہی وہ یہ ہی کہ اللہ تعالی کا ذکر کرے ان اسمائے ثلثہ سے یا علیم یا مبین یا خبیر شروط مذکور کی مراعات کے ساتھ یا اسطرح جیسا ہمنے ذکر یک ضربی مین بیان کیا ہی یا اسطرح جیسا ذکر سہ ضربی مین واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا شروط مذکورہ سے خلوت اور لباس اور غسل اور خوشبو لگانا اور مصلے پر بیٹھنا بدون مصاحف کے رکھنے کے مراد ہی وَقَالُوْا مِمَّا جَرَّبْنَا لِکَشْفِ الْاَرْوَاحِ بِھٰذِہِ الشُّرُوْطِ الْمَذْکُوْرَۃِ اَنْ یَضْرِبَ فِی الْجَانِبِ الْاَیْمَنِ سُبُّوْحٌ وَفِی الْاَیْسَرِ قُدُّوْسٌ وَفِی السَّمَاءِ رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَفِی الْقَلْبِ وَالرُّوْحِ اور مشائخ قادریہ نے کہا ہی کہ جو طریقہ کہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا مجرب ہی شروط مذکورہ کے ساتھ وہ یہ ہی کہ داہنے طرف سبوح کی ضرب لگا دے اور بائین طرف قدوس کی اور آسمان مین رب الملائکۃ کی ضرب لگا دے اور دل مین والروح کی وَلِتَحْصِیْلِ الْاُمُوْرِ الْمُھِمَّۃِ الصَّعْبَۃِ بِھٰذِہِ الشُّرُوْطِ اَنْ یُّصَلِّیَ فِی اللَّیْلِ مَا قُدِّرَ لَہٗ ثُمَّ یَضْرِبَ فِی الْاَیْمَنِ یَا حَیُّ وَفِی الْاَیْسَرِ یَا وَھَّابُ یَفْعَلُ ذٰلِکَ اَلْفَ مَرَّۃٍ اور امور مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے واسطے ان ہی شروط مذکورہ کیساتھ یہ طریقہ ہی کہ تہجد کی نماز پڑھے جسقدر اسکے واسطے مقدور ہو پھر داہنی طرف یا حی کی ضرب لگا دے اور بائین طرف یا وہاب کی اسی طرح ہزار بار کرے وَلِانْشِرَاحِ الْخَاطِرِ وَدَفْعِ الْبَلَاءِ اَنْ یَضْرِبَ اللّٰہُ فِی الْقَلْبِ وَلَا اِلٰہَ

---

۱ سچ فرمایا حضرت مصنف نے اور کیا حاجت ہے اس کی مقصود اصلی تو استخارہ مسنونہ مین بھی حاصل ہے ۱۲ ق

الا ھو کما وصفناہ فی النفی و الاثبات والحی فی الجانب الایمن والقیوم فی الایسر اور انشراح خاطر اور درد ور کرنے بلاؤن کا یہ طریقہ ہے کہ اللہ کی ضرب دل مین لگا وے اور لا الہ الا ھو کی اسطرح ضرب لگا وے جیسے ہم نے نفی اور اثبات مین بیان کیا اور الحیّ کی ضرب داہنی طرف اور القیوم کی ضرب بائین طرف لگا وے واذا اراد ان یدعو اللہ عزّ وجلّ بشفاء مریض او دفع جوع وتوسیع الرزق او قھر عدو فلیطلب الاسم المناسب بحاجتہ فی الاسماء الحسنیٰ فلیذکر بذالک الاسم بضربتین او ثلث ضربات او اربع فیقول یا شافی او یا صمد یا رزاق او یا مذل الی غیر ذلک واللہ اعلم واحکم اور جب اللہ عزوجل سے دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشائش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو چاہیے کوئی اسم الٰہی موافق اپنی حاجت کے اسماے حسنیٰ سے طلب کرے سو اُس نام کو دو ضرب یا تین ضرب یا چار ضرب کے ساتھ ذکر کرے تو یون کہے شفاء بیمار مین یا شافی یا دفع گرسنگی مین یا صمد یا کشائش رزق مین یا رزاق یا دفع دشمن مین یا مذل اور سوا اس کے اور اسماے الٰہی کو موافق اپنے مطلب کے بطریق مذکور ذکر کرے واللہ اعلم واحکم۔

فصل پانچوین

فی اشغال المشائخ الچشتیۃ وھم اصحاب امام الطریقۃ خواجہ معین الدین حسن الچشتی وچشت قریۃ شیوخہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنھم اجمعین یہ فصل ہے مشائخ چشتیہ کے اشغال مین اور وہ امام طریقہ خواجہ معین الدین حسن چشتی کے مرید ہین اور چشت خواجہ معین الدین کے پیرون کے گانون کا نام ہے خدا راضی رہے اُنسے اور اُن کے سب پیرون سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے عمدہ اولیا مین ہین اُن کے ہاتھ پر ہزارون کفار ہنود مسلمان ہوے۔ منقول ہے کہ جب خواجہ کا انتقال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہوگیا حبیب اللہ مات فی

حُبِّ اللّٰہِ یعنی خدا کا دوست خدا کی محبت مین مر گیا و قالوا جاء علیٌّ الی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللّٰہ دُلّنی علیٰ اقرب الطرق الی اللّٰہ واَفضلِہا عند اللّٰہ واَسہلِہا لعبادہٖ فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علیک بملازمۃ الذکر فی الخلوۃ فقال علیٌّ کرم اللّٰہ تعالیٰ وجہہ کیف اذکر یا رسول اللّٰہ فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم غمّض عینیک واسمع منّی ثلث مرّات فالنبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لا الٰہ الا اللّٰہ ثلث مرّات وعلیٌّ یسمع ثم قال علیٌّ کرم اللّٰہ وجہہ لا الٰہ الا اللّٰہ ثلث مرّات والنبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یسمع ثم لقّن علیٌّ کرم اللّٰہ وجہہ الحسنَ البصریَّ وہٰکذا حتّی وصل الینا وہٰذا الحدیث انما وجدناہ عند ہٰؤلاء المشائخ وعلیٰ قوانین اہل الحدیث فیہ بحثٌ طویلٌ اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام اولیا علی مرتضیٰؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو کہا یا رسول اللہ مجھ کو راہ بتایئے جو سب راہون سے زیادہ تر قریب ہو اللہ کی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کے نزدیک اور اُسکے بندون پر آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم کر لے مداومت ذکر کی خلوت مین سو علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکہ ذکر کرون یا رسول اللہ فرمایا کہ اپنی آنکھون کو بند کر اور مجھسے سن تین بار سو آنحضرتؐ نے تین بار فرمایا لا الٰہ الا اللّٰہ اور علی مرتضیٰؓ سنتے تھے پھر علی مرتضیٰؓ نے تین بار لا الٰہ الا اللّٰہ کہا اور آنحضرتؐ اسکو سنتے تھے پھر علی مرتضیٰؓ نے یہ طریقہ حسن بصری کو تعلیم کیا اسی طرح درجہ بدرجہ مرشد بمرشد ہم تک پہونچا مصنف نے فرمایا کہ اس حدیث کو تو ہم نے فقط ان مشائخ چشتیہ کے پاس پایا اور اہل حدیث کے قوانین پر اسمین طویل بحث ہے **ف** مولانا نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہو کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہو اور بہ شدت منقطع ہی اسواسطے کہ ملاقات حسن بصری کی علی مرتضیٰؓ سے باعتبار تاریخ کے ثابت نہین اور رکاکت الفاظ اسپر علاوہ مترجم کہتا ہی فی الواقع کتب اسماء الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہی لیکن اولیاے چشت رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن اسکو مقتضی ہو کہ اس حدیث کو

پایۂ اعتبار سے بشبہۂ انقطاع ساقط نہ کیجیے اسواسطے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحؒ اور امام مالک رحؒ کے نزدیک بشرط عدالت رُوات حدیث مرسل بھی حجت ہی واللہ اعلم فَاِذَا اَرَادَ الشَّیْخُ اَنْ یُّلَقِّنَ تِلْمِیْذًا اَمَرَہٗ اَنْ یَّصُوْمَ یَوْمًا فَاِنْ کَانَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ فَھُوَ اَوْلٰی ثُمَّ یَاْمُرُہٗ بِالْاِسْتِغْفَارِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَالصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ فِیْ مُحْکَمِ کِتَابِہٖ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ فَاجْتَہِدْ اَنْ لَّا یَاْتِیَ عَلَیْکَ زَمَانٌ اِلَّا وَاَنْتَ ذَاکِرٌ وَاعْلَمْ اَنَّ قَلْبَکَ مَوْضُوْعٌ تَحْتَ ثَدْیِکَ الْاَیْسَرِ بِاِصْبَعَیْنِ عَلٰی صُوْرَۃِ زَھْرِ الصَّنُوْبَرِ وَلَہٗ بَابَانِ بَابٌ فَوْقَانِیٌّ وَبَابٌ تَحْتَانِیٌّ پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے مُرید کی تلقین کرنے کا تو اُسکو امر کرے روزہ رکھنے کا سو اگر پنجشنبہ کے دن ہو تو بہتر ہی پھر اُس شخص سے امر کرے دس بار استغفار کرنے کو اور دس بار درود پڑھنے کو پھر مرشد کہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اپنی مضبوط کتاب مین فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ یعنے اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو تو اسپر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر کے تجھ کو نہ گذرے اور معلوم کرا سے طالب کہ تیرا دل رکھا ہی تیری بائین چھاتی کے نیچے دو انگل پر بصورت شگوفہ چلغوزہ[1] کے اور اُس کے دو دروازے ہین ایک دروازہ اوپر کا ہی اور دوسرا نیچے کا **ف** مصنفؒ نے حاشیہ مین فرمایا کہ باب فوقانی سے وہ مراد ہے جو جسم سے ملا ہی اور باب تحتانی سے وہ مراد ہے جو روح سے متصل ہے اَمَّا الْبَابُ الْفَوْقَانِیُّ فَفَتْحُہٗ بِالذِّکْرِ الْجَلِیِّ فَاَمَّا التَّحْتَانِیُّ فَفَتْحُہٗ بِذِکْرِ الْخَفِیِّ دل کے اوپر کے دروازے کی کشایش تو ذکر جلی سے ہوتی ہی اور نیچے کے دروازے کی کشادگی ذکر خفی سے ہوتی ہے فَاِذَا اَرَدْتَ الذِّکْرَ الْجَلِیَّ فَاجْلِسْ مُتَرَبِّعًا وَخُذِ الْعِرْقَ الَّذِیْ یُسَمّٰی کَیْمَاسَ بِاِبْہَامِ قَدَمِکَ الْیُمْنٰی وَالَّتِیْ تَلِیْہَا وَسَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَقُوْلُ ھُوَ عِرْقٌ فِیْ بَطْنِ الرُّکْبَۃِ یَھْبِطُ مِنْ جَانِبِ الْفَخِذِ وَاَخْذُہٗ بِھٰذِہِ الْکَیْفِیَّۃِ یُفِیْدُ نَفْیَ الْخَوَاطِرِ وَتَجْمِیْعَ الْھِمَّۃِ وَتَسْخِیْنَ الْقَلْبِ تَسْخِیْنًا عَجِیْبًا پھر جب تو ذکر جلی کا ارادہ کرے تو چار زانو بیٹھ اور پکڑ اُس رگ کو جسکا کیماس نام ہی اپنے

[1] کتب لغت سے معلوم ہوا کہ چلغوزہ چیڑ کے درخت کو کہتے ہین اور یہی درخت صنوبر ہی اور بعضون نے صنوبر درخت سرو ناز کو بھی کہا ہی ۱۲

داہنے پاؤن کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کو داب کر اور مین نے اپنے والد مرشد قدس سرہٗ سے
سُنا کہتے تھے کہ کیماس وہ رگ ہی زانو کے تلے ران کی جانب سے اُتری ہی اور اُس کا اس طرح
سے پکڑنا نفی وساوس اور جمعیت ہمت کو مفید اور دل کو گرم کردیتا ہی عجب گرمی کے ساتھ
وَاجْلِسْ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بِاجْتِمَاعِ الْعَزِيْمَةِ ثُمَّ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِالشِّدِّ
وَالْمَدِّ وَاِخْرَاجِ الْقُوَّةِ مِنْ دَاخِلِ الْقَلْبِ وَاَخْرِجْ لَفْظَةَ لَا مِنَ السُّرَّةِ وَامْدُدْهَا
اِلَى الْمَنْكِبِ الْاَيْمَنِ وَلَفْظَةَ اِلٰهَ مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ تَسْتَنِيْرُ بِذٰلِكَ اَنَّكَ اَخْرَجْتَ حُبَّ مَنْ
سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ بَاطِنِكَ وَاَلْقَيْتَهُ خَلْفَكَ فَتَتَنَفَّسُ نَفَسًا اٰخَرَ فَاضْرِبْ اِلَّا
اللّٰهُ فِي الْقَلْبِ بِالشِّدَّةِ وَالْقُوَّةِ اور بطریق مذکور بیٹھے بطور نشست نماز کے رو بقبلہ حضور دل سے
ہمت کو مجتمع کرکے پھر کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سختی اور کشیدگی کے ساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے
نکالکر اور لفظ لا کا ناف سے نکال اور اسکو کھینچ داہنے مونڈھے تک اور لفظ اِلٰه کا دماغ کی جھلی
سے اشارہ کرے تو اس تصور سے گویا تو نے غیر خدا کی محبت کو اپنے اندر سے نکالا اور اسکو اپنی
پیٹھ کے پیچھے ڈالا پھر دوسرا دم لے سو اِلَّا اللّٰهُ کو دل مین سختی اور قوت کے ساتھ ضرب کرو
يُلَاحِظُ الْمُبْتَدِئُ نَفْيَ الْمَعْبُوْدِيَّةِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمُتَوَسِّطُ نَفْيَ الْمَقْصُوْدِيَّةِ
وَالْمُنْتَهِيْ نَفْيَ الْوُجُوْدِ اور اس نفی اور اثبات سے مبتدی ملاحظہ کرے نفی معبودیت کا غیر خدا سے
اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی نفی وجود کا وَالشَّرْطُ الْاَعْظَمُ فِيْ هٰذَا الذِّكْرِ جَمْعُ الْهِمَّةِ
وَفَهْمُ الْمَعْنٰى وَيَنْبَغِيْ لِصَاحِبِ الذِّكْرِ الْجَلِيِّ اَنْ لَّا يُقَلِّلَ الطَّعَامَ جِدًّا بَلْ يَكْفِيْهِ اَنْ تَخْلُ
رُبْعُ الْمَعِدَةِ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّاْكُلَ شَيْئًا مِّنَ الدَّسَمِ لِئَلَّا يَتَشَوَّشَ دِمَاغُهٗ اور شرط اعظم
اس ذکر مین ہمت کا جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہی اور ذکر جلی کرنے والے کو لائق یہ ہی کہ کھانے کو نہایت
کم نہ کرے بلکہ اُس کو کافی ہی کہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور مناسب ہی کہ کچھ چکنائی کھایا کرے تا کہ
اُسکا دماغ نہ پریشان ہو خشکی کے سبب سے وَاِذَا اَرَدْتَ پَاسِ اَنْفَاسْ تَكُنْ مُسْتَيْقِظًا

سے ۱ ظاہرا ابتدا سے عبارت عربی یہ ہمزہ رہگیا ہی یعنی اواجلس ہو تردید کیلیئے وَالّا فقط لفظ مستقبل القبلہ بعد لفظ متربعا کے لکھا کفایت
کرتا تھا اُس مطلب کے لیے کہ جو مترجم نے یہان زیادہ کیا واللہ اعلم ۱۲ ق ـ

وَاقِفًا عَلٰی اَنْفَاسِکَ فَکُلَّمَا خَرَجَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ خُرُوْجِہٖ لَا اِلٰہَ کَاَنَّکَ تُخْرِجُ مَحَبَّۃَ
کُلِّ شَیْءٍ سِوَی اللّٰہِ مِنْ بَاطِنِکَ وَاِذَا دَخَلَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ دُخُوْلِہٖ اِلَّا اللّٰہُ کَاَنَّکَ
تُدْخِلُ وَتُثْبِتُ مَحَبَّۃَ اللّٰہِ فِیْ قَلْبِہٖ اور جب کہ تو اے سالک پاس انفاس کا ارادہ کرے تو بیدار اور
اپنے دم پر واقف ہوجا پھر جب دم باہر کو نکلے تو اسکے نکلنے کیساتھ لا اِلٰہَ کہ گویا ہر چیز کی محبت تو سوائے
خدا کے اپنے باطن سے نکالتا ہے اور جب دم اندر کی طرف آئے تو اسکے داخل ہونے کے ساتھ اِلَّا
اللّٰہُ کہ گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت الٰہی کو ثابت کرتا ہے اپنے دل میں قَالُوْا وَالرُّکْنُ الْاَعْظَمُ رَبْطُ
الْقَلْبِ بِالشَّیْخِ عَلٰی وَصْفِ الْمَحَبَّۃِ وَالتَّعْظِیْمِ وَمُلَاحَظَۃِ صُوْرَتِہٖ قُلْتُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی
مَظَاہِرَ کَثِیْرَۃً فَمَا مِنْ عَابِدٍ غَبِیًّا کَانَ اَوْ ذَکِیًّا اِلَّا وَقَدْ ظَہَرَ بِحِذَائِہٖ مِمَّا ہُوَ مَعْبُوْدُ اللّٰہِ
فِیْ مَرْتَبَتِہٖ وَلِہٰذَا السِّرِّ نَزَلَ الشَّرْعُ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَۃِ وَالْاِسْتِوَاءِ عَلَی الْعَرْشِ وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْہِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَ
قِبْلَتِہٖ وَسَاَلَ جَارِیَۃً سَوْدَاءَ فَقَالَ اَیْنَ اللّٰہُ فَاَشَارَتْ اِلَی السَّمَاءِ فَسَاَلَہَا مَنْ اَنَا فَاَشَارَتْ بِاِصْبَعِہَا
تَعْنِیْ اللّٰہُ اَرْسَلَکَ فَقَالَ ہِیَ مُؤْمِنَۃٌ فَلَا عَلَیْکَ اَنْ لَا تَتَوَجَّہَ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ وَلَا تَرْبِطَ قَلْبَکَ اِلَّا بِہٖ
وَلَوْ بِالتَّوَجُّہِ اِلَی الْعَرْشِ وَتَصَوُّرِ النُّوْرِ الَّذِیْ وَضَعَہٗ عَلَیْہِ وَہُوَ اَزْہَرُ اللَّوْنِ لِمِثْلِ لَوْنِ الْقَمَرِ اَوْ
بِالتَّوَجُّہِ اِلَی الْقِبْلَۃِ کَمَا اَشَارَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَکُوْنُ کَالْمُرَاقَبَۃِ بِہٰذَا الْحَدِیْثِ

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن اعظم دل کا لگانا اور گانٹھنا ہے مرشد کیساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر
اور اسکی صورت کا ملاحظہ کرنا میں کہتا ہوں حقتعالی کے مظاہر کثیرہ ہیں سو نہیں کوئی عابد غبی ہو
یا ذکی مگر کہ اسکے مقابل ظاہر ہوکر اسکا معبود ہوگیا ہے بحسب مرتبہ اسکے کے اور اسی بھید کے
سبب سے رو بقبلہ ہونا اور استواء علی العرش کا شرع میں نازل ہوا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے منھ کے سامنے نہ تھوکے اسواسطے کہ اللہ تعالی ہے
اسکے درمیان اور اس کے قبلہ کے درمیان میں اور آنحضرتؐ نے ایک کالی لونڈی سے پوچھا تو فرمایا
کہ اللہ کہاں ہے لونڈی نے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر حضرت نے اس سے پوچھا کہ میں کون ہوں

تو اُسنے اپنی انگلی سے اشارہ کیا مراد اُسکی یہ کہ خدا نے مجھ کو بھیجا ہی پس فرمایا آپ نے کہ یہ ایماندار ہی تو ای سالک تجھ پر کچھ مضائقہ نہین ہمین کہ تو متوجہ نہ ہو مگر اللہ ہی کی طرف اور اپنا دل لگاوے مگر اسی سے اگرچہ ہو عرش کی طرف متوجہ ہو کر اور اُس نور کا تصور کر کے جسکو حقتعالی نے عرش پر رکھا ہی اور وہ نہایت روشن رنگ ہی چاند کے رنگ کے مانند یا قبلے کی طرف متوجہ ہو کر چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکی طرف اشارہ کیا ہی تو یہ اُس[1] حدیث کا گویا مراقبہ ہوگا واللہ اعلم **ف** مصنف نے حاشیہ مین فرمایا کہ حق تعالے کی عالم مثال مین تجلی ہی تو ہر شخص اپنی استعداد کے مناسب اسکو ادراک کرتا ہی مترجم کہتا ہی تجلی اور عالم مثال کی حقیقت کتب صوفیہ مین مفصل مذکور ہی یہ رسالہ مختصر لائق اُسکی تفصیل کے نہین فَاِذَا تَنَوَّرَ الطَّالِبُ بِنُوْرِ الذِّكْرِ اَمَرَهٗ بِالْمُرَاقَبَةِ وَهِيَ مُشْتَقَّةٌ مِنَ الرَّقِيْبِ سُمِّيَتْ بِهٰذَا الْاِسْمِ لِاَنَّ الطَّالِبَ يُرَاقِبُ قَلْبَهٗ اَوْ يُرَاقِبُ اللّٰهَ كَمَا اَنَّ اللّٰهَ يُرَاقِبُهٗ فَيَقُوْلُ بِلِسَانِهٖ اَوْ يَتَخَيَّلُ بِقَلْبِهٖ اَللّٰهُ حَاضِرِيْ اَللّٰهُ نَاظِرِيْ اَللّٰهُ شَاهِدِيْ اَللّٰهُ مَعِيْ اَوْ اَلَا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ اَوْ كَاَنَّهٗ حَاضِرٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تُشَاهِدُهٗ پھر جب طالب رنگین ہو جاوے ذکر کے نور سے تو مرشد اُسکو مراقبہ کرنیکا امر کرے اور مراقبہ رقیب بمعنی محافظ اور نگہبان سے مشتق ہی اسکا نام مراقبہ اسواسطے رکھا گیا کہ سالک بعضی مراقبات مین اپنے دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہی یا بعضے مراقبات مین اللہ تعالی کا مراقب ہوتا ہی جیسا اللہ اُسکی حفاظت کرتا ہی تو مراقبہ کرنے کے وقت زبان سے کہے یا اپنے دل سے خیال کرے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی یا اسکا مراقبہ کرے کہ اَلَا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ یعنے آگاہ ہو جا کہ اللہ ہر چیز کو گھیرے ہی یا اسکا مراقبہ کرے کہ گویا اللہ حاضر ہی تیرے درمیان اور تیرے قبلے کے درمیان مین اور تو اسکو مشاہدہ کرتا ہی قَالَ الْمَشَائِخُ مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِي الْاَرْبَعِيْنِيَّةِ يَلْزِمُهٗ مُرَاعَاتُ اُمُوْرٍ دَوَامِ الصِّيَامِ وَدَوَامِ الْقِيَامِ وَتَقْلِيْلِ الْكَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالْمَنَامِ وَالصُّحْبَةِ مَعَ الْاَنَامِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى الْوُضُوْءِ فِيْ حَالَاتِ الْيَقْظَةِ وَعِنْدَ الْمَنَامِ وَرَبْطِ الْقَلْبِ مَعَ الشَّيْخِ عَلَى الدَّوَامِ وَتَرْكِ الْغَفْلَةِ رَاْسًا حَتّٰى تَكُوْنَ

[1] مراد حدیث سے یہی حدیث ہی جو ابھی اوپر گذری اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ الْحَدِيْثَ ۱۲ ق

عِنْدَہٗ مِنَ الْحَرَامِ فَاِذَا اَدْخَلَ فِی الْحُجْرَۃِ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی تَعَوَّذَ وَسَمّٰی وَقَرَأَ سُوْرَۃَ النَّاسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِذَا اَدْخَلَ الرِّجْلَ الْیُسْرٰی قَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ کُنْ لِیْ کَمَا کُنْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِیْ مَحَبَّتَکَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَشْغَلْنِیْ بِجَمَالِکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُخْلَصِیْنَ اَللّٰھُمَّ امْحُ نَفْسِیْ بِجَذَبَاتِ ذَاتِکَ یَا اَنِیْسَ مَنْ لَا اَنِیْسَ لَہٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ مشائخ چشتیہ نے فرمایا جو چلے مین داخل ہونیکا ارادہ کرے اسکو چند امور کی رعایت کرنا لازم ہے ہمیشہ روزہ رکھنا اور سدا قیام شب کرنا اور بولنے اور کھانے اور سونے اور صحبت خلق کو کم کردینا اور ہمیشہ باوضو رہنا جاگنے اور سونیکے حالات مین اور مرشد کیساتھ ہمیشہ دل کو لگائے رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہانتک کہ اُسکے نزدیک غفلت از قسم حرام کے ہوجائے پھر جب حجرے مین دہنا پاؤن داخل کرے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو تین بار پڑھے اور جب بایان پاؤن داخل کرے تو اَللّٰھُمَّ سے آخر تک دعا کرے یعنی خداوندا تو میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت مین میرا مددگار ہوجا جیسا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار و کارساز تھا اور مجکو اپنی محبت دے الٰہی مجکو اپنی حب نصیب کر اور اپنے جمال کے ساتھ مشغول کرنے اور مجکو عباد مخلصین مین کر ڈال الٰہی میرے نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات کی کوششون سے اے انیس اُسکے جسکا کوئی انیس نہین اے رب مجکو نہ چھوڑ یو تنہا اور تو بہتر وارثین سے ہے یَقُوْمُ عَلَی الْمُصَلّٰی وَیَقُوْلُ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً ثُمَّ یَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ فِی الْاُوْلٰی اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ وَفِی الثَّانِیَۃِ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَۃً طَوِیْلَۃً وَّیَجْتَھِدُ فِی الدُّعَاءِ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا فَتَّاحُ خَمْسَ مِائَۃِ مَرَّۃٍ ثُمَّ یَشْتَغِلُ بِالْاَذْکَارِ الَّتِیْ ذَکَرْنَاھَا پھر مصلے پر کھڑا ہو اور اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ کو اکیس بار پڑھے یعنی مین نے اپنا منھ متوجہ کیا یکسو ہوکر اُسکی طرف جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا اور مین مشرکین مین داخل نہین پھر دو رکعت پڑھے پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی پڑھے اور دوسری رکعت مین اٰمَنَ الرَّسُوْلُ

پھر لنبا سجدہ کرے اور دعا مین خوب کوشش کرے پھر پانسو بار یا فتاح کہے پھر ان اذکار مین مشغول ہو
جنکو ہم ذکر کر چکے یعنی ذکر جلی اور پاس انفاس اور مراقبات وقالوا اذا دخل للمقبرۃ قرأ
سورۃ انا فتحنا فی رکعتین ثم یجلس مستقبلا الی المیت مستدبرا للکعبۃ فیقرأ سورۃ
الملک ویکبر ویہلل ویقرأ سورۃ الفاتحۃ احدی عشرۃ مرۃ ثم یقرب من المیت
فیقول یا رب یا رب احدی وعشرین مرۃ ثم یقول یا روح یضربہ فی السماء ویا روح
الروح یضربہ فی القلب حتی یجد انشراحا ونورا ثم ینتظر لما یفیض من صاحب القبر
علی قلبہ اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ جب قبرستان مین داخل ہو تو سورہ انا فتحنا دو رکعت
مین پڑھے پھر میت کی طرف سامنے ہو کر کعبہ معظمہ کو پشت دے کر بیٹھے پھر سورہ ملک پڑھے
اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہے اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جاوے
پھر کہے یا رب یا رب اکیس بار پھر کہے یا روح اور اسکو آسمان مین ضرب کرے اور یا روح الروح کی
دل مین ضرب کرے یہانتک کہ کشائش اور نور پاوے پھر منتظر رہے اسکا جسکا فیضان صاحب
قبر سے ہو سکے دل پر وللچشتیۃ صلوۃ تسمی صلوۃ المعکوس لم نجد من السنۃ ولا اقوال
الفقہاء ما نشد بہ فلذلک حذفناہا والعلم عند اللہ اور چشتیون کے یہان ایک نماز ہے
جسکو صلوۃ المعکوس کہتے ہین ہمنے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہا سے ایسی اصل اسکی نہین
پائی جس سے ہم اسکی تقویت کرین اسی واسطے ہمنے اسکو ذکر نہ کیا اور علم اسکے جواز اور عدم جواز کا
خدا کے نزدیک ہے ولہم صلوۃ تسمی صلوۃ کن فیکون اور چشتیہ کے یہان ایک نماز ہے جس کو
صلوۃ کن فیکون کہتے ہین ف صلوۃ کن فیکون اسواسطے کہتے ہین کہ مطلب بر آری مین اسکی
تاثیر نہایت جلد اور قوی ہے قالوا من اعترضت لہ حاجۃ صعبۃ فلیصل فی کل لیلۃ من
لیالی الاربعاء والخمیس والجمعۃ رکعتین یقرأ فی الاولی الفاتحۃ مرۃ والاخلاص
مائۃ مرۃ وفی الثانیۃ الفاتحۃ مائۃ مرۃ والاخلاص مرۃ ویقول مائۃ مرۃ ای
آسان کنندہ دشوارہا اے روشن کنندہ تاریکیہا مائۃ مرۃ ویستغفر اللہ مائۃ مرۃ

شغل مشائخ چشتیہ در قبرستان

صلوۃ المعکوس

صلوۃ کن فیکون

مَرَّۃً وَیُصَلِّی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَیَدْعُو اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ فَاِذَا
کَانَتِ الثَّالِثَۃُ فَعَلَ ھٰذَا ثُمَّ حَسَرَ الْعِمَامَۃَ عَنْ رَأْسِہٖ وَجَعَلَ کُمَّہٗ فِیْ عُنُقِہٖ وَبَکٰی وَدَعَا اللّٰہَ
اِلَی الْحَاجَۃِ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً فَاِنَّہٗ لَا بُدَّ یُسْتَجَابُ لَہٗ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ مشائخ چشتیہ نے صلوٰۃ کن

نیکون کے بیان مین کہا ہو کہ جسکو سخت حاجت پیش آوے تو چاہیے کہ ہر رات کو لیالی ثلثہ یعنے
چہارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کی راتون مین دو رکعتین ادا کرے پہلی رکعت مین سورہ فاتحہ
ایکبار اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ سو بار پڑھے اور دوسری رکعت مین فاتحہ سو بار اور قل ھو اللّٰہ ایکبار
اور سو بار یون کہے ای آسان کنندۂ دشوارہا وای روشن کنندۂ تاریکیہا سو بار اور استغفار کرے سو بار
اور درود پڑھے سو بار اور حق تعالی سے دعا کرے بحضور قلب پھر جب تیسری رات ہو تو بھی یہی کرے
جو مذکور ہوا پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے اُتارے اور اپنی آستین کو اپنی گردن مین ڈالے اور روے
اور حقتعالی سے دعا کرے پچاس بار تو بالضرور انشاء اللّٰہ تعالی دعا اُسکی مستجاب ہوگی واللّٰہ اعلم **ف**
مولانا نے فرمایا کہ بعضے ناواقفون نے اعتراض کیا ہے آستین گردن مین ڈالنا کیونکر جائز ہوگا حالانکہ
ادعیہ ماثورہ مین یہ ثابت نہین ہم جواب دیتے ہین کہ قلب ردا یعنی چادر کا اُلٹنا پلٹنا نماز استسقا مین
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تا حال عالم کا بدل جاوے تو اسیطرح آستین گردن مین ڈالنا امر مستحق کے
اظہار کیواسطے یعنی تضرع کے یا واسطے اشعار گردش حال کے حصول مقصود سے کیونکر جائز نہ ہوگا۔

فصل چھٹی

فِی اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ النَّقْشَبَنْدِیَّۃِ وَھُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِیْقَۃِ خَوَاجَہ بَہَاءِ الدِّیْن
نَقْشَبَنْدِ الْبُخَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ یہ فصل ہے مشائخ نقشبندیہ کے اشغال مین نقشبندیہ
امام طریقت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری کے مرید ہین اللہ راضی ہو اون سے اور اُنکے سب مریدون سے
قَالُوْا طُرُقُ الْوُصُوْلِ اِلَی اللّٰہِ ثَلٰثٌ اَحَدُھَا الذِّکْرُ فَمِنْہُ النَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ وَھُوَ الْمَأْثُوْرُ عَنْ مُتَقَدِّمِیْہِمْ
نقشبندیہ نے کہا اللہ تک پہونچنے کی تین راہین ہین ایک تو ذکر ہے سو منجملہ ذکر کے نفی اور اثبات ہے

اور یہی منقول ہے متقدمین نقشبندیہ سے وَصِفَتُہٗ اَنْ یَّنْتَہِزَ فُرْصَۃً مِّنَ التَّشْوِیْشَاتِ الْخَارِجِیَّۃِ
کَالْاِسْتِمَاعِ اِلٰی اَحَادِیْثِ النَّاسِ وَالدَّاخِلِیَّۃِ کَالْجُوْعِ الْمُفْرِطِ وَالْغَضَبِ وَالْاَلَمِ وَالشِّبَعِ
الْمُفْرِطِ ثُمَّ یَذْکُرُ الْمَوْتَ وَیُحْضِرُہٗ بَیْنَ یَدَیْہِ وَیَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تَعَالٰی اِمَّا صَدَرَ مِنْہُ مِنَ الْمَعَاصِیْ
ثُمَّ یَضُمُّ شَفَتَیْہِ وَیُغْمِضُ عَیْنَیْہِ وَیَحْبِسُ نَفَسَہٗ فِیْ بَطْنِہٖ وَیَقُوْلُ بِالْقَلْبِ لَا یُخْرِجُہَا مِنْ سُرَّتِہٖ
اِلَی الْاَیْمَنِ مَمْدُوْدًا حَتّٰی یَصِلَ اِلٰی مَنْکِبِہٖ ثُمَّ یُحَرِّکُ مَنْکِبَہٗ اِلٰی رَاْسِہٖ فَیَقُوْلُ اللّٰہ ثُمَّ یَضْرِبُ فِیْ قَلْبِہٖ
بِالشِّدَّۃِ اِلَّا اللّٰہُ اور طریقہ نفی واثبات کے ذکر کا یہ ہے کہ فرصت کو غنیمت جانے تشویشات بیرونی سے جنانچہ
لوگوں کی گفتگو سننا اور تشویشات اندرونی سے چنانچہ گرسنگی زائد اور غضب اور درد اور سیری بہت
پھر موت کو یاد کرے اور تصور میں اسکو اپنے سامنے کرلے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے ان گناہوں
کی جو اس سے صادر ہوئے پھر دونوں لبوں اور دونوں آنکھوں کو بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ
میں حبس کرے اور دل سے کہے لا اس کو اپنی ناف سے داہنی طرف نکالے اور کھینچے یہاں تک کہ
اپنے مونڈھے تک پہونچے پھر مونڈھے کو سر کی طرف جھکاوے اور ہلاوے اور کہے اللہ پھر ضرب
لگاوے اپنے دل میں سختی سے الا اللہ کی **ف** مصنف قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ
نے چہار باب میں فرمایا کہ مبادی سلوک میں اسم ذات ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اور اثبات
ہر ایک ایکہزار ایکبار مواظبت کرنا آثار عجیب اور غریب کا مثمر ہے قَالُوا الْحَبْسُ النَّفَسِ خَاصِیَّۃٌ
عَجِیْبَۃٌ فِیْ تَسْخِیْنِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ الْعَزِیْمَۃِ وَہَیَجَانِ الْعِشْقِ وَقَطْعِ اَحَادِیْثِ النَّفْسِ وَیَتَدَرَّجُ
فِی الْحَبْسِ لِئَلَّا یَثْقُلَ عَلَیْہِ وَالْمُرَادُ بِالْحَبْسِ غَیْرُ الْمُفْرِطِ فِیْہِ وَبَیْنَ مَا یَاْمُرُ بِہِ الْجُوْکِیَّۃُ بَوْنٌ
بَائِنٌ نقشبندیہ رح نے فرمایا کہ حبس نفس یعنی دم روکنے کی عجیب خاصیت ہے باطن کے گرم کردینے اور جمعیت
عزیمت اور عشق کے ابھارنے اور وساوس کے قطع کرنے میں اور بتدریج اندک اندک حبس دم
کی مشق کرے تا اسپر گراں نہ ہوجاوے اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہوجاوے اور حبس دم سے حبس غیر
مفرط مراد ہے حبس کی نوبت حصر نفس تک نہ پہونچے تو نقشبندیہ رح کے حبس دم میں اور جسکو جوگی بتلاتے ہیں
فرق بعید ہے **ف** مصنف قدس سرہ نے فرمایا **رباعی** حاشا کہ اکابر رہ جوگیہ ورزند اثبات

مقالات ربانیین بکنند۔ حبس نفس وحصر نفس دار دوق، حبس نفس است انچہ لستانش بارہ بستہ

وَكَذَالِكَ لِعَدَدِ الْوِتْرِ خَاصِيَّةٌ عَجِيبَةٌ فَيَقُولُ اَوَّلًا هٰذِهِ الْكَلِمَةَ مَرَّةً فِي نَفَسٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فِي نَفَسٍ وَاحِدٍ وَهٰكَذَا يَتَدَرَّجُ حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى اَحَدٍ وَّعِشْرِيْنَ مَعَ الْمُرَاعَاتِ عَلٰى اَعْدَادِ الْوِتْرِ اور حبس دم کے مانند شمار طاق کی بھی عجیب خاصیت ہے تو اول اسی کلمہ توحید کو ایکبار ایکدم میں کہے پھر تین بار ایک دم میں کہے اسی طرح درجہ بدرجہ چند روز کی مشق میں اکیس بار تک پہونچے طاق عدد کی مراعات کے ساتھ یعنی اول بار ایکبار اور دوسری بار تین بار اور تیسری بار پانچ بار اور چوتھی بار سات بار علی ہذا القیاس وَالشَّرْطُ الْاَعْظَمُ مُلَاحَظَةُ نَفْيِ الْمَعْبُوْدِيَّةِ وَالْمَقْصُوْدِيَّةِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِثْبَاتِهَا لَهٗ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ التَّاكِيْدِ وَاجْتِمَاعُ الْخَاطِرِ لَا كَمَا يُوَسْوِسُ فِي النَّفْسِ مِنَ الْخَطَرَاتِ وَالْاَحَادِيْثِ اور شرط اعظم نفی واثبات ذکر میں ملاحظہ کرنا ہے نفی معبودیت یا نفی مقصودیت یا نفی وجود کا غیر اللہ تعالے سے اور اثبات معبودیت وغیرہ کا حق تعالی کے واسطے بروجہ تاکید اور اجتماع خاطر نہ اس طرح جیسے دل میں خطرات اور باتوں کے خیالات گھومتے پھرتے ہیں وَمَنْ بَلَغَ اِلٰى اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً وَّلَمْ يُفْتَحْ لَهٗ بَابٌ مِّنَ الْجَذْبِ وَالْانْصِرَافِ الْبَاطِنِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَبَ الْاِشْتِغَالُ بِاسْمِهٖ وَالنَّفْرَةُ عَنِ الْاِشْتِغَالِ الْاُخْرٰى فَلْيَعْرِفْ اَنَّ عَمَلَهٗ لَمْ يُقْبَلْ فَلْيَسْتَانِفْ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ مِنَ الثَّلٰثَةِ اِلٰى اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ اور جو شخص اکیس بار تک پہونچا اور اسکے واسطے جذب یعنی کشش ربانی اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ نہ کھلا تو اس کو اسکے اسم کی مشغولی واجب ہوئی اور تفرت اشغال دیگر سے لازم آئی تو چاہیئے کہ وہ معلوم کرے کہ اسکا عمل مقبول نہ ہوا تو بشروط مذکورہ اسکو پھر از سرنو تین سے شروع کرنا چاہیئے اکیس بار تک وَمِنْهُ الْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَاِنَّمَا اسْتَخْرَجَهٗ خَوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَاقِيْ اَوْ عَنْ يَّقْرُبُ مِنْهُ الزَّمَانِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور منجملہ ذکر کے اثبات مجرد ہے یعنی فقط اللہ کا لفظ ذکر کرے بدون نفی اور اثبات وغیرہ کے اور گویا کہ یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کے نزدیک نہ تھا

ذکر اثبات مجرد

اُسکو تو خواجہ محمد باقی نے یا اُنکے کسی قریب العصر نے نکالا ہی واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرد شریعت مین کہین ثابت نہین اسواسطے کہ ذات بحت کا تصور عوام کو ممکن نہین بلکہ شرع مین اسم ذات بعض صفات یا بعض محامد کے ساتھ یا بعض ادعیہ کے ساتھ وارد ہوا ہی سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ یَقُوْلُ النَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ اَفْیَدُ لِلسُّلُوْکِ فَالْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ اَفْیَدُ لِلْجَذْبِ مین نے اپنے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات کے سلوک کے واسطے مفید تر ہی اور اثبات مجرّد جذب اور کشش کے واسطے زیادہ تر مفید ہی وَصِفَتُہٗ اَنْ یُّخْرِجَ لَفْظَۃَ اللّٰہِ مِنْ سُرَّتِہٖ بِالتَّشْدِیْدِ التَّامِّ وَیَمُدَّھَا حَتّٰی یَصِلَ اِلٰی اُمِّ دِمَاغِہٖ مَعَ الْحَبْسِ وَالتَّدْرِیْجِ فِی الزِّیَادَۃِ حَتّٰی اَنَّ مِنْھُمْ مَنْ یَقُوْلُھَا فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَقَدْ رَاَیْتُ اِمْرَاَۃً مِنْ مُخْلِصَاتِ سَیِّدِی الْوَالِدِ تَقُوْلُھَا اَلْفَ مَرَّۃٍ فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ وَاَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ اَیْضًا اور طریقہ اثبات مجرد کا یہ ہی کہ اللہ کی لفظ کو اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے اور اُس کو کھینچے یہانتک کہ اُسکے دماغ کی چھلی تک پہونچے حبس دم کے ساتھ اور اندک اندک زیادہ کرتا جاوے یہانتک کہ بعضے نقشبندی ایکدم مین اسکو ہزار بار کہتے ہین اور البتہ مین نے ایک عورت کو جو مرشد کے مُریدون سے تھی دیکھا کہ اسم ذات کو ایکدم مین ہزار بار کہتی تھی اور اس سے اکثر بھی وَسَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَحْکِیْ عَنْ نَفْسِہٖ اَنَّہٗ کَانَ فِی الْبِدَایَۃِ یَقُوْلُ النَّفْیَ وَالْاِثْبَاتَ فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ مِائَتَیْ مَرَّۃٍ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور مین نے اپنے والد مرشد سے سنا اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتداء سلوک مین نفی اور اثبات کو ایکدم مین دو۲ سو بار کہتے تھے واللہ اعلم وَثَانِیْھَا الْمُرَاقَبَۃُ اور دوسرا طریقہ وصول الی اللہ کا مراقبہ ہی **ف** مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہیہ مین فرمایا کہ حقیقت مراقبہ بوجہیکہ شامل جمیع انواع آن باشد آنست کہ توجہ قوت دراکہ یا قبال تمام بسوے صفات حضرت حق نمودن یا بسوے حالت انفکاک[1] روح از جسد یا مثل آن تا آنکہ عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد و آنچہ محسوس نیست بمنزلہ محسوس نصب العین گردد

---

[1] انفکاک بمعنی جدا شدن ۱۲

صفحہ [illegible]

وصفتها ان يحبس النفس تحت السرة حبساً كثيراً ثم يتوجه بمجامع ادراكه الى المعنى المجرد البسيط الذي يتصوره كل احد عند ملاحظة اسم الله ولكن قل من يجرده عن الالفاظ فيجتهد هذا الطالب ان يجرد هذا المعنى عن الالفاظ ويتوجه اليه من غير مزاحمة الخطرات والتوجه الى الغير ومن الناس من لا يتيسر له هذا النحو من الادراك فمن المشائخ من يأمر مثل هذا بالدعاء وصفته ان لا يزال يدعو الله بقلبه يقول يا رب انت مقصودي قد تبرأت اليك عن كل ما سواك ونحو ذلك من مناجات ومنهم من يأمره بتخيل الخلاء المجرد والنور البسيط فيتدرج الطالب من هذا التخيل الى التوجه المذكور اور طریقہ مراقبے کا یہ ہے کہ دم کو بند کرے ناف کے نیچے تھوڑا سا پھر اپنے جمیع حواس مدرکہ سے متوجہ ہو معنی مجرد بسیط کی طرف جسکو ہر شخص اللہ کے نام لینے کے وقت تصور کرتا ہے ولیکن ایسے لوگ کمتر ہیں جو اس معنی بسیط کو لفظ سے خالی کر سکیں تو طالب کوشش کرے کہ اس معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اُسکی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور التفات ماسوی اللہ کے اور بعضے لوگوں سے اس قسم کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے سو بعضے مشائخ تو ایسے شخص کو اس طرح کی دعا بتاتے ہیں اور طریقہ اس دعا کا یہ ہے کہ ہمیشہ دل سے کہا کرے یوں کہے اے رب تو ہی میرا مقصود ہے میں بیزار ہوا تیری طرف تیرے ماسوا سے اور مانند اسکے کوئی اور مناجات کرے اور بعضے مشائخ شخص مذکور کو خلاء مجرد یا نور بسیط کے خیال کرنے کو فرماتے ہیں تو طالب اس تخیل سے توجہ مذکور کی طرف بتدریج پہنچ جاتا ہے مترجم کہتا ہے خلاء مجرد سے یہ مراد ہے کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع اجسام سے خالی تصور کرے اور نور بسیط سادہ روشنی سے عبارت ہے وثانيتها الرابطة بشيخه اور تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پہنچانا ہے اپنے مرشد کیساتھ **ف** مولانا نے فرمایا حق یہ ہے کہ سب راہوں سے یہ راہ زیادہ قریب تر ہے گاہے مرید میں قابلیت نہیں ہوتی تو اسکی مزید محبت سے مرشد اسمیں تصرف کرتا ہے مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سو اگر تم سے نہ ہو سکے تو اُن کے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہیں عارف باللہ شیخ عبدالرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ مشائخ طریقت کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ پہلے تو سامنا کرنا چاہیے کامل بیداری اور ہوشیاری سے جو ایک پرتو ہے تجلی ذاتی کے اظلال سے تاکہ تعلق کونین سے خلاصی حاصل

ہو جاوے سو اگر یہ نہ ہو سکے تو ان لوگون سے تعلق بہم پہونچانا چاہیے جو اس پرتو سے مشرف ہوئے ہین جو
اپنے نفوس اور علائق ماسوا سے نجات پا گئے ہین اور اس آیت قرآنی مین کونوا مع الصادقین
یعنے سچون کے ساتھ رہو ایک طرح کا اسمین اشارہ ہو رابطہ مرشد کا اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا
واصل ہو تو اُسکی توجہ سے اندک زمانہ مین وہ حاصل ہوتا ہی جو سالہا سال کی محنت مین حاصل نہین ہوتا
اور کیا خوب کہا ہی شعر آنکہ بہ تبریز یافت یک نظر از شمس دین ؛ طعنہ زند بر دو ہم سخرہ کند بر چلہ ؛
وشرطہا ان یکون الشیخ قوی التوجہ دائم الیاد داشت فاذا صحبہ
خلی نفسہ عن کل شیء الا محبتہ وینتظر لما یفیض منہ ویغمض عینیہ او
یفتحہما وینظر بین عینی الشیخ فاذا فاض شیء فلیتبعہ بمجامع قلبہ ولیحافظ
علیہ واذا غاب الشیخ عنہ یخیل صورتہ بین عینیہ بوصف المحبۃ والتعظیم
فیفید صورتہ ما تفید صحبتہ اور رابطہ مرشد کی شرط یہ ہی کہ مرشد قوی التوجہ ہو یاد داشت
کی مشق دائمی رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کے تصور اور
خیال سے خالی کر ڈالے سوا اُسکی محبت کے اور اسکا منتظر رہے جسکا اُسکی طرف سے فیض آوے
اور دونون آنکھیں بند کرلے یا انکو کھولدے اور مرشد کی دونون آنکھون کے بیچ مین تکی لگاوے
پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اُسکے پیچھے پڑ جاوے اپنے دل کی جمعیت سے اور چاہیے کہ اس فیض کی
محافظت کرے اور جب مرشد اُسکے پاس نہو تو اوسکی صورت کو اپنی دونون آنکھون کے درمیان
خیال کرتا رہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو اُسکی خیالی صورت وہ فائدہ دیگی جو اُسکی صحبت فائدہ
دیتی تھی **ف** مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط یہ ہی کہ واصل بمقام مشاہدہ ہو اور نورانی بہ تجلیات
ذاتیہ ہو جسکے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو بموجب اس حدیث صحیح کے ہم الذین اذا رؤوا ذکر
اللہ یعنے اولیاء اللہ وہ ہین جنکے دیکھنے سے خدا یاد پڑے اور جنکی صحبت فوائد صحبت کی مفید ہو بموجب
اس حدیث کے ہم جلساء اللہ کہ اولیاء اللہ جلیس ہین خدا کے اور بمقتضا اس حدیث متحد کے
ہم قوم لا یشقی جلیسہم یعنے اولیاء اللہ ایسی قوم ہی جنکا جلیس اور ہم صحبت بدبخت نہین ہوتا

مترجم کہتا ہی خواجۂ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے ولی کی علامت بتائی
اس قول مین رباعی با ہر کہ نشستی ونشد جمع دلت ٭ وز تو نرمید صحبت آب وگلت ٭ زنہار ز صحبتش
گریزان میباش ٭ ورنہ نکند روح عزیزان بحلت ٭ خلاصہ یہ ہی کہ جس شخص کی صحبت سے دنیا سرد ہو
اور ہر طرف سے دل ٹوٹ کر حضرت حق سے متعلق ہو جاوے تو اُسکی صحبت اور محبت اکسیر اعظم ہی
اور جب دنیا دل سے نہ منقطع ہوئی تو تضییع اوقات ہی اُسکی صحبت سے تنہائی بہتر ہی پس واجب ہی
کہ غلو عوام پر دھوکا نہ کھاوے ہر شیخ سے بیعت نہ کرے بلکہ طریقت کی بیعت اُس مرشد کامل مکمل
سے کرے جسکی ولایت کے علامات ظاہر اور باہر ہون مولوی روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا شعر
ای بسا ابلیس آدم روے ہست ٭ پس بہر دستی نشاید داد دست ٭ اعتقاد اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہی
لیکن افراط اور تفریط ہر امر مین معیوب ہی ایسی افراط بھی بہتر نہین جسمین صورت پرستی کی نوبت پہونچے
اور شریعت محمدیہ صلعم کی مخالفت ہو جاوے حق تعالی ہر امر مین صراط مستقیم پر قائم رکھے امین سَمِعْتُ
سَیِّدِی الْوَالِدَ یَقُوْلُ یَجِبُ عَلَی السَّالِکِ اِذَا کَانَ عَلٰی ھَیْئَۃٍ وَّحَصَلَ لَہٗ شَیْءٌ مِنْ ھٰذَا
الْمَعْنٰی اَنْ لَّا یُغَیِّرَ تِلْکَ الْھَیْئَۃَ فَاِنْ کَانَ قَائِمًا لَمْ یَقْعُدْ وَاِنْ کَانَ قَاعِدًا لَمْ یَقُمْ اور
والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے سالک پر واجب ہی کہ جب کسی شکل اور ہیئات پر ہو اور اُسکو
اس بات سے کوئی حال حاصل ہو اُس شکل کو نہ بدل ڈالے پس اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا
نہ ہو جاوے وَمِنَ الْمَشَائِخِ مَنْ یَّاْمُرُ بِتَخَیُّلِ الْقَلْبِ مَکْتُوْبًا عَلَیْہِ اِسْمُ اللّٰہِ بِالذَّھَبِ
اور بعضے وہ مشائخ ہین جو سالک کو بتاتے ہین دل مین اسم اللہ کو سونے سے لکھا ہوا خیال کرنے کا
سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ یَقُوْلُ اَمَرَنِیْ خَوَاجَہ ھَاشِمُ الْبُخَارِیُّ بِکِتَابَۃِ اِسْمِ الذَّاتِ
وَاَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِیْنَ فَاَکْثَرْتُ مِنْھَا وَاَخَذَتْ بِمَجَامِعِ قَلْبِیْ حَتّٰی اِنِّیْ کُنْتُ مَشْغُوْلًا بِکِتَابَۃِ
کِتَابٍ کَکَتَبْتُ اِسْمَ الذَّاتِ عَلٰی نَحْوٍ مِّنْ اَرْبَعَۃِ اَوْرَاقٍ وَمَا شَعَرْتُ اور والد مرشد سے مین نے
سنا فرماتے تھے مجکو خواجہ ہاشم بخاری نے اسم ذات کے لکھنے کو فرمایا اور مین دس برس کا تھا مین نے اسکے لکھنے
کی کثرت کی اور اسکی تحریر مین نے اپنے دل مین جالی یہانتک کہ ایک کتاب کے لکھنے مین مشغول تھا تو اسم ذات کو

میں بقدر چار ورقوں کے لکھا گیا اور مجھ کو کچھ خبر نہ ہوئی **ف** مولانا نے فرمایا کہ میں نے مصنف قدس سرہ
سے سنا کہ کتاب مذکور ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تھا شرح عقائد کے حاشیہ خیالی پر وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ
رَأَيْتُ خَوَاجَهْ خُرْد يَكْتُبُ بِإِبْهَامِهِ عَلَى أَصَابِعِهِ الْأَرْبَعِ شَيْئًا فِي مَجْلِسِهِ وَكَلَامِهِ وَشَأْنِهِ
كُلِّهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَتَبْتُ اِسْمَ الذَّاتِ فِي بِدَايَةِ أَمْرِي فَصَارَتْ دَيْدَنًا لَا أَسْتَطِيعُ الْانْقِلَاعَ
عَنْهَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ میں نے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی کو
دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چاروں انگلیوں پر کچھ لکھتے تھے اپنی نشست اور بات کرنے اور سب
کاموں میں تو میں نے اُنسے پوچھا تو فرمایا کہ میں نے اسم ذات ابتدائے سلوک میں لکھا تھا اور
اب مجھکو ایسی عادت ہوگئی ہے کہ میں اُسکے چھوڑنے پر قادر نہیں ہوں واللہ اعلم وَلِلنَّقْشَبَنْدِيَّةِ
كَلِمَاتٌ عَلَيْهَا بِنَاءُ طَرِيقَتِهِمْ بَعْضُهَا إِشَارَةٌ إِلَى هٰذِهِ الْأَشْغَالِ وَبَعْضُهَا عَلَى شُرُوطِ
تَأْثِيرِهَا فَلْنَذْكُرْهَا اور مشائخ نقشبندیہ کے چند اصطلاحات ہیں جنپر اُنکے طریقے کی بنا ہے بعضی اصطلاحوں
میں تو اُن ہی اشغال مذکورہ کی طرف اشارہ ہے اور بعضی اُنکی تاثیر کی شرطوں پر تو ہم کو اُنکا ذکر کرنا
چاہیے ہوش در دم نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن یاد کرد بازگشت
نگہداشت یادداشت فَهٰذِهِ هِيَ الْمَأْثُورَةُ عَنْ خَوَاجَهْ عَبْدِ الْخَالِقِ الْغُجْدَوَانِي وَبَعْدَهَا ثَلٰثَةٌ
مَأْثُورَةٌ عَنِ الْخَوَاجَهْ نَقْشَبَنْد وُقُوفٌ زَمَانِيٌّ وَوُقُوفٌ قَلْبِيٌّ وَوُقُوفٌ عَدَدِيٌّ (۱)
ہوش در دم (۲) نظر بر قدم (۳) سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن (۵) یاد کرد (۶) بازگشت
(۷) نگہداشت (۸) یادداشت۔ تو یہ آٹھ کلمات خواجہ عبد الخالق غجدوانی سے منقول ہیں
اور اُن کے بعد تین اصطلاحیں خواجہ نقشبند سے مروی ہیں (۱) وقوف زمانی (۲)
وقوف قلبی (۳) وقوف عددی اما ہوش در دم فَمَعْنَاهُ التَّيَقُّظُ فِي كُلِّ نَفَسٍ فَلَا يَزَالُ
مُتَيَقِّظًا مُتَفَحِّصًا عَنْ نَفْسِهِ فِي كُلِّ نَفَسٍ هَلْ هُوَ غَافِلٌ أَوْ ذَاكِرٌ وَهٰذَا طَرِيقُ التَّدْرِيجِ إِلَى
دَوَامِ الْحُضُورِ وَهٰذَا لِلْمُبْتَدِي فَإِذَا تَوَسَّطَ فِي السُّلُوكِ فَلْيَكُنْ مُتَفَحِّصًا عَنْ نَفْسِهِ فِي
كُلِّ طَائِفَةٍ مِنَ الزَّمَانِ مِثْلَ أَنْ يَتَأَمَّلَ بَعْدَ كُلِّ سَاعَةٍ هَلْ دَخَلَتْ عَلَيْهِ فِيهَا غَفْلَةٌ أَوْ لَا

فَإِنْ دَخَلَتْ غَفْلَةٌ اِسْتَغْفَرَ وَعَزَمَ عَلٰى تَرْكِهَا فِي الْمُسْتَقْبَلِ وَهٰكَذَا حَتّٰى يَصِلَ إِلَى الدَّوَامِ
وَيُسَمّٰى هٰذَا الْأَخِيْرُ بِوُقُوْفٍ زَمَانِيٍّ وَاسْتَخْرَجَهُ خَوَاجَهْ نَقْشَبَنْدْ لِمَا رَأٰى أَنَّ
التَّوَجُّهَ إِلٰى عِلْمِ الْعِلْمِ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ يُشَوِّشُ حَالَ الْمُتَوَسِّطِ فَإِنَّمَا اللَّائِقُ بِهِ
الْاِسْتِغْرَاقُ فِي التَّوَجُّهِ إِلَى اللهِ بِحَيْثُ لَا يُزَاحِمُهُ عِلْمُ هٰذَا التَّوَجُّهِ توہوش
در دم کے معنے ہوشیاری اور بیداری ہی ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ بیدار اور متجسس رہے
اپنی ذات سے ہر سانس میں کہ وہ غافل ہی یا ذاکر اور یہ طریقہ ہی تدریج دوام حضور کے
حاصل کرنے کا اور اس طرح کی ہوشیاری مبتدی کے واسطے مخصوص ہی پھر جب آگے بڑھے
اور سلوک کے درمیان میں آوے تو چاہیے کھوج کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑی مدت
میں اسطرح کہ تامل کرے ہر ساعت کے بعد کہ اس ساعت میں غفلت آئی یا نہیں سو اگر غفلت
آگئی ہو تو استغفار کرے اور آیندہ کو اُسکے چھوڑنے کا ارادہ کرے اسی طرح مدام تفحص کرتا
رہے یہانتک کہ دوام حضور کو پہونچ جائے اور یہ پچھلے طریق کی ہوشیاری مسمّی بوقوف زمانی
ہی اسکو خواجہ نقشبند نے استخراج کیا اسواسطے کہ اُنھوں نے معلوم کیا کہ متوجہ ہونا علم العلم
یعنے دانست کو دریافت کرنا ہر دم میں سالک متوسط کے حال کو پریشان کرتا ہی اُسکے مناسب
تو استغراق ہی توجہ الی اللہ میں اسطرح پر کہ اُسکو اپنے متوجہ ہونے کی دانست میں مزاحم حال نہو

ف مترجم کہتا ہی ہر دم کا محاسبہ عبارت ہی ہوش در دم سے سو یہ مبتدی کے مناسب ہی
نہ متوسط کے اور قدرے مدت کا محاسبہ جس کا نام وقوف زمانی ہی لائق بمرتبہ متوسط ہی مولانا
نے فرمایا کہ وقوف زمانی کو صوفیہ محاسبہ[۵۱] کہتے ہیں حدیث میں وارد ہی کہ ہوشیار وہ شخص ہی جسنے
اپنے نفس کو دابا اور مابعد موت کے واسطے عمل کیا اور امیر المومنین عمر فاروق نے خطبے میں
فرمایا کہ اپنی جانوں کا محاسبہ کرو قبل اسکے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور اُنکو وزن کرو قبل اسکے

۵۱؎ اصل سند محاسبے کی یہ آیۂ کریمہ ہی سورۂ حشر کی وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ اور یہ حدیث شریف بھی الکیس
من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسه وتمنى على الله ۱۲

کہ وزن کیے جاویں اور مستعد ہو جاؤ عرض اکبر کے واسطے یعنی خدا کا سامنا جو قیامت میں ہوگا
اُسدن تم سامنے کیے جاؤ گے تمھاری کوئی چیز نہ چھپ سکے گی اَمَّا نَظَر بَرقَدَم فَمَعْنَاهُ اِنَّ
السَّالِكَ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَنْظُرَ فِيْ حَالِ مَشْيِهِ اِلَّا اِلٰى قَدَمَيْهِ وَلَا فِيْ حَالِ قُعُوْدِهِ اِلَّا
بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِنَّ النَّظَرَ اِلَى النُّقُوْشِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالْاَلْوَانِ الْمُعْجِبَةِ يُفْسِدُ عَلَيْهِ حَالَهُ
وَيَمْنَعُهُ مِمَّا هُوَ بِسَبِيْلِهِ وَفِيْ حُكْمِهِ الْاِسْتِمَاعُ اِلٰى اَصْوَاتِ النَّاسِ وَاَحَادِيْثِهِمْ
سَمِعْتُ سَيِّدِيَ الْوَالِدَ يَقُوْلُ هٰذَا بِالنِّسْبَةِ اِلَى الْمُبْتَدِيْ اَمَّا الْمُنْتَهِيْ فَيَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ
يَتَاَمَّلَ فِيْ حَالِهِ عَلٰى قَدَمِ اَيِّ نَبِيٍّ هُوَ اِذْ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ مَنْ يَكُوْنُ عَلٰى قَدَمِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَلَهُ الْجَامِعِيَّةُ التَّامَّةُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ عَلٰى قَدَمِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ فَاِذَا عَرَفَ مَتْبُوْعَهُ فَلْتَكُنْ اَحْوَالُهُ وَوَاقِعَاتُهُ مُنَاسِبَةً بِوَاقِعَاتِ مَتْبُوْعِهِ وَاللّٰهُ
اَعْلَمُ اور نظر برقدم سے تو یہ مراد ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلنے پھرنے کیوقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالے
سوا اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت میں دیکھے مگر اپنے آگے اسواسطے کہ نقوش مختلفہ
کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگوں کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے اور اُس سے روکتا ہے جسکی
وہ طلب میں ہے اور حکم نظر میں ہے لوگوں کی آوازوں اور اُنکی باتوں کی طرف کان لگانا اپنے
والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ یہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا بہ نسبت مبتدی کے ہے اور منتہی پر تو واجب
ہے کہ تامل کرے اپنے حال میں کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہے اسواسطے کہ بعضے اولیا سید المرسلین محمد علیہ
الصلوٰۃ والسلام کے قدم پر ہوتے ہیں اور اُنکو پوری جامعیت کمالات کی حاصل ہوتی ہے اور بعض ولی
موسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے وعلی ہذا القیاس پھر جب منتہی اپنے پیشوا کو پہچان لے تو چاہیے
کہ اُسکے حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ مناسب ہوں واللہ اعلم
اَمَّا سَفَر دَر وَطَن فَمَعْنَاهُ الْاِنْتِقَالُ مِنَ الصِّفَاتِ الْبَشَرِيَّةِ الْخَسِيْسَةِ اِلَى الصِّفَاتِ
الْمَلَكِيَّةِ الْفَاضِلَةِ فَيَجِبُ عَلَى السَّالِكِ اَنْ يَتَفَحَّصَ عَنْ نَفْسِهِ هَلْ فِيْهِ بَقِيَّةُ حُبِّ الْخَلْقِ
فَاِذَا عَرَفَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ اسْتَأْنَفَ التَّوْبَةَ وَعَلِمَ اَنَّ ذٰلِكَ صَنَمُهُ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

یعنی نفیت عن قلبی الشیٔ الفلانی و اثبت حب اللہ مکانہ و ذالک لان عروق المحبۃ فی داخل القلب کثیرۃ خفیۃ لا یمکن ان تستخرج الا بالتفحص البالغ و یجب علیہ ان یتفحص ھل فی قلبہ حسد لاحد او حقد او اعتراض فلیکسرہ بحمد اومۃ ھذہ الکلمۃ اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل کرنا ہی صفات بشریہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف تو سالک پر واجب ہی کہ اپنے نفس کا متفحص رہے کہ آیا اسمیں کچھ حب خلق باقی ہی پھر جب اس کو جان جاوے تو سر نو سے توبہ کرے اور جانے کہ یہ میرا بت ہی اسواسطے کہ جو تجکو خدا سے باز رکھے وہ فی الواقع تیرا بت ہی پھر کہے لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ سے ارادہ کرے کہ مین نے فلانی چیز کی محبت کو نفی کو دیا اور الا اللہ سے قصد کرے کہ اللہ کی محبت مین نے اسکے مقام پر ثابت کر دی اور وجہ اسکی یہ ہی کہ غیر خدا کی محبت کی رگین دلکے اندر بہت چھپی ہوئی ہین انکا نکالنا ممکن نہین مگر کمال تفحص اور تلاش سے اور سالک پر واجب ہی کہ تلاش کرے کہ آیا اسکے دلمین کسی کا حسد یا کسی کا کینہ یا اعتراض موجود ہی تو اسکو توڑا کرے اس کلمے کی مداومت سے **ف** صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جسنے اللہ کی محبت کا خالص مزہ چکھا تو اسنے اسکو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب لوگون سے اسکو وحشی کر دیا اما خلوت در انجمن فمعناہ ان یشتغل بقلبہ بالحق فی الاحوال کلہا من الدرس والکلام والاکل والشرب والمشی فیجب ان یحصل السالک ملکۃ التوجہ الی الحق فی وقت الاشتغال بھذہ الاشغال قال خواجہ نقشبند والیہ الاشارۃ فی قولہ عز وجل رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ بل الحق ان التوسم بزی الفقراء و دوام التعلق باللہ یکون غالبا مظنۃ للریاء والسمعۃ فالاولی ان یکون الزی زی العلم والدیانۃ والاجتہاد فی الطاعات و یکون القلب مع الحق دائما قال الخواجہ علی الرامیتنی بالفارسیۃ

شعر از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش ۔ این چنین زیبا روش کم میبود اندر جہان ۔ اور خلوت در انجمن کا یہ مطلب ہی کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول ہے اپنے جمیع حالات

سفر در وطن

خلوت در انجمن

مین پڑھنے مین اور کلام کرنے اور کھانے اور پینے اور چلنے مین تو سالک کو واجب ہی کہ خدا کی طرف متوجہ رہنے کا ملکہ یعنی قوت راسخہ بہم پہونچاوے ان اشغال مذکورہ کی مشغولی کے وقت خواجہ نقشبندؒ نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ ہی حق تعالی کے قول مین کہ مرد وہ لوگ ہین جن کو سوداگری اور خرید و فروخت ذکر اللہ سے غافل نہین کرتی مترجم کہتا ہی دل بیار و دست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ ہی بلکہ حق یہ ہی کہ بلباس فقر انشان مند ہونا اور ہمیشہ بذکر متعلق خدا رہنا اسطرح پر کہ لوگون پر مخفی نہ رہے اسمین اکثر دکھانے اور سنانے کا مظنہ ہی تو بہتر یہ ہی کہ وضع اور لباس تو علم اور دیانت اور اجتہاد فی الطاعات والون کا سا ہو اور دل ہمیشہ حق جل شانہ کے ساتھ رہے چنانچہ خواجہ علی رامیتنیؒ نے یہی مضمون فارسی کی بیت مین ادا کیا یعنی اندر سے آشنا رہ اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی پیاری چال کمتر ہی جہان مین **ف مترجم** کہتا ہی مصنف حقانی نے حق فرمایا کہ اس زمانے مین دفع ریاکاری کیواسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہین یا خدا کے واسطے کہ علما کی وضع اور لباس اختیار کرے اور باحق رہے اکثر عوام کو اُسکے ساتھ عقیدت ہوگی یہی گمان کرینگے کہ یہ ملا ہین کتاب کے کیڑے انکو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف لباس فقرا کے یا مطلق ترک لباس کے

حکایت ایک شخص نے خواجہ نقشبندؒ سے پوچھا کہ کاروبار کی عین مشغولی مین توجہ الی اللہ رکھنا اور غافل نہونا کیونکر متصور ہوا ور اُسپر کیا دلیل ہی خواجہ علیہ الرحمۃ نے اس آیت سے استدلال کیا کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ واما یاد کرد فمعناہُ ذِکْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی اِمَّا بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ اَوْ بِالْاِثْبَاتِ الْمُجَرَّدِ كَمَا مَرَّ تَفْصِيْلُهٗ اور یاد کرد سے مراد ذکر اللہ ہی یا بہ نفی و اثبات یا باثبات مجرد چنانچہ اس کی تفصیل مذکور ہو چکی **ف** یاد کرد سے مراد یہ ہی کہ ہمیشہ اُس ذکر کو تکرار کرتا رہے جس کو مرشد سے سیکھا ہی یہانتک کہ حق جل شانہ کی حضوری حاصل ہو جاوے خواجہ نقشبند قدس سرہٗ نے فرمایا کہ مقصود ذکر سے یہ ہی کہ دل ہمیشہ حضرت حق کے ساتھ حاضر رہے بوصف محبت اور تعظیم کے سوا اسطے کہ ذکر یعنی یاد دفع غفلت کا نام ہی کذا

فی الحاشیۃ الخزینیۃ وَاَمَّا بازگشت فَمَعْنَاہُ اَنْ یَّرْجِعَ بَعْدَ کُلِّ طَائِفَۃٍ مِّنَ الذِّکْرِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
اَوْ خَمْسَ مَرَّاتٍ اِلَی الْمُنَاجَاۃِ فَیَدْعُو اللہَ عَزَّوَجَلَّ بِمَجَامِعِ ہِمَّتِہٖ یَارَبِّ اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ
تَرَکْتُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ لَکَ اَتْمِمْ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ وَارْزُقْنِیْ وُصُوْلَکَ التَّامَّ سَمِعْتُ سَیِّدِیْ الْوَالِدَ
قُدِّسَ سِرُّہٗ یَقُوْلُ ھٰذَا شَرْطٌ عَظِیْمٌ فِی الذِّکْرِ فَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَّغْفُلَ السَّالِکُ عَنْہُ فَاِنَّا لَمْ
نَجِدْ مَا وَجَدْنَا اِلَّا بِبَرَکَۃِ ھٰذَا اور بازگشت یعنی رجوع کرنا اور پھرنا اُس سے عبارت ہو کہ قدرے
ذکر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے سو یوں دعا کرے اللہ عزوجل سے
بحضور دل کہ اے میرے رب تو ہی میرا مقصود ہے مین نے دنیا اور آخرت کو چھوڑا تیرے ہی واسطے
اپنی نعمت کو مجھپر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجکو نصیب فرما والد مرشد قدس سرہ سے مین نے سنا
فرماتے تھے کہ یہ شرط عظیم ہے ذکر مین تو لائق نہین کہ سالک اس سے غافل ہو اسواسطے کہ جو ہمنے پایا
اسی کی برکت سے پایا **ف** مولانا نے فرمایا کہ ذاکر جب کلمہ طیبہ کو دلسے کہے تو اُس کے بعد اسی
طرح کہے الٰہی تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری رضا میرا مطلوب ہے یعنی اس ذکر سے تو ہی مقصود ہے
اسواسطے کہ یہ کلمہ ہر خاطر نیک اور بد کا نافی ہے تو دم بدم اخلاص تازہ کر کے ذکر کو خالص کرنا چاہیے
تا باطن ماسواے حق سے صاف ہو جاوے اور اگر ذاکر ایسا اخلاص نہ پاوے تو دعاے مذکور
بطریق تقلید مرشد کیا کرے تو مرشد کی برکت سے اسکو انشاء اللہ تعالی اخلاص حاصل ہو جائیگا
اور بازگشت اخلاص حاصل کرنا اسواسطے ذکر مین شرط عظیم ٹھہرا کہ ذاکر کے دل مین وسوسہ
آتا ہے سرور خاطر سے تو اسپر مغرور ہو جاتا ہے اور اُسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہے حالانکہ اُسکے حق
مین یہ زہر سے زیادہ مضر ہے وَاَمَّا نگاہداشت فَھُوَ عِبَارَۃٌ عَنْ طَرْدِ الْخَطَرَاتِ وَاَحَادِیْثِ
النَّفْسِ فَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ السَّالِکُ مُتَیَقِّظًا فَلَا یَدَعُ خَطْرَۃً تَخْطُرُ فِیْ قَلْبِہٖ قَالَ خُوَاجَہ
نقشبند یَنْبَغِیْ اَنْ یَّصُدَّھَا السَّالِکُ فِیْ اَوَّلِ مَا یَظْھَرُ لِاَنَّھَا اِذَا ظَھَرَتْ مَالَتْ اِلَیْھَا
النَّفْسُ وَاَثَّرَتْ بِھَا فَیَعْسُرُ زَوَالُھَا فَھٰذَا طَرِیْقُ تَحْصِیْلِ مَلَکَۃِ خُلُوِّ لَوْحِ الذِّھْنِ عَنْ
خُطُوْرِ الْخَطَرَاتِ وَاَحَادِیْثِ النَّفْسِ اور نگاہداشت تو عبارت ہے خطرات اور احادیث

نفس کے باہر نکلنے اور دور کرنے سے تو سالک کو لائق ہو کہ بیدار اور ہوشیار رہے سو کسی خیال
اور خطرے کو اپنے دل مین نہ چھوڑے کہ خطور کر سکے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک
کو لائق ہو کہ خطرے کو اسکے ابتدائے ظہور مین روک دے اسواسطے کہ جب ظاہر ہو چکیگا تو نفس
اُسکی طرف مائل ہوجاویگا اور وہ نفس مین اثر کریگا پھر اُسکا دور کرنا مشکل ہوگا تو یہ یعنی نگاہداشت
طریقہ ہو حاصل کرنے ملکۂ خلو تختۂ ذہن کا خطرات اور وساوس کے خطور کرنے سے **ف**
مولانا نے فرمایا کہ خطرے کو ساعت دو ساعت بھی دلمین رکھنا نہ چاہیے بزرگون کے نزدیک
یہ امر مہم ہو اور اولیاے کاملین کو یہ دولت تا زمان دراز حاصل رہتی ہو وَاَمَّا یاد داشت فَعِبَارَۃٌ

یادداشت

عَنِ التَّوَجُّہِ الصِّرْفِ الْمُجَرَّدِ عَنِ الْاَلْفَاظِ وَالتَّخَیُّلَاتِ اِلٰی حَقِیْقَۃِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَالْحَقُّ
اَنَّہٗ لَا یَسْتَقِیْمُ اِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ التَّامِّ وَالْبَقَاءِ السَّابِغِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور یادداشت
تو عبارت ہو توجہ صرف سے جو خالی ہو الفاظ اور تخیلات سے واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور
حق بات یہ ہو کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل نہین ہوتا مگر فناے تام اور بقاے کامل
کے بعد واللہ اعلم خلاصہ یہ کہ یاد داشت ذات مقدس کے دھیان کا نام ہو جو بلا ذریعے
الفاظ اور تخیلات کے ہو یہ دولت منتہیان ولایت کو البتہ حاصل ہوتی ہو جَعَلَنَا اللّٰہُ مِنْھُمْ
بِرَحْمَتِہِ الْوَسِیْعَۃِ اٰمِیْنَ وَاَمَّا وُقُوْفٌ زَمَانِیٌّ فَقَدْ ذَکَرْنَا تَفْسِیْرَہٗ اور وقوف زمانی

وقوف زمانی

کی تفسیر کو تو ہم نے ہوش در دم کی تفسیر مین بیان کیا یعنی بعد ہر ساعت کے تامل کرنا
کہ غفلت آئی یا نہین درصورت غفلت استغفار کرنا اور آئندہ کو اُسکے ترک پر ہمت باندھنا
وَاَمَّا وُقُوْفٌ عَدَدِیٌّ فَھُوَ الْمُحَافَظَۃُ عَلٰی عَدَدِ الْوِتْرِ وَقَدْ مَرَّ بَیَانُہٗ اور وقوف عددی

وقوف عددی

تو عدد طاق کی محافظت کرنے کا نام ہو اور اُسکا بیان ہو چکا یعنی ذکر کو طاق ذکر کرنا جفت
وَاَمَّا وُقُوْفٌ قَلْبِیٌّ فَمَعْنَاہُ التَّوَجُّہُ اِلَی الْقَلْبِ الَّذِیْ ھُوَ مُوْدَعٌ اِلَی الْجَانِبِ الْاَیْسَرِ تَحْتَ

وقوف قلبی

الثَّدْیِ وَالْحِکْمَۃُ فِیْ ھٰذَا التَّوَجُّہِ کَالْحِکْمَۃِ فِیْ مُرَاعَاتِ الضَّرَبَاتِ عِنْدَ الْجَلِیْلَۃِ
اور وقوف قلبی عبارت ہو اُس قلب کی طرف جو بائین طرف چھاتی کے نیچے موضوع ہے

اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہے جیسے ضربات کی رعایت مین حکمت ہے مشائخ قادریہ کے نزدیک
یعنی تا اپنے غیر کے سوا توجہ نہ باقی رہے اور خطرات بیرونی کا دل مین دخل ہونا بتدریج خدا
ہی مین توجہ منحصر ہو جاوے **ف** مولانا نے فرمایا توجہ دلی اسطرح پر ہو کہ اسپر واقف رہے
اثنائے ذکر مین اور دل کو ذکر حق سے مشغول کرلے اور اُسکو ذکر اور اُسکے مفہوم سے مہمل اور بیکار
نہ چھوڑے خواجہ نقشبند نے حبس نفس اور رعایت عدد کو ذکر مین لازم نہین فرمایا اور وقوف
قلبی تو اُنکے نزدیک اثنائے ذکر مین لازم ہے چنانچہ رابطہ مرشد اور مراقبات لازم ہین بلکہ
مقصود ذکر سے دفع غفلت ہے اور یہ حاصل نہین ہوتا بدون وقوف قلبی کے اور کیا خوب
کسی نے کہا ہے **شعر** علے بیض قلبک کن کانک طائر ٭ فمن ذلک الاحوال فیک تولد
یعنے اپنے دل کے انڈے پر پرندے کی طرح ہو جا اسواسطے کہ اس لزوم سے تجھ مین حالات عجیبہ
پیدا ہونگے وللنقشبندیۃ تصرفات عجیبۃ من جمیع الھمۃ علی مراد سیکون علی
وفق الھمۃ والتاثیر فی الطالب ودفع المرض عن المریض وافاضۃ التوبۃ علی العاصی والتصرف
فی قلوب الناس حتی یحبوا ولیعظموا او فی مدارکھم حتی یتمثل فیھا واقعات عظیمۃ
والاطلاع علی نسبۃ اھل اللہ ومن الاحیاء واھل القبور والاشراف علی خواطر
الناس وما یختلج فی الصدور وکشف الوقائع المستقبلۃ ودفع البلیۃ النازلۃ
وغیرھا ونحن ننبھک علی نموذج منھا اور نقشبندیون کے عجائب تصرفات مین ہمت
باندھنا کسی مراد پر پس ہوتی ہے وہ مراد ہمت کے موافق اور طالب مین تاثیر کرنا اور بیماری
کو مریض سے دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگون کے دلون مین تصرف
کرنا تاکہ وہ محبوب اور معظم ہو جاوین یا اُنکے خیالات مین تصرف کرنا تا ان مین واقعات
عظیمہ متمثل ہون اور آگاہ ہو جانا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہون یا اہل قبور اور لوگون کے
خطرات قلبی پر اور جو اُن کے سینون مین خلجان کر رہا ہے اُس پر مطلع ہونا اور وقائع
آئندہ کا مکشوف ہونا اور بلائے نازل کو دفع کر دینا اور سوا اسکے اور بھی تصرفات ہین

اور ہم تجھ کو اس کتاب کے دیکھنے والے اُنمیں سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہیں فیض الہی ہونے کے اَمَّا هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتُ عِنْدَ کُبَرَائِهِمْ اَصْحَابِ الْفَنَاءِ فِي اللّٰهِ وَالْبَقَاءِ بِهٖ فَلَهَا شَأْنٌ عَظِيْمٌ وَاَمَّا عِنْدَ سَائِرِهِمْ فَالتَّاثِيْرُ فِي الطَّالِبِ اَنْ يَّتَوَجَّهَ الشَّيْخُ اِلٰى نَفْسِهِ النَّاطِقَةِ وَيُصَادِمَهَا بِالْهِمَّةِ التَّامَّةِ الْقَوِيَّةِ ثُمَّ يَسْتَغْرِقَ فِي نِسْبَتِهٖ بِالْجَمْعِيَّةِ وَهٰذَا بَعْدَ اَنْ تَكُوْنَ نَفْسُ الشَّيْخِ حَامِلَةً لِّنِسْبَةٍ مِّنْ نِّسَبِ الْقَوْمِ وَكَانَتْ مَلَكَةً رَّاسِخَةً فِيْهَا فَتَنْتَقِلُ نِسْبَتُهَا اِلَى الطَّالِبِ عَلٰى حَسَبِ اسْتِعْدَادِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّشُوْبُ بِهٰذَا التَّوَجُّهِ الذِّكْرَ وَالضَّرْبَ عَلٰى قَلْبِ الطَّالِبِ وَاِذَا غَابَ الطَّالِبُ فَاِنَّهُمْ يَتَخَيَّلُوْنَ صُوْرَتَهٗ وَيَتَوَجَّهُوْنَ اِلَيْهَا اور اس قسم کے تصرفات کاملین نقشبندیوں کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے لوگ ہیں تو اُن کی اور ہی شان عظیم ہے اور اکابر کے سوا باقی متوسطین کے نزدیک طالب میں اثر کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ مرشد طالب کے نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنی پوری قوی ہمت سے ٹکرائے پھر ڈوب جائے اپنی نسبت میں جمعیت خاطر سے اور یہ تصرف اُسکے بعد ہوگا کہ نفس مرشد کسی نسبت کا حاصل ہو ان بزرگوں کی نسبتوں میں سے اور اُس نسبت کا اُسکو ملکہ راسخہ ہو کہ ہر دم اُسکے قابو میں ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی اُسکی لیاقت اور استعداد کے موافق اور بعضے نقشبندی اس توجہ کیساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی ملا دیتے ہیں اور جب کہ طالب غائب ہو تو اُسکی صورت کو خیال کرتے ہیں اور اُسکی طرف متوجہ ہوتے ہیں یعنے غائب کو توجہ دیتے ہیں اُسکی صورت کو خیال کر کے وَاَمَّا الْهِمَّةُ فَعِبَارَةٌ عَنْ اِجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ وَتَاَكُّدِ الْعَزِيْمَةِ بِصُوْرَةِ التَّمَنِّيْ وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي الْقَلْبِ خَاطِرٌ سِوٰى هٰذَا الْمُرَادِ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ اَثِقُ بِهٖ اَنَّ مِنَ الشُّيُوْخِ مَنْ يَّشْتَغِلُ بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَيَعْنِيْ بِهٖ لَا رَادَّ بِهٰذِهِ الْاٰفَةِ اَوْ لَا رَازِقَ اَوْ مَا اَبْنَاسِبُ هٰذَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّهُ الْفَاعِلُ لِهٰذَا الْفِعْلِ اور ہمت تو عبارت ہے اجتماع خاطر

حقیقت ہمت

اور قصد کے مضبوط ہوجانے سے بصورت آرزو اور طلب کے اس طرح پر کہ دل میں کوئی خطرہ
نہ سماوے سوا اس مراد کے جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے اور مجھ کو خبر دی اس نے
جس پہ مجھ کو اعتماد ہے کہ بعضے شیوخ نفی اور اثبات میں مشغول ہوتے ہیں اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
سے یہ ارادہ کرتے ہیں کہ کوئی اس آفت کا ٹالنے والا نہیں اور کوئی روزی دینے والا نہیں
یا اُسکے مناسب جو مدعا ہو سوائے اللہ کے **ف** مولانا نے فرمایا مخبر موثوق سے مراد آخوند
محمد دلیل ہیں اور بعضے مشائخ سے مجددی مشائخ مراد ہیں وَاَمَّا دَفْعُ الْمَرَضِ فَعِبَارَۃٌ عَنْ
اَنْ يَّتَخَيَّلَ نَفْسَهُ الْمَرِيْضَ وَاَنَّ بِهٖ هٰذَا الْمَرَضَ وَيَجْمَعُ الْهِمَّةَ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِيْ
قَلْبِهٖ خَطْرَةٌ دُوْنَ هٰذَا فَاِنَّ الْمَرَضَ يَنْتَقِلُ اِلَيْهِ وَهٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللّٰهِ
فِيْ خَلِيْقَتِهٖ اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت ہے کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار
خیال کرے اور یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ میں ہے اور ہمت کو جمع کرے اس طرح پر کہ اس کے
دل میں کوئی خطرہ نہ آوے سوائے اس تصور کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف منتقل
ہوجاوے گی اور یہ امر عجائبات قدرت اور صنعت ایزدی سے ہے اُسکے خلق میں **ف** مولانا نے
فرمایا کہ سلب مرض کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ جب کوئی شخص بیمار ہوجاوے یا کوئی گناہ
میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف متوجہ
بخشوع دل ہو اور زبان سے یہی کہے یَا مَنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ
السُّوْءَ اور اسی مناجات اور تضرع کے درمیان میں کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلاے
معصیت زائل ہوجاوے اور دوسرا طریقہ وہ ہے جو مصنف قدس سرہٗ نے ارشاد کیا
وَاَمَّا اِفَاضَةُ التَّوْبَةِ فَصُوْرَتُهٗ اَنْ يَّتَخَيَّلَ نَفْسَهٗ ذَالِكَ الْعَاصِيَ بَعْدَ اَنْ اَثَّرَ فِيْهِ
نَوْعَ تَاْثِيْرٍ كَاَنَّ نَفْسَهٗ اَفَاضَتْ اِلٰى نَفْسِهٖ وَوَقَعَ بَيْنَ النَّفْسَيْنِ اِتِّصَالٌ مَّا ثُمَّ
يَسْتَانِفُ فَيَنْدَمُ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فَاِنَّ ذَالِكَ الْعَاصِيَ يَتُوْبُ عَنْ قَرِيْبٍ اور افاضہ توبہ
کی صورت یہ ہے کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اسکے کچھ اس میں تاثیر کرے

سلب مرض

افاضہ توبہ

اسطرح پر کہ گویا اسکی ذات سے اسکی ذات مل گئی اور دونوں ذاتوں میں اتصال ہوگیا پھر ازسرنو شروع کرے سو اس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہو اور حق تعالیٰ سے استغفار کرے تو وہ عاصی جلد توبہ کرے گا وَالتَّصَرُّفُ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ حَتّٰی یُحِبُّوْا اَوْفِیْ مَدَارِکِهِمْ حَتّٰی یَتَمَثَّلَ بِهَا الْوَاقِعَاتُ صُوْرَتُهٗ اَنْ یُّصَادِمَ نَفْسَ الطَّالِبِ بِقُوَّةِ الْهِمَّةِ وَیَجْعَلُهَا مُتَّصِلَةً بِنَفْسِهٖ ثُمَّ یَتَخَیَّلُ صُوْرَةَ الْمَحَبَّةِ اَوِ الْوَاقِعَةِ وَیَتَوَجَّهُ اِلَیْهَا بِمَجَامِعِ قَلْبِهٖ فَاِنَّ الْمُتَوَجَّهَ اِلَیْهِ یَتَاَثَّرُ وَیَظْهَرُ فِیْهِ الْحُبُّ وَیَتَمَثَّلُ لَهُ الْوَاقِعَةُ اور تصرف کرنا لوگوں کے دل میں تا اُن میں محبت آجاوے یا اُنکے محل ادراک میں تصرف کرنا تا اُنمیں واقعات متمثل ہو جاویں اس کا طریقہ یہ ہے کہ بقوت ہمت طالب کے نفس سے بھڑ جاوے اور اسکو اپنے نفس سے متصل لے پھر محبت یا واقعے کی صورت کو خیال کرے اور اُن کی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت سے تو اُسمیں اثر ہوگا جس کی طرف متوجہ ہوا اور اُسمیں محبت ظاہر ہو جاوے گی اور واقعہ اُسکے ذہن میں صورت پکڑ جاوے گا وَاَمَّا الْاِطِّلَاعُ عَلٰی نِسْبَةِ اَهْلِ اللّٰهِ فَطَرِیْقَةٌ اَنْ یَّجْلِسَ بَیْنَ یَدَیْهِ اِنْ کَانَ حَیًّا اَوْ عِنْدَ قَبْرِهٖ اِنْ کَانَ مَیِّتًا وَیُفَرِّغُ نَفْسَهٗ عَنْ کُلِّ نِسْبَةٍ وَیُفْضِیْ بِرُوْحِهٖ اِلٰی رُوْحِ هٰذَا الشَّخْصِ زَمَانًا حَتّٰی یَتَّصِلَ بِهَا وَیَخْتَلِطَ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی نَفْسِهٖ فَکُلُّ مَا وَجَدَ فِیْهَا مِنَ الْکَیْفِیَّةِ فَهُوَ نِسْبَةُ هٰذَا الشَّخْصِ لَا مُحَالَةَ اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع ہونے کا یہ طریقہ ہے کہ اُس کے سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اُس کی قبر کے پاس بیٹھے اگر وہ مردہ ہو اور اپنی ذات کو ہر نسبت سے خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو اُس کی روح تک پہونچاوے چند ساعت یہانتک کہ اُسکی روح سے متصل ہو اور ملجاوے پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس میں پاوے تو البتہ وہی اُس شخص کی نسبت ہے وَاَمَّا الْاِشْرَافُ عَلَی الْخَوَاطِرِ فَطَرِیْقَةٌ اَنْ یُّفَرِّغَ نَفْسَهٗ عَنْ کُلِّ حَدِیْثٍ وَّخَاطِرٍ وَّیُفْضِیْ بِنَفْسِهٖ اِلٰی نَفْسِ هٰذَا الشَّخْصِ فَاِنْ اَخْتَلَجَ فِیْ نَفْسِهٖ حَدِیْثٌ مِّنْ قَبِیْلِ الْاِنْعِکَاسِ فَهُوَ خَاطِرُهٗ اور اشراف خواطر یعنی دل کی باتوں کے

دریافت کرینگا یہ طریقہ ہیکہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی کرے اور اسے اپنے نفس کو
اُس شخص کے نفس تک پہونچاوے پھر اگر اُسکے دل مین کچھ کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق
پرتو پڑنے کے تو وہی بات اُسکے دل کی ہی وَاَمَّا کَشْفُ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبَلَۃِ فَطَرِیْقُہٗ اَنْ
یُفَرِّغَ نَفْسَہٗ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا اِنْتِظَارَ مَعْرِفَۃِ ھٰذِہِ الْوَاقِعَۃِ فَاِذَا انْقَطَعَ عَنْہُ کُلُّ
حَدِیْثٍ وَّکَانَ الْاِنْتِظَارُ کَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ جَعَلَ یَرْبُوْ بِنَفْسِہٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ
اِلَی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اَوِ السَّافِلِ بِقَدْرِ اِسْتِعْدَادِہٖ وَیَتَجَرَّدُ اِلَیْھِمْ فَاِنَّہٗ عَنْ قَرِیْبٍ
یَنْکَشِفُ عَلَیْہِ الْاَمْرُ بِھَتْفِ ھَاتِفٍ اَوْ رُؤْیَۃِ وَاقِعَۃٍ فِی الْیَقْظَۃِ اَوْ رُؤْیَا فِی الْمَنَامِ

طریقہ کشف وقائع آیندہ

اور وقائع آیندہ کے کشف کا طریقہ یہ ہیکہ اپنے دلکو خالی کرے ہر چیز سے سوائے اس واقعے
کے دریافت کے انتظار کے پھر جب اُسکے دل سے ہر خطرہ منقطع ہو جاوے اور انتظار اُس مرتبہ
پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہی اپنی روح کو ساعت بساعت ملاءِ اعلیٰ یا اسفل کی
طرف بلند کرنا شروع کرے بقدر اپنی استعداد کے اور اُن ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو
جلد اُسپر حال کھل جاویگا خواہ ہاتف کی آواز سے یا جاگتے مین اس واقعے کو دیکھکر یا خواب مین

ف ملاءِ اعلیٰ ملائکہ کروبین کو کہتے ہین جو مقربین بارگاہ صمدیت ہین اور محل اسرار قضا و قدر
ہین اور ملاء سافل وہ وہ فرشتے ہین جو مراتب مین اُنسے نیچے ہین وَاَمَّا دَفْعُ الْبَلِیَّۃِ النَّازِلَۃِ فَطَرِیْقُہٗ
اَنْ یَتَخَیَّلَ تِلْکَ الْبَلِیَّۃَ بِصُوَرِھَا الْمِثَالِیَّۃِ وَیَتَخَیَّلَ مُصَادَمَتَھَا وَدَفْعَھَا بِقُوَّۃٍ ثُمَّ یَجْمَعُ ھِمَّتَہٗ
عَلٰی ذٰلِکَ وَیَرْبُوْ بِنَفْسِہٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلٰی حَیِّزِ الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اَوِ السَّافِلِ وَیَتَجَرَّدُ
اِلَیْھِمْ فَاِنَّھَا عَنْ قَرِیْبٍ تَنْدَفِعُ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

طریقہ دفع بلا

اور بلاے نازلہ کے دفع کرنے کا یہ طریقہ ہیکہ
اس بلا کو اُس کی صورت مثال کے ساتھ خیال کرے اور اُس کی مصادمت اور دفع کرنے کو
بقوت تمام خیال کرے پھر اپنی ہمت کو اُسپر مجتمع کرے اور اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء
اعلیٰ یا ملاء سافل کے مکان کی طرف بلند کرے اور اُن ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو
عنقریب وہ دفع ہو جاویگی واللہ اعلم وَشَرْطُ ھٰذِہِ التَّصَرُّفَاتِ وَمَا یَجْرِیْ مَجْرَاھَا اِتِّصَالُ

نفس المؤثر بنفس المؤثر فیہ والالمام بھا والانضاء الیھا واصحاب التجرید من غواشی البدن یعرفون ھذا الاتصال ویقدرون علی تحصیلہ واللہ اعلم وھذا الذی ذکرناہ من الاشغال ھو الذی کان یختارہ سیدی الوالد قدس سرہ اور ایسے تصرفات کی شرط اور جو اُن کے قائم مقام ہین متصل کرنا ہی اثر دینے والے کے نفس کو اُس کے نفس سے جس مین تاثیر کرنا منظور ہی اور ملا دینا اُس کے ساتھ اور اُس تک پہونچا دینا اور جو لوگ کہ بدن کے حجابون سے پاک ہو گئے ہین وہ اس اتصال کو پہچانتے ہین اور اُسکے وصل کرنے پر قادر ہین واللہ اعلم اور یہ جو اشغال ہمنے مذکور کیے وہ ہین جنکو ہمارے والد مرشد پسند کرتے تھے وللشیخ احمد السھرندی اشغال اخری فلنذکرھا بالاجمال اعلم ان اللہ تعالی خلق فی الانسان ست لطائف ھی حقائق مفردۃ مجیا لیا کما ھو ظاھر کلام الشیخ واتباعہ او جھات واعتبارات للنفس الناطقۃ فھی تسمی باعتبار قلبا وباعتبار اٰخر روحا الی غیر ذالک وھو الذی اختارہ سیدی الوالد وصور لی صورھا فرسم دائرۃ وقال ھی القلب ثم دائرۃ اخری فی ھذہ الدائرۃ فقال ھی الروح الی ان رسم الدائرۃ السادسۃ وقال ھی انا وسمعتہ یقول بعضھا فی البعض ویستدل علی ذالک بالحدیث الدائر علی السنۃ الصوفیۃ ان فی جسد ابن اٰدم قلبا وفی القلب روحا الی اٰخرہ ولم احفظ لفظہ اور شیخ احمد مجدد الف ثانی رح کے طریقے ہین اور اشغال ہین تو چاہیے کہ ہم اُن کو مجمل ذکر کرین معلوم کر کہ حق تعالی نے انسان مین چھ لطیفے پیدا کیے ہین جن کے حقائق جدا جدا ہین بذات خود چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہی شیخ موصوف رح کے اور اُنکے تابعین رح کے کلام سے یا لطائف ستہ جہات اور اعتبارات ہین نفس ناطقہ کے تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار سے مسمی بقلب ہی اور دوسرے اعتبار سے اُس کا روح نام ہی وعلی ہذا القیاس باقی لطائف اور یہی قول ہمارے والد مرشد کا مختار ہی اور مجکو اُن لطائف کی صورت بتا دی تو اول ایک دائرہ یعنی کنڈل

لطائف ستہ

اشغال طریقہ مجددیہ

بنایا اور کہا کہ یہ دل ہے پھر اُس دائرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا کہ یہ روح ہے یہانتک
کہ چھٹا دائرہ لکھا اور کہا کہ یہ میں ہوں یعنے حقیقت انسانی جس کو آدمی عربی میں انا تعبیر
کرتا اور فارسی میں مَن اور ہندی میں مَیں بولتا ہے اور میں نے والد سے سنا فرماتے تھے کہ بعض
لطائف بعض کے اندر ہیں اور اس مدعا پر اُس حدیث سے استدلال کرتے تھے جو صوفیوں کی
زبان پر دائر اور مشہور ہے کہ مقر ابن آدم کے جسم میں دل ہے اور دل میں روح ہے تا آخر لطائف
ستہ اور مجکو اس حدیث کے الفاظ محفوظ نہیں **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث
کے نزدیک کچھ اصل ثابت نہیں وبالجملۃ فغرضُ الشیخ احمد السھرندی انّ کلّ لطیفۃ
من تلک اللطائف لہ ارتباط لبعضٍ من الجسد فالقلب تحت الثدی الایسر باصبعین
والروح تحت الثدی الایمن بحذاء القلب والسرّ فوق الثدی الایمن مائلا الی وسط
الصدر والخفی فوق الثدی الایسر مائلا الی الوسط والاخفی فوق الخفی والسرّ فی
الوسط والنفس فی البطن الاول من الدماغ وفی کلّ من ہذہ الاعضاء حرکۃ نبضیۃ
فالشیخ یامر بمحافظۃ تلک الحرکۃ وتخیلہا ذکر اسم الذات ثم یامر بالنفی والاثبات
مادّا اللفظۃ لا علی اللطائف کلہا وضاربا للفظۃ الا اللہ علی القلب واللہ اعلم
اور خلاصہ یہ کہ شیخ احمد سہرندی کی غرض یہ ہے کہ ان لطائف میں سے ہر لطیفے کو تعلق اور ارتباط ہے
بدن کے بعض اعضا سے تو قلب کا تعلق بائیں چھاتی کے نیچے دو انگل پر ہے اور روح کا ارتباط داہنی
چھاتی کے نیچے بمقابلہ دل ہے اور سرّ کا تعلق داہنی چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف جھکتے ہوے
اور خفی بائیں چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف مائل ہے اور اخفی کا مقام خفی کے اوپر ہے اور سر وسط میں
ہے اور نفس کا مقام دماغ کے بطن اول میں ہے اور ہر ایک عضو میں اعضاے مذکورہ سے نبض کے مانند
حرکت ہے تو شیخ ممدوح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اسم ذات خیال کرنیکا امر فرماتے
ہیں پھر نفی اور اثبات کا امر کرتے ہیں لا کی لفظ پھیلاتے ہوئے جمیع لطائف مذکورہ
پر اور الا اللہ کے لفظ کو دل پر ضرب لگا کر واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ شیخ مجدد کے

تابعین کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ ہر لطیفے کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہے تو قلب کا نور
زرد ہے اور روح کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور خفی کا نور سیاہ ہے اور اخفی کا نور
سبز ہے اور سر کا مقام قلب اور خفی کے مابین ہے اور اخفی سب لطائف مین الطف اور احسن ہے
اور روح الطف ہے قلب سے مشائخ مجددیہ مین معمول ہے کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے ذکر
کو ہر لطیفے مین لطائف مذکورہ سے القا کرتے ہین اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہے
اور اُس کے ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے مین درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہین اور ہر لطیفے
کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفی اور اثبات کو تعلیم کرتے ہین کہ خیال کی زبان سے زیر ناف
سے کلمۂ لا کو دماغ تک پہونچاوے اور کلمۂ اِلٰہ کو داہنے مونڈھے پر پستان راست
پر پہونچاوے اور کلمۂ اِلَّا اللّٰہُ کو لطائف خمسہ پر پھیرتا ہوا دل پر ضرب کرے۔

فصل ساتوین

مَرْجِعُ الطُّرُقِ كُلِّهَا اِلَى تَحْصِيلِ هَيْأَةٍ نَفْسَانِيَّةٍ تُسَمَّى عِنْدَهُمْ بِالنِّسْبَةِ لِاَنَّهَا اِنْتِسَابٌ
وَارْتِبَاطٌ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِالسَّكِينَةِ وَبِالنُّوْرِ مرجع مشائخ کے طریقون کا ہیات
نفسانی کی تحصیل ہے جس کو صوفی نسبت کہتے ہین اسواسطے کہ نسبت اللہ عز وجل کی
انتساب اور ارتباط سے عبارت ہے اور انکے نزدیک یہ مسمی بسکینہ اور نور ہے وَحَقِيقَتُهَا
كَيْفِيَّةٌ حَالَّةٌ فِي النَّفْسِ النَّاطِقَةِ مِنْ بَابِ التَّشَبُّهِ بِالْمَلَائِكَةِ اَوِ التَّطَلُّعِ اِلَى
الْجَبَرُوْتِ اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت کیفیت ہے جو نفس ناطقہ مین حلول کرگئی
ہے از قسم تشبیہ بفرشتگان اطلاع یا ناظر عالم جبروت کے وَتَفْصِيلُهُ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا
دَاوَمَ عَلَى الطَّاعَاتِ وَالطَّهَارَاتِ وَالْاَذْكَارِ حَصَلَ لَهُ صِفَةٌ قَائِمَةٌ بِالنَّفْسِ
النَّاطِقَةِ وَمَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ لِهَذَا التَّوَجُّهِ فَهَذَا جِنْسٌ لِلنِّسْبَةِ تَحْتَ كُلٍّ مِنْهَا
اَنْوَاعٌ كَثِيْرَةٌ اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بندے نے جب طاعات اور طہارات

بیان حقیقت نسبت

اور انکا یہ مداومت کی تو اسکو ایک صفت حاصل ہو جاتی ہو جسکا قیام نفس ناطقہ مین ہو اور
اس توجہ کا ملکہ راسخہ پیدا ہو جاتا ہو صفت قائمہ سے تشبیہ ملکوت مراد ہو اور ملکہ توجہ سے
تطلع جبروت مقصود ہو تو نسبت کی یہ دونون جنسین ہین ہر جنس کے نیچے انواع کثیرہ
داخل ہین فمنہا نسبۃ المحبۃ والعشق فتکون المحبۃ صفۃ راسخۃ فی القلب سو
منجملہ انواع مذکورہ کے محبت اور عشق کی نسبت ہو تو اسمین محبت کی صفت محکم ہو جاتی ہو قلب
کے اندر ومنہا نسبۃ کسر النفس والتبری عن حظوظہا وکان سیدی الوالد
یسمیہا نسبۃ اہل البیت اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی اور بیزاری لذات
کی نسبت ہو اور والد مرشد اس کو نسبت اہل بیت کہتے تھے ومنہا نسبۃ المشاہدۃ
وہی ملکۃ التوجہ الی المجرد البسیط وبالجملۃ فالحضور مع اللہ الوان
بحسب اقتران معنی من المحبۃ او کسر النفس او غیرہما بالیادداشت والنفس
تقوم بہا ملکۃ راسخۃ من ہذا اللون ونسمی تلک الملکۃ نسبۃ والنسب
کثیرۃ جدا وصاحب السر یدرک کل نسبۃ علیحدتہا والغرض من
الاشغال تحصیل نسبۃ والمواظبۃ علیہا والاستغراق فیہا حتی تلتبس
النفس منہا ملکۃ راسخۃ اور منجملہ انکے مشاہدے کے نسبت ہو وہ عبارت ہو ملکہ توجہ
سے مجرد بسیط کی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسی کا نام نسبت مشاہدہ
ہو حاصل کلام بالاجمال یہ ہو کہ حضور مع اللہ رنگ برنگ ہو بسبب اتصال معنی محبت
یا نفس شکنی یا انکے غیر کی یادداشت کے ساتھ اور نفس انسانی مین اس رنگ مخصوص کا ملکہ
راسخہ یعنی کیفیت قویہ قائم ہو جاتی ہو اور یہی ملکہ اور کیفیت مسمّی بہ نسبت ہو اور نسبتین
نہایت بہ کثرت ہین اور صاحب اسرار ہر نسبت کو علیحدہ علیحدہ دریافت کرتا ہو
اور اشغال قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہا سے غرض اس نسبت کی تحصیل ہو اور
اُس پر دوام اور مواظبت کرنا اور اس مین ڈوبے رہنا تاکہ نفس اس مواظبت اور مشق

دائمی سے ملکہ راسخہ پیدا کرے **ف** حاشیہ منہیہ مین ارشاد ہوا کہ مصنف نے اول طرق کا مآل کا مر بیان کیا کہ نسبت ہی پھر اُسکو دو قسم پر تقسیم کیا پھر تطلع الی الجبروت کے چند اصناف شمار کیے پھر ان اصناف کا قاعدہ کلیہ بتایا سو اسکو تامل کر تاکہ تو راہ یاب ہو وَلَا تَظُنَّنَّ اِنَّ النِّسْبَۃَ لَا تَحْصُلُ اِلَّا بِھٰذِہِ الْاَشْغَالِ بَلْ ھٰذِہٖ طَرِیْقٌ لِتَحْصِیْلِھَا مِنْ غَیْرِ حَصْرٍ فِیْھَا وَغَالِبُ الرَّاْیِ عِنْدِیْ اِنَّ الصَّحَابَۃَ وَالتَّابِعِیْنَ کَانُوْا یُحَصِّلُوْنَ السَّکِیْنَۃَ بِطُرُقٍ اُخْرٰی فَمِنْھَا الْمُوَاظَبَۃُ عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْبِیْحَاتِ فِی الْخَلْوَۃِ مَعَ الْمُحَافَظَۃِ عَلٰی شَرِیْطَۃِ الْخُشُوْعِ وَالْحُضُوْرِ وَمِنْھَا الْمُوَاظَبَۃُ عَلَی الطَّھَارَۃِ وَذِکْرِ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ وَمَا اَعَدَّہُ اللّٰہُ لِلْمُطِیْعِیْنَ لَہٗ مِنَ الثَّوَابِ وَلِلْعَاصِیْنَ لَہٗ مِنَ الْعَذَابِ فَیَحْصُلُ انْفِکَاکٌ عَنِ اللَّذَّاتِ الْحِسِّیَّۃِ وَالْاِقْلَاعُ عَنْھَا وَمِنْھَا الْمُوَاظَبَۃُ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْکِتَابِ وَالتَّدَبُّرِ فِیْہِ وَاسْتِمَاعِ کَلَامِ الْوَاعِظِ وَمَا فِی الْحَدِیْثِ مِنَ الرِّقَاقِ وَبِالْجُمْلَۃِ فَکَانُوْا یُوَاظِبُوْنَ عَلٰی ھٰذِہِ الْاَشْیَاءِ مُدَّۃً کَثِیْرَۃً فَتَحْصُلُ مَلَکَۃٌ رَاسِخَۃٌ وَھَیْأَۃٌ نَفْسَانِیَّۃٌ فَیُحَافِظُوْنَ عَلَیْھَا بَقِیَّۃَ الْعُمُرِ وَھٰذَا الْمَعْنٰی ھُوَ الْمُتَوَارَثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ طَرِیْقِ مَشَایِخِنَا لَاشَکَّ فِیْ ذٰلِکَ وَاِنِ اخْتَلَفَ الْاَلْوَانُ وَاخْتَلَفَتْ طُرُقُ تَحْصِیْلِھَا اور یہ گمان نہ کیجیو کہ نسبت مذکورہ نہین حاصل ہوتی مگر اُن ہی اشغال سے بلکہ حق یہ ہی کہ یہ اشغال بھی اُسکی تحصیل کا ایک طریق ہی اُن ہی مین کچھ انحصار نہین اور میرے نزدیک ظن غالب یہی کہ حضرات صحابہؓ اور تابعینؒ سکینہ یعنی نسبت کو اور ہی طریقون سے حاصل کرتے تھے سو منجملہ اُن کے طریق تفصیل کے موظبت ہی صلوات اور تسبیحات پر خلوت مین شرط خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھ اور منجملہ اُس کے طہارت پر اور موت کی یاد پر جو لذات کی کاٹنے والی ہی محافظت کرنا اور جو حقتعالی نے مطیعون کے واسطے ثواب مہیا کیا ہی اور جو گنہگارون کے واسطے عذاب معین فرمایا اسکو ہمیشہ یاد رکھنا تو اس موظبت اور یاد کے سبب لذات حسیہ سے انفکاک اور انقطاع حاصل ہو جاتا تھا اور منجملہ اُسکے موظبت ہی قرآن مجید کی

ف اثبات توارث نسبت طریقت از بدو زمان وحالت الی الآن ددر فہ ظنون ناقصین ۱۲

تلاوت پر اور اُسکے معانی غور کرنے پر اور نصیحت کرنیوالے کی بات سننے پر اور اُن احادیث کے تامل کرنے پر جنسے دل نرم ہوجاتا ہی خلاصہ یہ کہ حضرات صحابہؓ اور تابعین رح اشیاے مذکورہ پر مدت کثیرہ مواظبت اور دوام کرتے تھے تو اُنکو تقرب الی اللہ کا ملکۂ راسخہ اور ہیأۃ نفسانیہ حاصل ہوجاتی تھی اور اسی پر محافظت کیا کرتے تھے بقیہ عمر مین اور یہی مقصود متوارث ہی شارع سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوراثت چلا آیا ہمارے مرشدونکے طریق مین اسمین کچھ شک نہین اگرچہ اوان مختلف ہین اور تحصیل نسبت کے طریقے رنگ برنگ ہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ مین نے مصنف قدس سرہ سے سُنا کہ قول فیصل اس بات مین یہ ہی کہ نسبت صحابہؓ اور تابعین رح کی نسبت احسانیہ ہی اور وہ نسبت طہارت اور نسبت سکینہ سے مرکب ہی برکات عدالت اور تقوی اور سماحت[1] کے اختلاط کے ساتھ تو اُنکے کلام کا محل اصلی اور اُنکے خاص اور عام کا مطمح اولی یہی ہی تو تجکو لائق ہی کہ اُن حضرت کے احوال اور اقوال کو اسی پر جو ہمنے تبایا محمول کیجیو چنانچہ اُنکے قصص اور حکایات اسی کے شاہد ہین اور مین نے سنا مصنف رح سے فرماتے تھے کہ ائمہ اہلبیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو مین نے مشاہدہ کیا کہ ایک دوسرے کے دامن مین چنگل مارے ہی اور اُنکا سلسلہ عالم ارواح مین حظیرۃ القدس کے ساتھ نہج عجیب ورسوخ غریب متصل ہی اور ہمنے شاہدہ کیا کہ اُنکا قول عالم ارواح کے باطن در باطن مین زیادہ تر ہی خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم کہتا ہی حضرت مصنف محقق نے کلام دلپذیر اور تحقیق عدیم النظیر سے شبہات ناقصین کو جڑ سے اُکھاڑ دیا بعضے نادان کہتے ہین کہ قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ کے اشغال مخصوصہ صحابہؓ اور تابعین رح کے زمانے مین نہ تھے تو بدعت سیئہ ہوئے خلاصہ جواب یہ ہی کہ جس امر کیواسطے اولیاء طریقت رضی اللہ عنہم نے یہ اشغال مقرر کیے ہین وہ امر زمان رسالت سے ابتک برابر چلا آیا ہی گو طریق اُسکی تحصیل کے مختلف ہین تو فی الواقع اولیائے طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہوئے مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائے اور اولیاے طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کی جسکو طریقت کہتے ہین قواعد مقرر فرمائے تو بیان

---

[1] سماحت یعنی جوانمردی ۱۲

بدعت سیئہ کا گمان سراسر غلط ہے ہان یہ البتہ ہے کہ حضرات صحابہ رض کو بسبب صفائے طبیعت اور حضور خورشید رسالت کی تحصیل نسبت مین ایسے اشغال کی حاجت نہ تھی بخلاف متاخرین کے کہ اُن کو بسبب بعد زمان رسالت کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابہ کرام کو قرآن اور حدیث کے فہم مین قواعد صرف اور نحو کے دریافت کی حاجت نہ تھی اور اہل عجم اور بالفعل عرب اسکے محتاج ہین واللہ اعلم سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَذْکُرُ وَاقِعَۃً لَہٗ طَوِیْلَۃً رَأٰی فِیْہَا الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ فَقَالَ سَأَلْتُ عَلِیًّا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ عَنْ نِسْبَتِیْ ہَلْ ہِیَ الَّتِیْ کَانَتْ عِنْدَکُمْ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِیْ بِالْاِسْتِغْرَاقِ فِیْہَا وَتَأَمَّلَ جِدًّا ثُمَّ قَالَ ہِیَ ہِیَ بِلَا فَرْقٍ والد مرشد قدس سرہٗ سے مین نے سنا کہ اپنے طویل خواب کو ذکر کرتے تھے حسنین اور سید الاولیا علی مرتضیٰ علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ مین نے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے پوچھا اپنی نسبت سے کہ آیا یہ وہی نسبت ہے جو تمکو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین حاصل تھی تو مجکو امر کیا نسبت مین استغراق کرنے کا اور خوب تامل کیا پھر فرمایا یہ نسبت وہی ہے بلا فرق ثُمَّ لِصَاحِبِ الْمُدَاوَمَۃِ عَلَی السَّکِیْنَۃِ اَحْوَالٌ رَفِیْعَۃٌ تَنُوْبُہٗ مَرَّۃً وَمَرَّۃً فَلْیَغْتَنِمْہَا السَّالِکُ وَلْیَعْلَمْ اَنَّہَا عَلَامَاتُ قَبُوْلِ الطَّاعَاتِ وَتَأْثِیْرِہَا فِیْ صَمِیْمِ النَّفْسِ وَسُوَیْدَاءِ الْقَلْبِ پھر معلوم کرنا چاہیے کہ نسبت پر مداومت کرنے والے کے حالات رفیع الشان نوبت بنوبت ہوتے ہین گا ہے کوئی اور کبھی کوئی تو سالک اُن حالات رفیعہ کو غنیمت جانے اور معلوم کرے کہ حالات مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس اور دل کے اندر اثر کرنے کے علامات ہین وَمِنْہَا اِیْثَارُ طَاعَۃِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَلٰی جَمِیْعِ مَا سِوَاہُ وَالْغَیْرَۃُ عَلَیْہِ فَقَدْ اَخْرَجَ مَالِکٌ فِی الْمُؤَطَّا عَنْ

سے [۱] مثال اسکی ایسی ہے کہ جب تک آفتاب نکلا ہوا ہے ہر چیز پڑھ لے سکتا ہے آدمی اور جب آفتاب غروب ہوگیا تو حاجت روشنی کی پڑتی پڑھنے کے لیے پس صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت مین آفتاب رسالت طلوع کیے ہوے تھا کچھ حاجت اشغال کی حضور مع اللہ کے لیے نہ تھی فقط ایک نظر ڈال لینے سے جمال با کمال پر جو کچھ حاصل ہوتا تھا اب چلون مین بھی وہ نہین حاصل ہوتا اور اب چونکہ وہ آفتاب عالمتاب غروب ہوا حاجت پڑی اُن اشغال کی اُس ملکہ حضور کے حاصل کرنے کے لیے ۱۲ ق -

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیَّ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ حَائِطٍ لَّہٗ فَطَارَ دُبْسِیٌّ فَطَفِقَ یَتَرَدَّدُ وَیَلْتَمِسُ مَخْرَجًا فَاَعْجَبَہٗ ذٰلِکَ فَجَعَلَ یُتْبِعُہٗ بَصَرَہٗ سَاعَۃً ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی صَلَاتِہٖ فَاِذَا ھُوَ لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَقَالَ قَدْ اَصَابَتْنِیْ فِیْ مَالِیْ ھٰذَا فِتْنَۃٌ فَجَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ لَہُ الَّذِیْ اَصَابَہٗ فِیْ حَائِطِہٖ مِنَ الْفِتْنَۃِ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھُوَ صَدَقَۃٌ لِلّٰہِ فَضَعْہُ حَیْثُ شِئْتَ وَقِصَّۃُ سُلَیْمَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ الْمُشَارُ اِلَیْھَا فِیْ قَوْلِہٖ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ مَشْھُوْرَۃٌ مَعْلُوْمَۃٌ۔ منجملہ احوال رفیعہ کے مقدم رکھنا ہی طاعات الٰہی کا اُسکے جمیع ماسوا پر اور اُسپر غیرت کرنا سوا التبہ امام مالک رح نے موطا مین عبد اللہ بن ابی بکر رض سے روایت کی کہ ابو طلحہ انصاری اپنے باغ مین نماز پڑھتے تھے تو ایک چڑیا خوشرنگ اُڑی سوادھر اُدھر جھانکتی پھرتی تھی اور نکل جانے کی راہ تلاش کرتی تھی یعنی درخت ایسے پیچان اور زمین پر جھکے تھے کہ اُسکا نکلنا دشوار ہوا تو ابو طلحہ رض کو یہ امر خوش معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو اُسکے ساتھ دوڑایا کیے پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوے تو یہ معلوم نہ رہا کہ کتنی پڑھی تھی تو کہا کہ یہ میرا مال یعنی باغ میرے حق مین فتنہ ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرت سے یہ قصہ نقل کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ باغ خیرات ہے اللہ کی راہ مین اسکو رکھیے اور دیجیے جہان کہین چاہیے اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ جسکا اس آیت مین اشارہ ہی فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ مشہور اور معلوم ہی مترجم کہتا ہی قصہ مذکورہ مجملاً یون ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایکبار گھوڑون کے دیکھنے مین ایسے مشغول ہوے کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہو گئی تو فرمایا کہ گھوڑونکی پنڈلیان اور گردنین کاٹی جاوین خلاصہ یہ ہی کہ اہل کمال کے نزدیک طاعت حق ہر امر پر مقدم ہوتی ہی اگر احیاناً کسی چیز کی مشغولی نے طاعت حق مین خلل ڈالا تو غیرت اہل کمال اُس چیز کے دفع کرنے کو مقتضی ہوتی ہی چنانچہ ابو طلحہ رض نے عمدہ باغ خیرات کر دیا اور حضرت سلیمان ع نے گھوڑونکو مروا ڈالا وَمِنْھَا غَلَبَۃُ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی بِحَیْثُ یَظْھَرُ عَلٰی ظَاھِرِ الْبَدَنِ وَالْجَوَارِحِ لَہٗ اَثَرٌ اَخْرَجَہُ الْحُفَّاظُ فِی الْاُصُوْلِ اَنَّ النَّبِیَّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ اِلٰی اَنْ قَالَ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ
عَیْنَاہُ وَفِی الْحَدِیْثِ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَامَ عَلٰی قَبْرٍ فَبَکٰی حَتّٰی ابْتَلَّتْ لِحْیَتُہٗ وَکَانَ
لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی بِاللَّیْلِ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الْمِرْجَلِ اور منجملہ حالات رفیعہ
مذکورہ کے اللہ تعالی کا خوف ہے اسطرح پر کہ اسکا اثر بدن اور جوارح پر ظاہر ہوجاتا ہے حفاظ حدیث
نے اصول مین یہ حدیث روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخصون کو حقتعالی اپنے سایہ
رحمت مین رکھیگا یہانتک کہ پانچوان شخص فرمایا وہ مرد ہے جسنے اللہ کو خالی مکان مین یاد کیا پھر اُسکی
دونون آنکھین آنسوؤن سے بہنے لگین اور حدیث مین وارد ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر کھڑے ہوئے
تو اتنا روے کہ ڈاڑھی تر ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب تہجد کی نماز پڑھتے تھے
تو سینۂ مبارک سے جوش کی آواز آتی تھی دیگ کے جوش کرنیکی طرح یعنی رونے کی ایسی آواز آتی تھی سینۂ
مبارک سے جیسے ہانڈی سن سن بولتی تھی **ف** مولانا نے فرمایا حدیث مین وارد ہے کہ دوزخ مین نہ داخل
ہوگا وہ مرد جو رویا اللہ کے خوف سے یہانتک کہ دودھ تھن مین پھر جاوے[۲] اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرد
کثیر البکا تھے آنکھین نہ تھمتی تھین آنسوؤن سے جبکہ وہ قرآن پڑھتے تھے اور جبیر بن مطعم رضی نے کہا کہ جب مین نے
یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے سنی اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ ھُمُ الْخَالِقُوْنَ تو گویا میرا قلب
اُڑ گیا خوف سے وَمِنْھَا الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ قَدْ اَخْرَجَ الْحُفَّاظُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَلرُّؤْیَا الْحَسَنَۃُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ وَاِنَّہٗ قَالَ لَمْ یَبْقَ
بَعْدِیْ مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ یَرَاھَا الرَّجُلُ

---

[۱] اسکے آگے یہ ہے کہ اُسدن کہ نہین سایہ ہوگا مگر سایہ اُسکا ایک تو امام عادل اور نوجوان کہ نشوونما پایا اُسنے اللہ کی عبادت مین
اور وہ شخص کہ دل اُسکا مسجد ہی مین لگا رہتا ہے جب نکلتا ہے مسجد سے یہانتک کہ پھر آوے مسجد مین اور وہ شخص کہ محبت رکھتے مین آپس مین
اور جمع بھی ہوتے ہین محبت پر اور جدا بھی ہوتے ہین محبت پر یعنی حاضر و غائب محبت یکسان رکھتے ہین اور وہ شخص کہ یاد کیا اللہ
کو تنہائی مین پس جاری ہوگئین آنکھین اُسکی آنسوؤن سے اور وہ شخص کہ بلایا اُسکو ایک عورت حسب و جمال والی نے پس کہا اُسنے
کہ مین ڈرتا ہون اللہ سے اور وہ شخص کہ دیا کچھ صدقہ پس پوشیدہ دیا اُسکو یہانتک کہ نہ جانا بائین ہاتھ اُسکے نے اُس چیز کو کہ خرچ
کیا داہنے ہاتھ اُسکے نے یعنی اسطرح کچھ دیا کہ داہنے ہاتھ والے کو دیا تو بائین ہاتھ والے کو خبر نہوئی اُسکی یہ حدیث بخاری اور مسلم نے
روایت کی ہے ۱۲ مشکوۃ [۲] اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین یعنی جیسے دودھ کا تھنون مین پھر جانا محال ہے ایسے ہی اُسکا دوزخ مین جانا محال ہے ۱۲

الصالحۃ یراہا المسلم او ترٰی لہ جزء من ستۃ وَاَربعین جزءً من النبوۃ و بہ فسر قولہ تعالیٰ لہم البشرٰی فی الحیٰوۃ الدنیا اور منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب ہی حافظان حدیث نے روایت نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب نیک مرد سے نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہی اور آنحضرت نے فرمایا نہ باقی رہیگا میرے بعد نبوت سے مگر مبشرات صحابہؓ نے کہا اور مبشرات کیا مین یا رسول اللہ فرمایا نیک خواب جسکو نیک مرد دیکھے یا اُسکے واسطے دوسرا مرد سچا خواب دیکھے وہ نبوت کے چھیالیس حصین مین سے ایک حصہ ہی اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ اونکے واسطے بشارت ہی زندگانی دنیا مین تفسیر کیا گیا ہی رویاے صالحہ یعنی اس آیت کی ایک تفسیر یہ لکھی ہی کہ بشارت دنیاوی سے سچا خواب مراد ہی

ف مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سالکون کے خواب کی تعبیر فرمایا کرتے تھے تا انکہ بعد نماز صبح کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ تم مین سے کسی نے خواب دیکھا ہی تو اگر کوئی خواب بیان کرتا تو آنحضرتؐ اُسکی تعبیر فرماتے تھے وَالمُرَادُ بِالرُّؤیَا الصَّالِحَۃِ رُؤیَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی المَنَامِ اَو رُؤیَۃُ الجَنَّۃِ وَالنَّارِ اَو رُؤیَۃُ الصَّالِحِینَ وَالاَنبِیَاءِ ثُمَّ رُؤیَۃُ المَشَاھِدِ المُتَبَرَّکَۃِ کَبَیتِ اللّٰہِ الحَرَامِ وَمَسجِدِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَبَیتِ المَقدِسِ ثُمَّ رُؤیَۃُ الوَقَائِعِ الاٰتِیَۃِ المُستَقبَلَۃِ فَتَقَعُ کَمَا رَاٰی اَوِ المَاضِیَۃِ عَلٰی مَا ھِیَ عَلَیہِ اَو رُؤیَۃُ الاَنوَارِ وَالطَّیِّبَاتِ کَشُربِ اللَّبَنِ اَوِ العَسَلِ وَالسَّمنِ کَمَا ھُوَ مَذکُورٌ فِی کِتَابِ الرُّؤیَا مِنَ الاُصُولِ وَرُؤیَۃُ المَلَائِکَۃِ فَفِی الحَدِیثِ اِنَّ رَجُلًا کَانَ یَقرَأُ القُراٰنَ ذَاتَ لَیلَۃٍ فَظَھَرَت ظُلَّۃٌ فِیھَا اَمثَالُ المَصَابِیحِ اِلٰی اٰخِرِ القِصَّۃِ اور رویاے صالحہ سے مراد نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رویت ہی خواب مین یا دیکھنا جنت اور نار کا یا دیکھنا صالحین اور انبیا علیہم السلام کا اُسکے بعد مکانات متبرکہ کا خواب مین دیکھنا جیسے بیت اللہ محترم یا مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دیکھنا یا بیت المقدس کا اُسکے بعد رتبہ ہی وقائع آئندہ کے دیکھنے کا کہ مطابق رویت کے واقع ہون یا وقائع گذشتہ کا دیکھنا ٹھیک ٹھیک یا انوار اور طیبات کا دیکھنا جیسے دودھ اور شہد اور گھی کا پینا چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الرویا مین مذکور ہی

اور اسی طرح فرشتون کا دکھنا جاگنے کی حالت مین حدیث مین وارد ہی کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا
ایک رات تو ایک سائبان ظاہر ہوا جسمین چراغ سے تھے تا آخر قصہ **ف** قصہ مذکورہ مجملاً صحیحین
کی روایت سے یون ہی کہ اُسید بن حضیر رضی تہجد کے وقت سورۂ بقر پڑھتے تھے تو ایک سائبان آسمان کی
طرف سے جسمین چراغون کے مانند روشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ اُنکا گھوڑا بھڑکنے لگا اُنھون نے یہ
قصہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجھکو معلوم ہی کہ وہ کیا تھا اُنھون نے کہا کہ
نہین فرمایا وہ فرشتے تھے تیرے قرآن کی آواز سنکر قریب ہوگئے تھے اگر تو پڑھے جاتا تو صبح کے وقت
انکو لوگ دیکھ لیتے وہ مخفی نہوتے **مترجم** کہتا ہی رویت نبوی جمیع مقامات سے اسواسطے مقدم ہوئی کہ
صحیحین مین ابوہریرہ رضی سے حدیث مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے مجھکو خواب
مین دیکھا اُسنے مجھکو فی الواقع دیکھا اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین پکڑ سکتا مولانا نے
فرمایا دودھ اور شہد کے مانند سفید کپڑون کا بھی خواب ہی احمد اور ترمذی نے عائشہ صدیقہ رضی سے
روایت کی کہ کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا تو خدیجۃ الکبریٰ رضی
نے کہا کہ اُسنے تو آپ کی تصدیق نبوت کی تھی ولیکن وہ مرگیا قبل آپ کے ظہور کے تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اُسکو خواب مین دیکھا اُسپر سفید پوشاک تھی اور اگر وہ دوزخی
ہوتا اُسپر لباس سفید نہوتا وَمِنْهَا الْفِرَاسَةُ الصَّادِقَةُ وَالْخَاطِرُ الْمُطَابِقُ لِلْوَاقِعِ فَقَدْ جَاءَ
فِي الْخَبَرِ اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ اور منجملہ حالات رفیعہ فراست
صادقہ ہی اور وہ خاطر جو مطابق ہی واقع کے سو البتہ حدیث مین آیا ہی کہ مومن کی فراست سے
ڈرو کہ وہ بواسطۂ نور الٰہی کے نظر کرتا ہی **مترجم** کہتا ہی فراست صادقہ سے ٹھیک اٹکل مراد ہی
وَمِنْهَا اِجَابَةُ الدُّعَاءِ وَظُهُوْرُ مَا يَطْلُبُهُ مِنَ اللهِ تَعَالٰى بِمُجَرَّدِ هِمَّتِهِ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ فِي
الْحَدِيْثِ رُبَّ اَغْبَرَ اَشْعَثَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُعْبَأُ بِهِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَبَرَّهُ وَبِالْجُمْلَةِ فَهٰذِهِ
الْوَقَائِعُ وَاَمْثَالُهَا دَالَّةٌ عَلٰى صِحَّةِ اِيْمَانِ الرَّجُلِ وَقَبُوْلِ طَاعَاتِهِ وَسِرَايَةِ النُّوْرِ فِيْ صَمِيْمِ
قَلْبِهِ فَلْيَغْتَنِمْهَا اور منجملہ حالات رفیعہ کے دعا کا قبول ہونا اور ظاہر ہونا اُسکا جسکا اللہ سے

طالب ہی اپنی ہمت کی کوشش سے اور اسی کی طرف اشارہ حدیث مین ہی کہ بعض شخص غبار آلودہ پریشان
مو بکھرانے پھٹے کپڑون والا جسکو کوئی خیال مین نہین لاتا اگر وہ قسم کھا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو حقتعالی
اسکی قسم کو سچا کردے یعنی خدا کے نزدیک اُسکی ایسی وجاہت ہی جیسا اُسنے کہا ویسا ہی کردے خلاصہ
کلام یہ ہی کہ ایسے حالات رفیعہ جو مذکور ہوے اور مانند ان کے اور حالات بلند دلالت کرتے ہین مرد کی
صحت ایمان پر اور اُسکی طاعات کے قبول ہونے پر اور نور سرایت کرجانے پر اُسکے قلب کے باطن
مین تو سالک انکو غنیمت جانے ثم بعد حصول النسبۃ عروج آخر وھو الفناء فی اللہ
والبقاء بہ والحق عندی انہ لیس متوارثا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بواسطۃ
المشائخ بالسند المتصل بل ھو موھبۃ من اللہ تعالی یھبہ من شاء من عبادہ من
غیر توارث ومما یشھد لھذا المعنی ما روی ان خواجہ نقشبند سئل عن سلسلۃ
شیوخہ فقال لم یصل احد الی اللہ بالسلسلۃ بل وصلت الی جذبۃ فاوصلتنی
الی اللہ تفضیۃ لما ورد جذبۃ من جذبات اللہ توازی عمل الثقلین ھذا مع ان سلسلۃ
شیوخہ معلومۃ ومعروفۃ فمن شاء ھذا العروج فلیرجع الی سائر کتبنا واللہ الھادی
پھر بعد حاصل ہونے نسبت کے دوسرا عروج اور ترقی ہی اور وہ عبارت ہی فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے
اور میرے نزدیک واقعی یہ امر ہی کہ مرتبہ فنا اور بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بواسطہ
مشائخ سند متصل سے متوارث نہین بلکہ یہ تو خدا کی داد ہی جسکو اپنے بندون مین سے چاہے عنایت کرے
بدون توارث کے اور اس مدعا کا شاہد وہ امر ہی جو خواجہ نقشبند سے منقول ہی کہ کسی نے اُنکے
پیرون کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص اللہ تک اپنے سلسلے کے واسطے سے نہین پہونچا بلکہ مجھ کو تو
کشش ربانی پہونچ گئی سو اُسنے مجھکو اللہ تک پہونچا دیا یہ کلام مطابق ہی اُس حدیث مروی کے
کہ کششون ربانیہ سے ایک کشش جن اور انسان کے عمل کے مقابل ہی اسکو یاد رکھنا باینہمہ خواجہ
نقشبند کے مرشدون کا سلسلہ معروف اور مشہور ہی سو اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا
اور بقا کے وہبی ہونے کی نہ کسبی ہونیکی تو ہماری اور کتابون کی طرف رجوع کرے اور اللہ جل شانہ

رہنمائی ف مصنف قدس سرہ نے حاشیۂ منہیہ مین فرمایا کہ اس مقدمے کو ہم نے کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین بتفصیل بیان کیا ہی جس کو شوق ہو وہ اس کتاب کو دیکھے۔

فصل آٹھوین

فِی شَیٍٔ مِنْ فَوَائِدِ سَیِّدِی الْوَالِدِ قُدِّسَ سِرُّہٗ اس فصل مین والد مرشد قدس سرہ کے بعضے فائدے مذکور ہین یعنی حضرت مصنفؒ کے خاندانی اعمال مجربہ کا بیان ذکر ہو اَوْصَانِیْ سَیِّدِی الْوَالِدُ قُدِّسَ سِرُّہٗ بِمُوَاظَبَۃِ یَا مُغْنِیْ کُلَّ یَوْمٍ مِائَۃً وَّ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَ سُوْرَۃِ الْمُزَّمِّلِ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَاِحْدٰی عَشَرَ مَرَّۃً وَقَالَ ھٰذَانِ الْمُجَرَّبَانِ لِلْغِنَی الْقَلْبِیِّ وَالظَّاھِرِیِّ کِلَیْھِمَا والد مرشد قدس سرہ نے مجھ کو وصیت کی یا مغنی کی مواظبت کی ہر دن گیارہ سو بار اور سورۂ مزمل پڑھنے کی چالیس[1] بار سو اگر نہ ہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ یہ دونوں عمل غنائے دلی اور ظاہری دونون کے واسطے مجرب[2] ہین وَاَوْصَانِیْ بِمُوَاظَبَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلَّ یَوْمٍ وَّقَالَ بِھَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا اور مجھ کو وصیت کی درود کی ہمیشگی پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کے سبب سے ہمنے پایا جو پایا وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِذَا جَآءَکَ مَنْ تَاَلَّمَ ضِرْسُہٗ اَوْ رَاْسُہٗ اَوْ وَجَعُہٗ اَلْوَبَائِیُّ فَخُذْ لَوْحًا طَاھِرًا وَّضَعْ عَلَیْہِ رَمْلًا طَاھِرًا وَّاکْتُبْ مِسْمَارًا اَبْجَدْ ھَوَّزْ حُطِّیْ وَتَتَدْ بِالْمِسْمَارِ عَلَی الْاَلِفِ وَاقْرَءِ الْفَاتِحَۃَ مَرَّۃً وَّصَاحِبُ الْاَلَمِ وَاضِعٌ اِصْبَعَہٗ عَلٰی مَوْضِعِ الْاَلَمِ بِقُوَّۃٍ ثُمَّ اَسْاَلُہٗ ھَلْ شُفِیْتَ فَاِنْ شُفِیَ بِھَا وَاِلَّا نَقَلْتَ الْمِسْمَارَ اِلَی الْبَاءِ

[1] اور بعضے مشایخ سے پڑھنا سورۂ مزمل کا اکتالیس بار بھی منقول ہو اور بعض سے نماز مین پڑھنا اسکا اسطرح کہ عشا کے بعد دو رکعتون مین اکتالیس بار پڑھے اسطرح کہ اکیس بار پہلی رکعت مین اور بیس بار دوسری رکعت مین اور مولوی فخر الدین صاحب رحمہ اللہ کے مریدین مین مجرب اسکا ایک طریق یہ ہی کہ بعد سنت فجر کے ایکبار اور بعد ہر نماز کے پنجگانہ مین سے دو دو بار کہ شب و روز مین گیارہ بار ہو جاوے بعد اور اس حقیر کو ان سب طریق کی اجازت ہو اور جو چاہے پڑھے اسکو بھی میری طرف سے اجازت ہو نعم ہذا العمل وجدتہ کذالک ۱۲

[2] ظفر جلیل مین کچھ فائدے درود شریف کے اور الفاظ اس کے مین نے لکھے ہین جو چاہے اسمین سے دیکھ لے اور صلوۃ تنجینا کا ستر بار ہر روز پڑھنا قضائے حوائج کے لیے ایک بزرگ سے مجکو پہونچا ہے اسکی بھی اجازت ہے جو چاہے سو پڑھے۔

اعمال مجربہ خاندانی حضرت مصنفؒ

وَقَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ مَرَّتَيْنِ وَسَأَلْتَهُ كَالْأُولٰى فَإِنْ شُفِيَ فِيهَا وَإِلَّا انْقَلَتَ الْمِسْمَارَ إِلَى الْجِيمِ وَقَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ ثَلٰثًا وَهٰكَذَا فَلَا تَصِلُ إِلَى اٰخِرِ الْحُرُوفِ إِلَّا وَقَدْ شَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اور سُنا مین نے والد مرشد سے فرماتے تھے کہ جب کوئی تیرے پاس اپنے دانت کے درد یا سر کے درد سے نالان آوے یا اسکو ریاح ستاتے ہون تو ایک تختی یا پٹڑی پاک لے اور اسپر پاک ریتا ڈالے اور ایک کیل یا کھونٹی سے اسپر ابجد ہوز حطی لکھ اور کیل کو الف پر زور سے داب اور ایکبار سورۂ فاتحہ پڑھ اور درد والا آدمی اپنی انگلی کو درد کے مقام پر زور سے رکھے رہے پھر اس سے پوچھ کہ تجھ کو آرام ہو گیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہے اور نہین تو کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی طرف نقل کرے اور دو بار سورۂ فاتحہ پڑھے اور پوچھے پہلی بار کی طرح صحت ہوئی یا نہین اگر صحت ہو گئی تو فہو المراد اور نہین تو جیم کی طرف کیل کو نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے اور اسی طرح ہر حرف پر کیل سے دابتا جاوے اور سورۂ فاتحہ کو ہر بار پڑھتا جاوے تو آخر حرف تک تو نہ پہونچے گا مگر یہ کہ خدا اُسکے اندر ہی شفا عنایت کریگا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا عَنَتْ لَكَ حَاجَةٌ أَوْ كَانَ لَكَ غَائِبٌ فَأَرَدْتَ أَنْ يَرْجِعَهُ اللّٰهُ سَالِمًا غَانِمًا أَوْ كَانَ لَكَ مَرِيضٌ فَأَرَدْتَ أَنْ يَشْفِيَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاقْرَأْ سُورَةَ الْفَاتِحَةِ إِحْدٰى وَأَرْبَعِينَ مَرَّةً بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَفَرْضِهَا اور مین نے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ جب تجھکو کوئی حاجت پیش آوے یا کوئی شخص تیرا غائب ہو اور تو چاہے کہ حقتعالیٰ اسکو سالم اور غانم پھیر لاوے یا کوئی تیرا بیمار ہو سو تو چاہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو صحت بخشے تو سورۂ فاتحہ کو اکتالیس[۱] بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان مین پڑھ **ف** مولانا رح نے حاشیہ مین فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو فاتحۃ الکتاب کو چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھے اور محموم یعنی تپ والے کے منھ پر چھینٹا مارے تو حقتعالیٰ اسکو فائدہ بخشے وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ عَضَّهُ الْكَلْبُ الْمَجْنُونُ وَخِيفَ عَلَيْهِ الْمَجْنُونُ فَاكْتُبْ لَهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ

[۱] اور اس فقیر کو ایک بزرگ سے پہونچا ہے کہ جس لڑکے کو مسان کی بیماری ہو تو اسپر الحمد اکتالیس بار ساتھ وصل میم بسم اللہ کے ساتھ الحمد کے پڑھکر چالیس روز تک دم کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ وہ مرض اسکا جاتا رہے گا اور اگر فرصت نہو تو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے۔ ۱۲

علیٰ اربعین کسرۃ من الخبز انھم یکیدون کیدا ۵ واکید کیدا ۵ فمھل الکفرین
امھلھم رویدا ۵ ومرہ ان یاکل کل یوم کسرۃ اور میں نے سنا ان ہی حضرت
سے فرماتے تھے کہ جس کو باؤلا کتا کاٹے اور اس کے دیوانہ ہوجانے کا خوف ہو تو اس آیت
کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ انھم یکیدون کیدا لفظ رویدا تک اور اس سے کہدے
کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے [1] وسمعتہ یقول من قرأ سورۃ الواقعۃ کل لیلۃ لم
تصبہ فاقۃ اور میں نے ان حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر رات
پڑھے اسکو فاقہ نہیں ہوتا مترجم کہتا ہے یہ عمل حدیث کے موافق ہے [2] واللہ اعلم وسمعتہ یقول
من قرأ عند نومہ ان الذین امنوا وعملوا الصلحت الی آخر سورۃ الکھف وسال اللہ
تعالیٰ ان یوقظہ فی ای ساعۃ اراد ایقظہ اللہ تعالیٰ فیھا اور میں نے ان حضرت سے سنا
فرماتے تھے کہ جو شخص نیند سونے کے وقت ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سورہ کہف کے آخر تک پڑھے
اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ اسکو جگاوے جسوقت کا کہ ارادہ کرے تو حقتعالیٰ اسکو جگاوے مترجم کہتا ہے
کہ سورہ کہف کی آیت مذکورہ یہ ہیں ان الذین امنوا وعملوا الصلحت کانت لھم جنت الفردوس نزلا
خالدین فیھا لا یبغون عنھا حولا ۵ قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان
تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا ۵ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم الہ واحد
فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا یہ عمل حدیث کیموافق
چنانچہ دارمی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے کذا فی الحاشیۃ للسید العزیزیۃ وسمعتہ یقول اکتب ھذہ
التعوذۃ وعلقھا فی عنق الطفل یحفظہ اللہ تعالیٰ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ اعوذ بکلمات اللہ
التامۃ من شر کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ تحصنت بحصن الف الف لا حول ولا قوۃ

---

[1] سنا اس فقیر نے اپنے استاد مولانا اسحٰق صاحب رحمہ اللہ سے کہ فرماتے تھے جسکو باولا کتا کاٹے تو ایک ٹکڑا بانات کا تھوڑے
سے گڑ میں لپیٹ کر کھلاوے تو انشاء اللہ تعالیٰ زہر اسکا کہیں اثر نہ کرے گا ۱۲ ق

[2] اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ نے حزب البحر کی شرح میں حدیث سے یا کسی صحابی سے لکھا ہے کہ جو کوئی
لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سو بار ہر روز پڑھ لیا کرے تو اسکو فاقہ نہیں پہنچے گا ۱۲ ق

عمل حفاظت اطفال

اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اس تعویذ کو لکھو اور لڑکے کی گردن مین لٹکا حق تعالی اسکو محفوظ رکھیگا بسم اللہ سے آخر تک تعویذ کو یہی ترجمہ اسکا یہہ کہ بواسطہ کلمات الٰہیہ کے جو اپنی تاثیرین پورے ہین مین پناہ مانگتا ہون ہر شیطان اور کاٹنے والے کیڑے اور نظر لگانیوالی آنکھ کی شر سے مین نے پناہ پکڑی دس لاکھ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کے قلعے مین وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ ھٰذَا الدُّعَاءُ اَمَانٌ مِّنْ کُلِّ اٰفَۃٍ تَقْرَءُ صَبَاحًا وَّمَسَاءً بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَّاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ہ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ہ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ہ اور سنا مین نے انسے فرماتے تھے کہ یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور پناہ ہی ہر آفت سے پڑھا کرے اسکو صبح اور شام ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے خداوندا تو میرا رب ہی کوئی معبود برحق نہین سوائے تیرے تجھی پر مین نے بھروسا کیا اور تو ہی مالک ہی عرش عظیم کا اور نہ ہی بچاؤ ہی گناہ سے اور نہ قوت ہی بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند اور بزرگ ہی جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہوا مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور مقرر اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہی اور ہر چیز کو شمار کر لیا ہی گن کر خداوندا مین پناہ مانگتا ہون اپنی ذات کی برائی سے اور ہر چلنے والے جاندار کی برائی سے جسکی چوٹی کو تو تھامنے ہی یعنی تیرے قبضۂ قدرت مین

برائے حفاظت از ام الصبیان

۱؎ حدیث شریف مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین رضہ کے لیے یون تعویذ کرتے تھے اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ اور فرماتے تھے کہ تمھارے باپ حضرت ابراہیم تعویذ کرتے تھے ساتھ اس دعا کے اسمٰعیل اور اسحٰق کو روایت کی یہہ مسلم رضہ نے اور معمول مولانا عبد العزیز صاحب و مولانا اسحاق صاحب رحمہما اللہ کا فقط اس دعا لکھنے کا تھا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ ۱۲ ق

مین ہی مقرر میرا رب صراط مستقیم پر ہی اور تو ہر چیز کا نگہبان ہی البتہ میرے کام کا بنانیوالا اللہ ہی جس نے قرآن اتارا اور وہ نیکو کارون کو دوست رکھتا ہی سو اگر وہ نہ مانین اور گردن کشی کرین تو کہہ مجھ کو اللہ کافی ہی کوئی معبود برحق نہین سوائے اُسکے اسی پر مین نے اعتماد اور بھروسا کیا اور وہی مالک ہی عرش عظیم کا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْيَقُلْ كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ حٰمٓ عٓسٓقٓ حُمِيْتُ وَلْيَقْبِضْ كُلَّ اِصْبَعٍ مِّنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِّنَ اللَّفْظِ الْاَوَّلِ وَمِنَ الْيُسْرٰى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الثَّانِيْ ثُمَّ لِيَفْتَحْهُمَا جَمِيْعًا فِيْ وَجْهِ مَنْ يَّخَافُ مِنْهُ اور مین نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے ڈرے اُسکو چاہیے یون کہے كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ حٰمٓ عٓسٓقٓ حُمِيْتُ اور چاہیے کہ داہنے ہاتھ کی ہر انگلی کو بند کرے لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائین ہاتھ کی ہر انگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر دونون ہاتھون کی انگلیان بند کیے چلا جاوے پھر دونون کو کھولدے اُسکے سامنے جس سے ڈرتا ہی مترجم کہتا ہی لفظ اول سے كٓهٰيٰعٓصٓ اور لفظ ثانی سے حٰمٓ عٓسٓقٓ مراد ہی یعنی جب کاف کہے تو داہنے ہاتھ کی ایک انگلی بند کرے پھر جب ہا کہے یعنی دوسرا حرف بولے تو دوسری انگلی بند کر لے اور یائے تحتانیہ کے بعد تیسری اونگلی اور عین کے بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچوین بند کرے اور علی ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک ایک انگلی بائین ہاتھ کی بند کرے وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ سِتُّ اٰيَاتٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ تُسَمّٰى بِاٰيَاتِ الشِّفَاءِ يَكْتُبُهَا لِلْمَرِيْضِ فِيْ اِنَاءٍ فَيَمْحُوْهَا بِالْمَاءِ وَلْيَشْرَبْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ اور مین نے سنا حضرت والد ماجد سے فرماتے تھے کہ چھ آیتین ہین قرآن کی جن کا آیات شفا نام ہی بیمار کے واسطے اُنکو ایک برتن مین لکھے اور پانی سے دھو کر پلاوے آیات مذکورہ وَيَشْفِ سے آخر تک ہین

برائے خوف حاکم

آیات شفا برائے مریض

وسمعته یقول ثلث وثلثون آیة تنفع من السحر وتکون حرزا من الشیطان واللصوص والسباع اربع آیات من اول البقرة وآیة الکرسی وآیتان بعدها الی خالدون وثلث من اخر البقرة وثلث من الاعراف ان ربکم الله الی المحسنین واخر بنی اسرائیل قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن وعشر آیات من اول الصفت الی لازب وآیتان من سورة الرحمن یا معشر الجن الی تنتصران واخر الحشر لو انزلنا هذا القران وآیتان من قل اوحی وانه تعالی جد ربنا الی شططا فهذه هی الآیات المسماة بثلث وثلثین آیة وکان سیدی الوالد یزید علیها الفاتحة وقل یا ایها الکفرون وقل هو الله احد والمعوذتین ویاخذ من اول السورة قل اوحی الی شططا اور میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے تینتیس۳۳ آیتیں ہیں کہ جادو کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیطان اور چوروں اور درندے جانوروں سے پناہ ہو جاتی ہیں چار آیتیں سورہ بقرہ کے اول سے اور آیۃ الکرسی اور دو آیتیں اسکے بعد کی خالدون تک اور تین آیتیں سورہ بقرہ کی یعنی لله ما فی السموات سے آخر تک اور تین آیتیں سورہ اعراف کی ان ربکم سے محسنین تک سورہ بنی اسرائیل کی پچھلی آیت یعنی قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن سے آخر تک اور دس آیتیں صافات کے اول سے لازب تک اور دو آیتیں سورہ رحمن کی یا معشر الجن سے تنتصران تک اور آخر سورہ حشر کی لو انزلنا سے آخر تک اور دو آیتیں سورہ جن یعنی قل اوحی کی وانه تعالی جد ربنا سے شططا تک تو یہی آیات مذکورہ تینتیس۳۳ آیت سے مسمّٰی ہیں اور ہمارے والد مرشد آیات مذکورہ پر سورہ فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس زیادہ کرتے تھے اور سورہ جن سے اول آیت یعنی قل اوحی سے شططا تک لیتے تھے ف

مترجم کہتا ہے حضرت مصنف قدس سرہ نے آیات مذکورہ کا پتا بتایا بطور اختصار کے کہ واقف سمجھ لیگا تو ناواقفوں کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات ممدوحہ کو یہاں پورا ذکر کر دیجیے کہ تلاش نہ کرنی پڑے الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

برائے دفع اثر سحر و حفاظت از دزدان و درندگان

بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون ۝ والذین یؤمنون بما انزل
الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون ۝ اولٰئک علیٰ ھدًی من ربھم و
اولٰئک ھم المفلحون ط الله لا الٰہ الا ھو الحی القیوم ج لا تاخذہ سنۃ ولا نوم
لہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض ج من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ ج یعلم ما بین
ایدیھم وما خلفھم ج ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شآء وسع کرسیہ السمٰوٰت
والارض ج ولا یؤدہ حفظھما ج وھو العلی العظیم ۝ لا اکراہ فی الدین ج قد تبین الرشد
من الغی ج فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن بالله فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ لا انفصام
لھا ج والله سمیع علیم ۝ الله ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور ط
والذین کفروا اولیٰئھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمٰت ط اولٰئک
اصحٰب النار ھم فیھا خٰلدون ۝ لله ما فی السمٰوٰت وما فی الارض وان تبدوا
ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ الله ج فیغفر لمن یشآء ویعذب من یشآء والله
علیٰ کل شیء قدیر ۝ اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل اٰمن بالله
وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ ج وقالوا سمعنا واطعنا
غفرانک ربنا والیک المصیر ۝ لا یکلف الله نفسا الا وسعھا لھا ما کسبت وعلیھا ما
اکتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ج ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی
الذین من قبلنا ج ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ ج واعف عنا وقف واغفر لنا وقفۃ وارحمنا ۛ انت
مولٰنا فانصرنا علی القوم الکٰفرین ۝ ان ربکم الله الذی خلق السمٰوٰت والارض
فی ستۃ ایام ۝ ثم استویٰ علی العرش یغشی الیل النھار یطلبہ حثیثا ۝ والشمس
والقمر والنجوم مسخرٰت بامرہ الا لہ الخلق والامر تبٰرک الله رب العٰلمین ۝ ادعوا
ربکم تضرعا وخفیۃ ط انہ لا یحب المعتدین ۝ ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا
وادعوہ خوفا وطمعا ان رحمت الله قریب من المحسنین ۝ قل ادعوا الله او ادعوا الرحمٰن ج

ايا ما تدعوا فله الاسماء الحسنى ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها وابتغ بين
ذلك سبيلا ۝ وقل الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن
له ولي من الذل وكبره تكبيرا ۝ والصافات صفا ۝ فالزاجرات زجرا ۝ فالتاليات
ذكرا ۝ ان الهكم لواحد ۝ رب السموات والارض وما بينهما ورب المشارق ۝
انا زينا السماء الدنيا بزينة الكواكب ۝ وحفظا من كل شيطان مارد ۝ لا يسمعون
الى الملاء الاعلى ويقذفون من كل جانب ۝ دحورا ولهم عذاب واصب ۝ الا من خطف
الخطفة فاتبعه شهاب ثاقب ۝ فاستفتهم اهم اشد خلقا ام من خلقنا انا خلقناهم
من طين لازب ۝ يا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات
والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان ۝ فباي الاء ربكما تكذبان ۝ يرسل
عليكما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران ۝ لو انزلنا هذا القرآن على جبل
لرايته خاشعا متصدعا من خشية الله ط وتلك الامثال نضربها للناس لعلهم
يتفكرون ۝ هو الله الذي لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة ج هو الرحمن الرحيم ۝
هو الله الذي لا اله الا هو الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار
المتكبر سبحان الله عما يشركون ۝ هو الله الخالق البارئ المصور له الاسماء الحسنى
يسبح له ما في السموات والارض وهو العزيز الحكيم ۝ قل اوحي الي انه استمع نفر
من الجن فقالوا انا سمعنا قرانا عجبا يهدي الى الرشد فامنا به ج ولن نشرك بربنا
احدا وانه تعالى جد ربنا ما اتخذ صاحبة ولا ولدا ۝ وانه كان يقول سفيهنا على الله
شططا ۝ وسمعته يقول اذا ظهر مرض الحصبة فخذ خيطا ازرق واقرا سورة
الرحمن وكلما مررت على قوله تعالى فباي الاء ربكما تكذبان ۝ فاعقد عقدة
وانفث فيها وعلق الخيط في عنق الصبي يعافيه الله تعالى من ذالك المرض
اور میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے

اور اُسپر سورہ رحمٰن پڑھا اور ہر بار کہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پر پہونچے تو ایک گرہ دے اور اُسپر پھونک ڈال اور تاگے کو لڑکے کی گردن مین باندھ دے حقتعالی اُسکو اس بیماری سے آرام دیگا وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَسْمَآءُ اَصْحَابِ الْکَھْفِ اَمَانٌ مِّنَ الْغَرْقِ وَالْحَرْقِ وَالنَّھْبِ وَالسَّرْقِ اِلٰھِیْ مُحَرَّصَۃٍ یَمْلِیْخَا مَکْسَلْمِیْنَا کَشْفُوْطَطْ اَذْرَفَطْیُوْنَسْ کَشَافَطْیُوْنَسْ تَبْیُوْنَسْ یُوَانِسْ بُوْسْ وَکَلْبُھُمْ قِطْمِیْرٌ وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْھَا جَآئِرٌ اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے نام امان ہین ڈوبنے اور جلنے اور غارتگری اور چوری سے اِلٰھِیْ سے آخر تک دعا کرے وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِذَا اعْتَرَضَتْ لَکَ حَاجَۃٌ فَاقْرَأْ یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ اَلْفًا وَّمِائَتَیْ مَرَّۃٍ اِثْنَا عَشَرَ یَوْمًا فَاِنَّ اللّٰہَ یَقْضِیْ حَاجَتَکَ وَھٰذِہٖ عَزَائِمُ اَجَازَنِیْ سَیِّدِیْ الْوَالِدُ بِھَا فِیْ جُمْلَۃِ مَا اَجَازَنِیْ اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ جب تجھکو کوئی حاجت درپیش آوے تو یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ کو بارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک کہ حق تعالے تیری حاجت برلاویگا اور ان اعمال مذکورہ کی اول فصل سے یہانتک مجھکو میرے والد مرشد نے اجازت دی ہے منجملہ اور اعمال کے کہ جنین مجھکو اجازت فرمائی ہے لِقَضَاءِ[1] الْحَاجَاتِ الْمُھِمَّۃِ یُرْکَعُ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی بَعْدَ الْفَاتِحَۃِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ٥ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَّفِی الثَّانِیَۃِ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ٥ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَّفِی الثَّالِثَۃِ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ٥ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَّفِی الرَّابِعَۃِ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ ثُمَّ یُسَلِّمُ وَیَقُوْلُ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ مِائَۃَ مَرَّۃٍ ٥ حاجات مشکلہ کے برآنیکے واسطے چار رکعتین پڑھے پہلی رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ٥ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ

[1] سورۃ الحاجۃ جو حدیث شریف مین آئی ہے وہ ظفر جلیل وغیرہ کتب حدیث مین مذکور ہے پڑھنا اُس کا افضل سب سے ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے ۱۲

نماز براے قضاے حاجات نامہاے اصحاب کہف براے امان از غرق وآتش زدگی وغارتگری ودزدی وبراے حاجت بندائی

وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ کو سو بار پڑھے اور دوسری رکعت مین بعد فاتحہ کے رَبِّ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ سو بار پڑھے اور تیسری رکعت مین بعد فاتحہ کے وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ سو بار پڑھے اور چوتھی رکعت مین بعد فاتحہ کے قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ سو بار پڑھے پھر سلام پھیر کے رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ سو بار **ف** مولانا نے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہ چارون آیتین اسم اعظم ہین کہ جنکے وسیلے سے جو سوال کرے پاوے اور جو دعا کرے قبول ہو اور مجکو تعجب آتا ہے اُس شخص سے کہ بواسطہ انکے دعا کرے اور قبول نہو **فائدۂ جلیلہ** حضرت شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب مین فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب مین جلالی ہو یا جمالی حکم مین کبریت احمر کے ہے اور اسکو اسم اعظم شمار کیا ہے وہ یہ آیت ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ڰ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہے کہ مچھلی کے پیٹ مین فرمائی جو مسلمان جس مطلب کیواسطے اس آیت سے دعا کریگا قبول ہوگی اور حق تو یہ ہے کہ یہ دعا نہایت مجرب التاثیر اور کمال سریع الاثر ہے جس امر مین چاہے اس آیت سے دعا کرلے اور مشائخ اُسکی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہین اور طریقہ دعا کا انھون نے اقسام متعددہ ذکر کیا ہے آسان تر دو طریقے ہین ایک یہ کہ بارہ دن تک بہ نیت حصول مطلب بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اول و آخر چند بار درود پڑھ کے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے خلاصہ یہ ہے کہ اسکی قوت تاثیر مین کچھ شک نہین اسواسطے کہ ایسا کوئی عمل نہین کہ جسکی صحت قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح حدیث سے بھی اور مشائخ کے اقوال سے بھی سوا اسکے قرآن مین اسکی شان مین وارد ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـــجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

سلہ جناب مولانا عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمۃ نے بیچ تفسیر سورہ نون کے جب یہ آیت لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ الآیۃ کے لکھا ہے مشائخ معتبرین سے واسطے دفع ہر غم واندوہ کے آیت لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کا پڑھنا تریاق مجرب ہے اور طریق اُسکے پڑھنے کے دو ہین ایک تو یہ کہ سوا لاکھ بار بہ نیت اجتماعی ایک مجلس مین پڑھے دوسرے یہ کہ ایک شخص تن تنہا اس آیت کو تین سو بار بعد نماز عشا کے تاریک مکان مین بیٹھکر ساتھ شرائط طہارت اور استقبال قبلے کے پڑھے اور پیالہ پانی کا بھر کر اپنے پاس رکھ لیوے اور ہر لحظہ اُس پانی مین ہاتھ اپنا ڈال کر اپنے اور منہ پر پھیرتا رہے تین روز یا سات روز یا چالیس روز اسی ترتیب سے پڑھے انتہی اور نظر جلیل مین در ضمن دعاؤن دفع غم کے قول حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا بیچ فضائل ان چارون آیتون کے خوب لکھا ہے جو چاہے سو دیکھ لے ۱۲

وَلِمَنْ خَبَطَهُ الشَّيْطَانُ يَقْرَأُ فِي أُذُنِهِ الْيُسْرٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ۵ اور جس کو شیطان باولا کر ڈالے یعنی جسپر آسیب کا خلل ہو تو اُسکے بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ۵ وَأَيْضًا يُؤَذِّنُ فِي أُذُنِهٖ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَيَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ وَالْمُعَوِّذَاتِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالطَّارِقِ وَآخِرَ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَسُوْرَةَ الصّٰفّٰتِ كُلَّهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْتَرِقُ اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے کہ اسکے کان میں سات بار اذان دے اور سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورہ طارق یعنی والسماء والطارق اور سورہ حشر کی آیتیں یعنی ھو اللہ الذی سے آخر تک اور سورہ صافات ساری پڑھے آسیب جل جاویگا وَأَيْضًا يَقْرَأُ فِي أُذُنِهٖ أَفَحَسِبْتُمْ إِلٰى آخِرِ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور آسیب زدہ کیواسطے یہ بھی عمل ہے کہ اُسکے کان میں آخر سورہ مومنین کی یہ آیتیں پڑھے أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۵ فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ط لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۵ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ فَإِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ج إِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُوْنَ ۵ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ ۵ وَأَيْضًا يَقْرَأُ عَلٰى مَاءٍ طَاهِرٍ الْفَاتِحَةَ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَخَمْسَ آيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ سُوْرَةِ الْجِنِّ وَيُرَشُّ بِهٖ وَجْهُهٗ فَإِنَّهٗ يُفِيْقُ وَإِذَا أَحَسَّ بِالْجِنِّ فِي مَكَانٍ فَرُشَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فِي نَوَاحِي[1] الْمَكَانِ فَإِنَّهٗ لَا يَعُوْدُ إِلَيْهِ اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے کہ پاک پانی پر سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورہ جن کی پڑھے اور اُس پانی کا اُسکے منہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش میں آجاویگا اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہو سو اُسی پانی سے اُس مکان کی نواحی میں چھینٹے مارے تو وہاں پھر نہ آویگا **مترجم** کہتا ہے سورہ جن کی آیات مذکورہ یہ ہیں قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهٖ ط وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۵ وَأَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۵ وَأَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۵ وَأَنَّا ظَنَنَّا أَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۵ وَلَا لِمَا الشَّيْطَانُ بِالْمَيِّتِ و

[1] نواحی بمعنے اطراف ۱۲

رمیھم بالحجارۃ یقرأ ھذہ الایات انھم یکیدون کیدا الی رویدا علی اربعۃ مسامیر
علی کل واحد خمسا و عشرین مرۃ ثم یدفنھا فی اربعۃ اطراف ذالک البیت اور
واسطے قریب ہونے شیطان کے گھر سے اور انکے پتھر پھینکنے کیلیے یہ آیت پڑھے انھم یکیدون
کیدا و اکید کیدا ٥ فمھل الکافرین امھلھم رویدا چار لوہے کی کیلوں پر ہر کیل پر پچیس پچیس
بار پھر انکو گھر کے چاروں کونوں میں ٹھونک دیں وایضا یکتب اسماء اصحاب الکھف فی
جدران البیت اور یہ بھی دفع جن کا عمل ہے کہ اصحاب کہف کے نام گھر کی دیواروں میں لکھے
وللعقیمۃ یکتب ھذہ الایۃ فی رق الغزال بالزعفران وماء الورد ثم تعلق فی عنقھا و
لو ان قرانا سیرت بہ الجبال الی جمیعا وایضا یقرأ علی اربعین قرنفلا علی کل واحد
سبع مرات او کظلمت الی نورہ فاکل کل یوم واحدا وابتداءات من وقت فراغھا من
غسل الحیض ویواقعھا زوجھا فی تلک الایام اور عقیمہ یعنی بانجھ عورت کے واسطے ہرن کی جھلی
پر زعفران اور گلاب سے یہ آیت لکھے ولو ان قرانا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او
کلم بہ الموتی بل للہ الامر جمیعا ٥ پھر اس تعویذ کو اسکی گردن میں باندھے اور یہ بھی عقیمہ
کے واسطے ہے کہ چالیس لونگوں پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے او کظلمات فی بحر لجی
یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمات بعضھا فوق بعض ط اذا اخرج یدہ لم
یکد یراھا ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور ٥ اور ایک لونگ کو ہر دن کھاوے اور شروع
کرے حیض کے غسل کے ہونیسے اور ان دنوں میں اسکا زوج اس سے صحبت کرتا رہے ف
مولانا نے فرمایا اور شرط اس عمل کی یہ بھی ہے کہ لونگ رات کو کھاوے اسپر پانی نہ پیے والتی
تملص جنینھا یاخذ خیطا معصفرا علی مقدار طولھا ویعقد علیہ تسع عقد ینفث
فی کل منھا واصبر وما صبرک الا باللہ الی محسنون ٥ وقل یا ایھا الکافرون الی
آخرھا اور جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تاگا کسم کا رنگا اسکے قد کے برابر لے اور اسپر نو گرہیں
لگاوے اور ہر گرہ پر واصبر وما صبرک الا باللہ ط ولا تحزن علیھم ولا تک فی ضیق

برائے دفع جن از خانہ

برائے عقیمہ

برائے حفاظت حمل

عَمَّا يَمْكُرُوْنَ ٥ اِنَّ اللهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ٥ اور قل یاایہا الکافرون پڑھے
اور پھونکے وَالَّتِيْ ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ يَكْتُبُ فِيْ رُقْعَةٍ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۙ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا
وَحُقَّتْ ۙ اِهْيَا اَشْرَاهِيَا وَيَلُفُّ الرُّقْعَةَ فِيْ ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَيُعَلِّقُهَا فِيْ فَخِذِهَا الْيُسْرٰى فَاِنَّهَا
تَلِدُ سَرِيْعًا قُلْتُ حَفِظْتُ مِنْ كِتَابِ الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ عَنِ الْاَعْمَشِ اَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ دُعَاءُ مُوْسٰى
عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْنَاهُ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ اور جس عورت کے درد زہ ہو
یعنی لڑکا پیدا ہونیکا درد تکلیف دے تو پرچہ کاغذ مین یہ آیت لکھے وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۙ
وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ اِهْيَا اَشْرَاهِيَا اور اُس پرچے کو پاک کپڑے مین لپیٹے اور اُس کی
بائین ران مین باندھے تو وہ جلد جنے گی مین کہتا ہون مجھکو یاد ہی جلال الدین سیوطیؒ کی کتاب
درمنثور سے بروایت اعمشؒ کہ یہ کلمہ یعنی اہیا اشراہیا جناب موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہی معنی
اُسکے یہ کہ اے زندہ قبل ہر چیز کے اور اے زندہ بعد ہر چیز کے **ف** مترجم کہتا ہی اہیا بکسرہ
و اشراہیا بفتح ہمزہ و شین لفظ یونانی ہی یعنی وہ ازلی کہ کبھی اُسکو زوال نہین اور شراہیا کہنا
بدون ہمزہ کے خطا ہی بزعم علماے یہود کے کذا فی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورہ
سے حقت تک تشتری پر پڑھے اور حاملہ کو کھلاوے تو بھی جلد جنے وَالَّتِيْ لَا تَلِدُ اِلَّا اُنْثٰى
تَكْتُبُ قَبْلَ اَنْ مَضٰى عَلَى الْحَبَلِ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ عَلٰى رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ هٰذِهِ
الْاٰيَةَ اَللهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ
بِمِقْدَارٍ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ٥ وَهٰذِهِ الْاٰيَةَ يَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ الْاٰيَةَ ٥
ثُمَّ يَكْتُبُ بِحَقِّ مَرْيَمَ وَعِيْسٰى اَنْبِئْنَا صَالِحًا طَوِيْلَ الْعُمُرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اور جو عورت سواے
لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب
سے اس آیت کو لکھے اَللهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ
عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ٥ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ٥ اور اس آیت کو لکھے يَا زَكَرِيَّا
اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ٥ پھر یہ لکھے بحق مریم و عیسیٰ انبأ

صَالِحًا طَوِیْلَ الْعُمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ یعنی پھر اس تعویذ کو حاملہ باندھے رہے وَاَخْبَرَنِیْ مَنْ اَثِقُ بِہٖ لِلْمِقْلَاۃِ[۱] لَا یَعِیْشُ لَہَا وَلَدٌ یَاْخُذُ بِاَنْخُوَاہٍ دَانْفُلْفُلِ الْاَسْوَدِ وَیَقْرَأُ عَلَیْہِمَا عِنْدَ طَہِیْرَۃِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً سُوْرَۃَ الشَّمْسِ یَبْدَأُ کُلَّ مَرَّۃٍ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَخْتِمُ بِہَا تَاْکُلُہَا الْمَرْاَۃُ کُلَّ یَوْمٍ مِّنْ حَمْلِہَا اِلٰی فِطَامِ الْوَلَدِ اور اس شخص نے جس پر مجکو اعتماد ہے خبر دی کہ جس عورت کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو اجوائن اور کالی مرچ لے دونوں چیزوں پر دوشنبے کے دن دوپہر کو چالیس بار سورہ والشمس پڑھے ہر بار درود پڑھکر شروع کرے اور اسی پر ختم کرے اسکو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھڑانے تک وَاَخْبَرَنِیْ اَیْضًا لِلَّتِیْ لَا تَلِدُ اِلَّا اُنْثٰی اَنْ یَّخُطَّ خَطًّا مُّسْتَدِیْرًا عَلٰی بَطْنِہَا سَبْعِیْنَ مَرَّۃً فِیْ کُلِّ مَرَّۃٍ یَقُوْلُ مَعَ اِدَارَۃِ الْاِصْبَعِ یَا مَتِیْنُ اور یہ بھی اسی شخص معتمد نے مجکو خبر دی کہ جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اسکے پیٹ پر گول[۲] لکیر کھینچے ستر بار ہر بار انگلی کے پھیرنے کے ساتھ یَا مَتِیْنُ کہے ثُمَّ نَعُوْدُ اِلَی الْکَلَامِ الْاَوَّلِ فَنَقُوْلُ مِنْ تِلْکَ الْعَزَائِمِ لِلصَّبِیِّ الَّذِیْ اَصَابَہٗ عَیْنٌ عَائِنَۃٌ یَخُطُّ خَطًّا مُّسْتَدِیْرًا بِالسِّکِّیْنِ وَہُوَ یَقْرَأُ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ وَہٰذِہِ الْاٰیَاتِ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَہَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَہُوْقًا ۝ وَیُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ وَیُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْکٰفِرِیْنَ لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ وَیَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ ط اِنَّہٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ ثُمَّ نَقُوْلُ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّہَامَّۃٍ وَّعَیْنٍ لَّامَّۃٍ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ فَسَیَکْفِیْکَہُمُ اللّٰہُ ج وَہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ ثُمَّ یَرْکُزُ السِّکِّیْنَ فِیْ وَسْطِ الدَّائِرَۃِ وَیَقُوْلُ رَکَزْتُہَا فِیْ قَلْبِ الْعَائِنَۃِ ثُمَّ یَسْتُرُہَا تَحْتَ صَحْفَۃٍ اَوْ قَعْبٍ پھر ہم رجوع کرتے ہیں پہلے کلام کی طرف تو کہتے ہیں ان ہی عزیمتوں سے یعنی جنکی والد ماجد سے اجازت ہے یہ عمل ہے اس لڑکے کے واسطے جسکو نظر لگانیوالی عورت کی نظر لگ گئی اس عورت کو ڈائن اور ٹھیا بھی کہتے ہیں

---

[۱] مقلاۃ بالکسر نے کہ فرزندش نہ زید ۱۲ ص [۲] گول لکیر یعنی دائرہ ۱۲

ایک گول لکیر چھری سے کھینچے آیۃ الکرسی اور ان آیتون کو پڑھتے ہوئے وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۝ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ وَيُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ ۝ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ پھر یہ دعا پڑھے أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ يَا حَفِيظُ يَا رَقِيبُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ پھر چھری کو اس دائرہ کے اندر گاڑے اور کہے کہ مین نے چھری ٹھونکدی نظر لگانے والی کے دل مین یہ کہکر ٹھوکدے کالی کے نیچے یا قعب کے یعنی طباق کے نیچے وَأَيْضًا مَنْ قَالَ لِلْعَائِنِ أَوِ السَّاحِرِ يَا فُلَانُ وَدَعَاهُ بِاسْمِهِ وَقْتَ إِصَابَتِهِ أَوْ وَقْتَ حِكَايَتِهِ عَنْ نَفْسِهِ بَطَلَ عَمَلُهُ اور یہ بھی ہے کہ جو نظر لگانیوالی یا جادوگر کو کہے یا فلانے اور اسکا نام لیکر پکارے نظر لگانے کے وقت یا اسوقت جب خود اسکا ذکر کرے تو اسکا اثر باطل ہوجائیگا وَأَيْضًا إِذَا تَحَقَّقَ الْعَيْنُ دُعِيَ الْعَائِنُ بِأَنْ يَغْسِلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرِجْلَيْهِ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ فِي إِنَاءٍ وَصَبَّ ذَٰلِكَ الْمَاءَ عَلَى الْمَعْيُونِ يَبْرَأُ مِنْ سَاعَتِهِ قُلْتُ أَخْرَجَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأِ أَمْرَهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْعَائِنَ بِالْغُسْلِ عَلَى هٰذِهِ الْكَيْفِيَّةِ اور یہ بھی ہے کہ جب نظر لگانا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہوجاوے تو اسکے منہ اور دونون ہاتھ اور دونون پاؤن اور اسکی شرمگاہ کے دھونے کو کہے ایک برتن مین اور اس پانی کو اسپر چھڑکے جسکو نظر لگی تو اسیدم اچھا ہوجاوے مین کہتا ہون امام مالک نے موطا مین روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نظر لگانیوالے کو اسی طرح کے مانند کا حکم کیا یعنی شرمگاہ وغیرہ کے دھونیکا **ف** مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم مین مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی اور جب کوئی تم مین سے دھلاوے تو دھو دو یعنی اگر دفع نظر کیواسطے کوئی تمسے درخواست کرے کہ منھ وغیرہ دھو دیجیے تو دھو دینا چاہیے کہ شاید تمھاری ہی نظر لگ گئی ہو اسکا برا ماننا عبث ہے اور روایت ہے

کہ عثمان رضؓ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا اسکی ٹھوڑی مین کالا ٹیکا لگا دو کہ اسکو نظر نہ لگے مترجم کہتا ہے کہ یہ جو لڑکے کے کالا ٹیکا لگا دیتے ہین معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہین واللہ اعلم وایضاً اذرع من خیط طاهر ثلثة اذرع واتركه عنده من يحفظه ثم اقرأ هذه العزيمة على المعيون ثم اذرع ثانيا فان زاد او نقص فهو معيون فكرر العمل ثلثا يذهب اثر العين بسم الله ولا قوة الا بالله ثلث مرات وتقرأ الفاتحة ثلث مرات ثم تقول عزمت عليك ايتها العين التي في فلان بن فلانة او فلانة بنت فلانة بعز عز الله وسور عظمة وجه الله بما جرى به القلم من عند الله الى خير خلق الله محمد بن عبد الله صلى الله عليه وسلم عزمت عليك ايتها العين التي في فلان بن فلانة بحق اشر اهيا بر اهيا اذونيا اصبات الى شذاى عزمت عليك ايتها العين التي في فلان بن فلانة بحق شهت بهت انقت يا قطاع الرجا بالذي لا يقوى عليه ارض ولا سماء عن اخرجي يا نفس السوء من فلان بن فلانة كما اخرج يوسف من المضيق وجعل لموسىؑ في البحر طريق والافانت بريئة من الله تعالى والله تعالى برئ منك اخرجي يا نفس السوء من فلان بن فلانة بالف الف قل هو الله احد ۝ الله الصمد ۝ لم يلد ولم يولد ۝ ولم يكن له كفوا احد ۝ اخرجي يا نفس السوء بالف الف لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنين ۝ لو انزلنا هذا القرآن على جبل لرايته خاشعا متصدعا من خشية الله ط فالله خير حافظا وهو ارحم الراحمين ۝ حسبنا الله ونعم الوكيل ۝ ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وصلى الله على سيدنا محمد وآله واصحابه وسلم

اور یہ بھی چشم زخم کا عمل ہے کہ ایک پاک تاگا تین ہاتھ ناپ اور اسکے پاس کہ جو نظر زدہ ہے پھر یہ عزیمت یعنی عزمت علیک سے آخر تک پڑھ جسپر نظر لگی ہے پھر اس تاگے کو دوسری بار ناپ سو اگر تین ہاتھ سے بڑھ جاوے یا کم ہو جائے تو معلوم کر کہ اسکو نظر لگی ہے تو اس عمل کو تین بار مکرر کر

[حاشیہ:] کالا ٹیکا لڑکون کے واسطے دفع نظر کے اثر سے ترمذی مین ثابت ہے ۱۲

نظر کا اثر دور ہوگا طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ بسم اللہ ولا قوۃ الا باللہ کو تین بار پڑھے اور سورۂ فاتحہ کو تین بار پڑھکر عزیمت مذکورہ شروع کرے اور بجائے فلان بن فلانۃ کے بچہ کا اور اسکی ماں کا نام لے وللمسحور والمریض الذی اعیا الاطباء مرضہ یکتب فی اناء صینی ابیض یا حی حین لا حی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حی فیمحوہ بالماء ویشرب الی اربعین یوماً قلت ورایت سیدی الوالد یزید علیہ الفاتحۃ اور جسپر جادو کا اثر ہو اور اس بیمار کے واسطے جسکی بیماری نے طبیبوں کو عاجز کردیا ہو چینی کے سفید برتن میں یہ اسم لکھے یا حی حین لا حی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حی پھر اسکو پانی سے دھو کر چالیس دن پیے میں کہتا ہوں میں نے حضرت والد کو دیکھا کہ اس اسم پر سورۂ فاتحہ زیادہ کرتے تھے ومن ضاع لہ شیء فقال یا حفیظ مائۃ مرۃ وتسع عشر مرۃ من غیر زیادۃ ونقصان ثم قرأ یا بنی انھا ان تک مثقال حبۃ من خردل الی یأت بھا اللہ مائۃ مرۃ وتسع عشرۃ مرۃ رد اللہ علیہ ضالتہ اور جسکی کوئی چیز کھوئی جاوے پھر کہے یا حفیظ ایکسو انیس بار بدون زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت یا بنی انھا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السموات او فی الارض یأت بھا اللہ ایکسو انیس بار پڑھے تو حقتعالی اسکی گم ہوئی چیز کو اسکے پاس پھیر لائیگا ولمعرفۃ السارق یتقابل اثنان ویمسکان الابریق بینھما ویجعلانہ بین اصبعیھما السبابتین ویکتب اسم المتھم فی الابریق ویقرأ سورۃ یس الی من المکرمین فان کان ھو الذی سرق دار الابریق فان لم یدر فلیمح اسمہ ولیکتب اسم غیرہ وھکذا حتی یدور قلت ویجب علی من اطلع علی السارق بامثال ھذہ ان لا یجزم بسرقتہ ولا یشیع فاحشۃ بل یتبع القرائن فانما ھی طریق اتباع القرائن قال اللہ تعالی ولا تقف ما لیس لک بہ علم الخ اور چور کے پہچاننے کے واسطے دو شخص آمنے سامنے بیٹھیں اور بدھنی کو اپنے درمیان میں

ل یعنی اے زندہ اسوقت کہ نہیں تھا کوئی زندہ قائم ہونیوالا بیچ بادشاہت ہمیشگی اپنی کے اور بقاء اپنی کے اے زندہ جیا کر ہم اپنی برکت سے

تھانے رہین اور اسکو کلمے کی دو انگلیون سے اُٹھائے رہین اور جسپر چوری کی تہمت ہو اسکا نام پرچی مین لکھے اور سورہ یٰس کو من المکرمین تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہو گا تو بدھنی گھوم جاویگی پھر اگر نہ گھومے تو اُسکا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہین تک پڑھے اور اسی طرح ہر شخص متہم کا نام لکھا جاوے یہانتک کہ گھومے مین کہتا ہون کہ جو شخص یہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل کرے چور پر مطلع ہو تو اُسپر واجب ہے کہ اُسکے چرانے پر یقین نکرے اور اسکو بدنام نکرے بلکہ قرآن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرائن کا ایک طریقہ ہے حق تعالی نے سورہ بنی اسرائیل مین فرمایا ہے ورنہ پیچھے پڑ اُس چیز کے جسکا تجکو یقین نہین مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاویگا وَاِذَا اُبِقَ لَکَ اٰبِقٌ فَاکْتُبْ فِیْ قِرْطَاسٍ وَّاجْعَلْہُ فِیْ غِطَاءٍ وَّاتْرُکْہُ فِیْ بَیْتٍ مُّظْلِمٍ وَّضَعْہُ بَیْنَ حَجَرَیْنِ وَھِیَ الْفَاتِحَۃُ وَاٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ ثُمَّ اَنْتَ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّ لَکَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰھُمَّ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِیْھِمَا عَلٰی عَبْدِکَ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَۃَ اَضْیَقَ مِنْ خَلْقِہٖ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ثُمَّ اکْتُبْ اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ اِلٰی فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ وَمِنْ وَّرَائِھِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۞ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَہٗ ط وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَائِھِمْ مُّحِیْطٌ ۞ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۞ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۞ اور اگر تیرا غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ مین لکھ اور اسکو کسی چیز مین لپیٹ کر اندھیری کوٹھری مین دو پتھرون کے بیچ مین رکھدے یعنی سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو لکھ پھر اللھم سے یا ارحم الراحمین تک لکھ پھر یہ آیت لکھ اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ ط اِذَا اَخْرَجَ یَدَہٗ لَمْ یَکَدْ یَرٰھَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ ۞ وَمِنْ وَّرَائِھِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَہٗ ط وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَائِھِمْ مُّحِیْطٌ ۞ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ

فِی لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ٥ پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ سے آخر تک اِلخ وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ یُّنْجِحَ اللّٰہُ حَاجَتَکَ فَاقْرَأْ سُوْرَۃَ الْفَاتِحَۃِ بِاَنْ تُوْصِلَ مِیْمَ الْبَسْمَلَۃِ بِلَامِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اٰمِیْنَ یَوْمَ الْاَحَدِ بَیْنَ سُنَّۃِ الْفَجْرِ وَفَرْضِہٖ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً وَّالْیَوْمَ الثَّانِیْ سِتِّیْنَ وَھٰکَذَا تَنْقُصُ کُلَّ یَوْمٍ عَشَرَۃً حَتّٰی یَکُوْنَ یَوْمَ السَّبْتِ عَشَرَ مَرَّۃٍ اور جب تو چاہے کہ حقتعالیٰ تیری مراد بر لاوے تو سورۂ فاتحہ کو پڑھ اسطرح کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی میم کو الحمد للہ کے لام سے ملا دے یکشنبہ کے دن سے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اسیوقت ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس بار اسی طرح ہر روز دس دس کم کرتا جاوے یہانتک کہ ہفتے کے دن دس بار پڑھے وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَرٰی فِیْ مَنَامِکَ مَا فِیْہِ مَخْرَجٌ مِّمَّا اَنْتَ فِیْہِ مِنَ الضِّیْقِ فَتَوَضَّأْ وَالْبَسْ ثِیَابًا طَاھِرَۃً ثُمَّ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ عَلٰی یَمِیْنِکَ وَاقْرَأْ وَالشَّمْسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّاللَّیْلِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّفِیْ رِوَایَۃٍ بَدَلَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ سُوْرَۃَ التِّیْنِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْ اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ کَذَا وَکَذَا وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اَسْتَدِلُّ بِہٖ عَلٰی اِجَابَۃِ دَعْوَتِیْ فَاِنْ رَاَیْتَ مَا یَسُرُّکَ وَاِلَّا فَافْعَلْ مِثْلَ ذٰلِکَ فِی اللَّیْلَۃِ الثَّانِیَۃِ فَاِنْ رَاَیْتَ وَاِلَّا فِی الثَّالِثَۃِ اِلَی السَّابِعَۃِ لَا یَعْدُوْھَا اِلَّا الْاَمْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی جَرَّبَھَا جَمَاعَۃٌ مِّنْ اَصْحَابِنَا اور جب تو چاہے کہ اپنے خواب میں حال دیکھے جس میں تیری نکاسی ہو اُس تنگی سے جس میں تو مبتلا ہے تو وضو کر اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رو داہنی کروٹ پر لیٹ اور سورۂ والشمس کو سات بار اور سورۂ واللیل کو سات بار اور قل ھو اللہ کو سات بار پڑھ اور دوسری روایت میں قل ھو اللہ کے عوض سورۂ والتین کا سات بار پڑھنا آیا ہے پھر یوں کہے خداوندا مجکو میرے خواب میں ایسا اور ایسا دکھلادے اور میرے اِس حال میں کشادگی اور نکاسی کردے اور میرے خواب میں وہ چیز دکھادے جس سے

سلہ معمول مولانا اسحق رحمۃ اللہ کا یہ تھا اگر گم ہوئی چیز کیلیے یا کسی کے لڑکے وغیرہ گم ہونے کے لیے درود شریف لکھ کر دیتے تھے کہ اونچی جگہ یعنی درخت یا کھونٹی وغیرہ پر لٹکا دے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللھم صل علی محمد و آل محمد و بارک وسلم الف الف مرۃ والف الف ذرۃ [illegible]

مین اپنی دعا کے قبول ہوجانیکو دریافت کرجاؤن تو اگر تو اسی رات وہ چیز خواب مین دیکھے جس کو تو چاہتا ہے تو خوب ہوا اور نہین تو اسیطرح دوسری رات کو سو اگر مطلب حاصل ہو تو ہو المراد اور نہین تو تیسری رات بھی اسیطرح کرسا تو ین رات تک انشاء اللہ تعالیٰ ساتوین کے آگے نہ بڑھیگا کہ حال کھلجائیگا اس عمل کا ہماری صحبت والون نے تجربہ کیا ہے رُقیۃُ المحمُومِ اَن یُکتَبَ وَیُعلَّقَ عَلٰی عَضُدِہٖ یَبرَأُ سَرِیعًا بِاِذنِ اللّٰہِ تَعَالٰی بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ٥ بَرَاءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ العَزِیزِ الحَکِیمِ ٥ اِلٰی اُمِّ مِلدَمٍ الَّتِی تَاکُلُ اللَّحمَ وَ تَشرَبُ الدَّمَ وَتَہشِمُ العَظمَ اَمَّا بَعدُ یَا اُمَّ مِلدَمٍ اِن کُنتِ مُؤمِنَۃً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَاِن کُنتِ یَہُودِیَّۃً فَبِحَقِّ مُوسٰی الکَلِیمِ عَلَیہِ السَّلَامُ وَاِن کُنتِ نَصرَانِیَّۃً فَبِحَقِّ المَسِیحِ عِیسَی بنِ مَریَمَ عَلَیہِمَا السَّلَامُ اَن لَّا اَکَلتِ لِفُلَانِ بنِ فُلَانَۃَ لَحمًا وَّلَا شَرِبتِ لَہٗ دَمًا وَّلَا ہَشَمتِ لَہٗ عَظمًا وَتَحَوَّلِی عَنہُ اِلٰی مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ العَزِیزُ الحَکِیمُ وَاِلَّا فَاَنتِ بَرِیئَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاللّٰہُ تَعَالٰی بَرِیءٌ مِّنکِ وَحَسبُنَا اللّٰہُ وَنِعمَ الوَکِیلُ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ جسکو تپ آتی ہو اسکا افسون یہ ہو کہ ایک کاغذ مین لکھے اور اسکے بازو مین باندھے جلد اچھا ہوجاویگا اللہ تعالیٰ کے حکم سے بسم اللہ سے آخر تک لکھے ف ام ملدم عرب کی زبان مین تپ کی کنیت ہے اور بجائے فلان بن فلانۃ کے مریض کا اور اسکی ماں کا نام لکھے وَاَیضًا یَقرَأُ کُلَّ یَومٍ بَعدَ صَلٰوۃِ العَصرِ سُورَۃَ المُجَادِلَۃِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور یہ بھی عمل ہو دفع تپ کا کہ ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورہ مجادلہ تین بار پڑھے تپ والے پر وَلکِن یَہٖ الخنازیر یَعقِدُ عَلٰی سَیرٍ مِّنَ الاَدِیمِ عَلٰی مِقدَارِ طُولِ المَرِیضِ اِحدٰی وَّاَربَعِینَ عُقدَۃً یَنفُثُ فِی کُلِّ عُقدَۃٍ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اَعُوذُ بِنُورِ اللّٰہِ وَقُدرَۃِ اللّٰہِ وَقُوَّۃِ اللّٰہِ وَعَظَمَۃِ اللّٰہِ وَبُرہَانِ اللّٰہِ وَسُلطَانِ اللّٰہِ وَکَنَفِ اللّٰہِ وَجِوَارِ اللّٰہِ وَاَمَانِ اللّٰہِ وَحِرزِ اللّٰہِ وَصُنعِ اللّٰہِ وَکِبرِیَاءِ اللّٰہِ وَنَظَرِ اللّٰہِ وَبَہَاءِ اللّٰہِ

---

۱ معمول مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ اور مولانا اسحق رحمہ اللہ کا تپ کے دفع کیلیے یہ تھا کہ گلے مین باندھنے کے لیے لکھدیتے تھے قُلنَا یَا نَارُ کُونِی بَردًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبرَاہِیمَ ط اور بیٹنے کے لیے بیماری دفع ہونے کے لیے سَلَامٌ قَولًا مِّن رَّبٍّ رَّحِیمٍ ط ۱۲

وَجَلَالِ اللّٰہِ وَکَمَالِ اللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ اور جسکی گردن میں کنٹھ مالا ہو تو چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس ۴۱ گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے یعنی بسم اللہ سے آخر تک وَلِمَنْ ظَهَرَتْ عَلٰى بَدَنِهِ الْحُمْرَةُ يُرْقِيْهِ بِهٰذَا الدُّعَاءِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَيَبْلُغُ بِالسِّكِّيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الْحَلِيْمِ الْكَرِيْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ اَيَّتُهَا الْحُمْرَةُ جَاءَتْكِ جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ اَيَّتُهَا الرِّيْحُ اَجِيْبِيْ دَاعِيَ اللّٰهِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَمَا لَهٗ مِنْ مَّلْجَاءٍ وَّمَا لَهٗ مِنْ ظَهِيْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِالثَّنَاءِ الطَّيِّبِ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهُ يَكْفِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ اٰفَةٍ تَعْتَرِيْكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور جس کے بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہو وہ افسون کرے اس دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑھنے کے وقت چھری سے وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہے وَلِمَنْ يَّشْكُوْ لِبَصَرِهٖ يَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ه بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ اور جو ضعف بصارت سے نالاں ہو وہ یہ آیت پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ه وَلِمَنِ ابْتُلِيَ بِالصَّرْعِ يَاْخُذُ لَوْحًا مِّنَ النُّحَاسِ فَيَنْقُشُ فِيْهِ اَوَّلَ سَاعَةٍ مِّنْ يَّوْمِ الْاَحَدِ فِيْ طَرَفٍ مِّنْهُ يَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ يَا قَهَّارُ وَفِي الطَّرَفِ الْاٰخَرِ يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزِ سُلْطَانِهٖ يَا مُذِلُّ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ اور جو مرگی میں مبتلا ہو تو تانبے کی ایک تختی لے سو شنبہ یکشنبہ کی پہلی ساعت میں اُس تختی کے ایک طرف یہ کھدوا دے يَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ يَا قَهَّارُ اور دوسری طرف یہ کھدوا دے يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزِ سُلْطَانِهٖ يَا مُذِلُّ اور اللہ توفیق دینے والا ہے اور مددگار یعنی عمل کا اثر توفیق و عنایت باری پر منحصر ہے

فصل نویں

مصنف قدس سرہ نے عالم ربانی یعنی عالم حقانی جو علم ظاہر اور علم باطن دونوں سے کامل ہو اسکے آداب اس فصل میں ارشاد کیے قال اللہ تعالےٰ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون ۵ حق تعالیٰ نے فرمایا سو کیوں نہیں نکلے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم حاصل کریں اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی سے ڈراویں جب انکی طرف پلٹ جاویں شاید وہ پرہیز کریں نافرمانی سے **ف** مولانا نے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہیے کہ اپنی نہایت سعی اور عمدہ غرض فقاہت سے رہنمائی قوم کی اور ڈرانا اونکا ٹھہراویں اور ڈرانے کو اسواسطے خاصکر ذکر فرمایا نہ مژدہ رسانی کو ڈرانا اہم ہے رہنمائی سے اور اس آیت میں دلیل ہے اسپر کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہے یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور گاؤں میں چند لوگوں پر علم دین سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگوں کا سکھانا ضرور ہے اور اگر بعض اہل شہر علم دینی نہ سیکھینگے تو سب گنہگار ہونگے اور معلوم ہوا اس آیت سے کہ علم دین سیکھنے سے یہ غرض ہے کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگونکو دین پر لاوے اور یہ نہیں کہ اپنے علم کے گھمنڈ سے لوگوں کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف جھکاوے دنیا حاصل کرنے کو **مترجم** کہتا ہے حکیم سنائی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا **نظم**

علم کز تو ترا نہ بستاند کہ ندا ند ہمین ہمین و بسیار	جہل ازان علم بہ بود صد بار بل بدان لعنت ست کاندر دین	نہ بدان لعنت ست بر ابلیس علم داند لعلم نہ کند کار

العالم الربانی الذی یکون وارث الانبیاء والمرسلین ھو من یحافظ علی امور عالم ربانی اور فقیہ حقانی جو انبیا اور مرسلین کا وارث ہے وہ ہے جو محافظت کرے چند امور پر انجملہ مصنف حقانی نے پانچ امر یہان بیان فرمائے منھا ان یدرس العلم من التفسیر والحدیث والفقہ والسلوک والعقائد والنحو والصرف لیس لہ ان یشتغل بالکلام والاصول والمنطق

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ج منجملہ ان امور کے جنکی محافظت عالم ربانی پر ضروری یہ ہی کہ پڑھاوے علم کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کے اور اسکو لازم نہین کہ علم کلام اور اصول اور منطق سے مشغول رہے حق تعالی نے سورہ جمعہ مین فرمایا کہ اللہ وہ ہی جسنے بن پڑھون مین رسول بھیجا انہی مین سے یعنی وہ بھی امی ہے خواندہ نہین تلاوت کرتا ہی انپر آیات خدا کی اور پاک کرتا ہی انکو اور سکھاتا ہی انکو کتاب یعنی قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث **ف** مصنف قدس سرہ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہی قرآن اور حدیث مین اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور احادیث سے مستخرج اور مستنبط ہین کتاب اور سنت بجاے متن ہین اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجاے شرح کے اور نحو اور صرف اسواسطے علم دین مین شمار ہوے کہ فہم کتاب اور سنت کا اُسپر موقوف ہی اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہی اسواسطے کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہین اور اصول سے فقہ اصول حدیث مراد نہین اسواسطے کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوے تو انکے اصول بھی علوم دینیہ مین داخل ہین مولانا رح نے حاشیہ مین فرمایا عقائد اور کلام مین فرق یہ ہی کہ عقائد علم باللہ اور اُسکے صفات اور افعال سے عبارت ہی دلائل عقلیہ سے خالص ہوکر اور اگر دلائل عقلیہ کہین مذکور بھی ہون تو بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور علم کلام مین تو مباحث منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض اور ہیولی اور صورت کے مباحث اور نفس وغیرہ کے مباحث داخل ہین اور وہ یعنی کلام تو مبنی ہی مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ سے وَمَا یَجِبُ فِی التَّدْرِیْسِ ھُوَ ثَمَانِیَۃُ اَشْیَاءَ شَرْحُ الْغَرِیْبِ لُغَۃً اور تدریس مین جسکی مراعات واجب ہی چند چیزین ہین (۱) شرح غریب کرنا باعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال ہو جسکے معنی نہ مفہوم ہوتے ہون تو اُسکو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے وَالتَّوْضِیْحُ الْمُغْلَقِ نَحْوًا (۲) اور جو مشکل مغلق ہو بنا بر قواعد نحویہ کے اُسکو بیان کرے یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب پیچیدار کہ

شاگردون کے ذہن پر صعب ہو تو اسکو موافق صرف اور نحو کے حل کردے وَتَوْجِيْهُ الْمَسَائِلِ بِاَنْ
تُصَوِّرَهَا بِالْاَمْثِلَةِ الْجُزْئِيَّةِ وَيُبَيِّنَ حَاصِلَهَا (۳) اور توجیہ مسائل کی اس طرح پر کرنا کہ
اُسکی صورت باندھ دے جزئی مثالون سے اور اُنکا حاصل بیان کرے یعنی اگر کتاب مین قواعد
کلیہ مذکور ہون اور طلبہ کے ذہن مین نہ آتے ہون تو صاف عبارت سے اُنکی بعضی جزئی
مثالین مذکور کرے اور خلاصہ اُنکا اسطرح بیان کرے کہ مخاطبین کے ذہن مین آجاوے وَتَقْرِيْبُ
الدَّلَائِلِ بِتَحْصُلَ النَّتِيْجَةُ بِلُزُوْمِ بَعْضِ الْمُقَدِّمَاتِ لِبَعْضٍ وَاِنْدِرَاجِ بَعْضِهَا فِيْ بَعْضٍ (۴)
اور تقریب دلائل اسطرح پر کرنا کہ نتیجہ حاصل ہوجانے بسبب لازم ہونے بعضے مقدمات کے بعض کو اور داخل
ہونے بعض مقدمات کے بعض مین یعنی اگر کتاب مین کسی مسئلہ پر دلیل قائم ہو تو اُسکے مقدمات پیچیدہ
کو اسطرح روان کرے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہے تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو اور اگر
حملیات سے قیاس مرکب ہے تو بسبب اندراج بعض کے بعض مین نتیجہ حاصل ہوجاوے تقریب دلیل
عبارت ہے سوق دلیل سے اسطرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو وَفَوَائِدِ الْقُيُوْدِ فِي التَّعْرِيْفَاتِ وَالْقَوَاعِدِ
الْكُلِّيَّاتِ (۵) اور فوائد قیود کے بیان کرنا تعریفات اور قواعد کلیہ مین یعنی تعریف اور قاعدے
مین ہر ہر قید کا فائدہ بیان کرے تا حد جامع اور مانع غیر مستدرک محصل ہو یعنی فلانی قید اسواسطے
مذکور ہوئی کہ فلانی فلانی صورت نکلجاوے جو معرف کے افراد مین نہین ہے مثلاً کلمے کی تعریف
مین لفظ اسواسطے مذکور ہوا کہ دَوَالِ اربع سے احتراز ہوجاوے اسواسطے کہ وہ کلمے کے افراد مین
نہین اور اسطرح سے قواعد کلیہ مین چنانچہ علم اصول مین یون کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل
نہین تو مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہوگیا جیسے سعید بن المسیبؒ کے مراسیل امام شافعیؒ
کے نزدیک واجب العمل ہین کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَوُجُوْهُ الْحَصْرِ فِي التَّقْسِيْمَاتِ (۶) اور
تقسیمات مین وجوہ حصر کے بیان کرنا یعنی بحسب استقرا یا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ
مین منحصر ہے وَدَفْعُ الشُّبُهَاتِ الظَّاهِرَةِ لِمُخْتَلِفَيْنِ يُرٰى اَنَّهُمَا مُتَشَابِهَانِ لِمُشْتَبِهَيْنِ يُرٰى

۵ یعنی خطوط اور اشارات اور مناسے میلون کے اور عقود یعنے انگلیون سے گننا ۱۲

اَنَّهُمَا مُخْتَلِفَانِ مِنَ الْمَذَاهِبِ وَالتَّوْجِيهَاتِ وَالْعِبَارَاتِ (۷) اور دفع کرنا شبہات
ظاہرہ کا جیسے دو مختلف مذہب یا توجیہ یا عبارت کا مشتبہ خیال مین آتا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ
کو مختلف گمان کرنا یعنی اگر دو مذہب یا دو توجیہین یا دو عبارتین اور اسیطرح دو سوال یا دو جواب
جو فی الحقیقت مخالف اور مختلف ہین وہ ظاہر مین مشتبہ معلوم ہوتے ہون تو دونون مین تقریر
واضح فرق بیان کرے اسکو تفریق ملتبسین کہتے ہین اور دو مشتبہ کو مختلف گمان کرے تو دو سکے
حل اختلافات کو تطبیق مختلفین بولتے ہین خواہ اختلاف دونون کا بدلالت مطابقی ہو یا ایک
مطابقی اور دوسرا تضمنی یا التزامی وَكَلُزُوْمِ مَا يَمْتَنِعُ فِي التَّعْرِيْفَاتِ كَالْاِسْتِدْرَاكِ وَذِكْرِ الْاَخْفٰى
وَالْاَكْبَرِ الْمُبَايِنِ لِجُزْئِيَّةِ الْكُبْرٰى وَسَلْبِ الصُّغْرٰى اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ
لازم آنا اسکا جو تعریفات مین ممتنع ہے جیسے استدراک اور خفی تر کا ذکر کرنا وعلے ہذا القیاس
عدم جمع و منع یا لازم آنا اسکا جو برہان مین ممتنع ہے چنانچہ جزئی ہونا کبریٰ اور سالبہ ہونا صغریٰ کا
مترجم کہتا ہے استدراک عبارت ہے اُس لفظ سے جو کلام مین زیادہ ہو بلا فائدہ اور تعریف مین خفا
کا لانا چنانچہ نار کی تعریف مین کہنا اُسْطُقُسٌّ فَوْقَ الْاُسْطُقُسَّاتِ اَوْ قَادِحٍ فِي اللُّزُوْمِ وَالْاِنْدِرَاجِ
اَوْ عَمَّا يُنَافِي لِعِبَارَةٍ اُخْرٰى اَوْ لِكَلَامِ اِمَامٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ یا دفع کرنا اسکا جو قیاس استثنائی
مین لزوم کا اور قیاس اقترانی مین اندراج کا قادح ہے یا دفع کرنا مخالفت کا اس کتاب کی
دوسری عبارت سے یا کسی امام کے کلام سے وہ امام جو اس فن کے اماموں مین داخل ہے یعنی
اگر مصنف کی عبارت اُس کی کتاب کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اس فن کے امام کے
مخالف ہو تو اسکی توجیہ کرنا چاہیے یا منع اور بنا قصر اجمالیہ مصنف کے کلام پر بادی الراے
مین نظر آتا ہو اور اسکا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر نشست رکھتا ہو تو اسکا دفع کرنا ضروری ہے
ہٰکذا صرح المصنف قدس سرہ فی رسالۃ الاخری فَالْعَالِمُ لَا يُفِيْدُ تَلَامِذَتَهٗ فَائِدَةً تَامَّةً
حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ هٰذِهِ الْاُمُوْرَ ثُمَّ يُلْقِيَهُ عَلَيْهَا فِي دَرْسِهٖ تو عالم اپنے شاگردون کو فائدہ
تامہ کا افادہ نہ کریگا جبتک کہ ان امور مذکورہ کو نہ بیان کردے پھر ان ہی امور پر انشاے

درس میں آگاہ کرتا جاوے تاان قواعد مجملہ کے مواقع مخصوصہ میں شرح اور تفصیل ہوتی جائے
گویا معقول محسوس ہوگیا ومنہا ان یلقن الاشغال وقد ذکرناھا بالتفصیل ولیکن لہ
وقت یجلس فیہ مع الناس متوجھا الیھم یلقی علیھم السکینۃ فان محبۃ اللہ تعالے
لا تتم الا بالاستطاعۃ الممکنۃ ثم الاستطاعۃ المیسرۃ ومن الثانیۃ الصحبۃ والحث
علی الاشغال قولا وفعلا وتصرفا بالقلب واللہ اعلم والیہ الاشارۃ فی قولہ تعالی
ویزکیھم اور منجملہ ان امور کے جنکی محافظت عالم ربانی پر لازم ہے یہ ہے کہ اشغال طریقت کی
تلقین کرے اور ہمنے ان کو بتفصیل تمام فصول سابقہ میں ذکر کیا ہے اور اسکے لیے ایک وقت
مقرر کرنا چاہیے جسمیں لوگوں کے ساتھ بیٹھے انکی طرف متوجہ ہوکر اُنپر نسبت ڈالے کو اسواسطے کہ
محبت الٰہی تمام نہیں ہوتی مگر استطاعت ممکنہ سے اور بعد اسکے استطاعت میسرہ سے اور قسم ثانی
یعنے استطاعت میسرہ سے صحبت ہے اور رغبت دلانا اشغال پر قول سے اور فعل سے اور دل
کے تصرف سے واللہ اعلم اور اسی کی طرف یعنی صفائی دل ببرکت صحبت کے اشارہ ہے
حقتعالی کے اس قول میں ویزکیھم یعنی رسول کریم انکو پاک کرتا ہے اپنے انوار کی صحبت سے
ومنہا ان یتجوز لھم بالموعظۃ قال اللہ تعالی لرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر
ان نفعت الذکریٰ ہ ولیجتنب القصص فقد روینا فی الاصول ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم واصحابہ من بعدہ کانوا یتجولون بالموعظۃ وروینا فی سنن
ابن ماجۃ وغیرہ ان القصص لم تکن فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ولا فی زمان ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما وروینا ان الصحابۃ کانوا یخرجون
القصاص من المساجد فعلمنا ان القصص غیر موعظۃ وانہ مذموم وانھا محمودۃ
اور منجملہ امور مذکورہ کے یہ ہے کہ لوگوں کا خبر گیر رہے وعظ اور نصیحت سے حقتعالی نے اپنے رسول
صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا فائدہ دے اور وعظ کہنے
والے کو چاہیے کہ قصہ گوئی سے پرہیز کرے کہ مقرر ہمکو روایت پہونچی ہے کتب حدیث میں کہ رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکے اصحاب اُنکے بعد خبر گیری کیا کرتے تھے مسلمین کی وعظ اور نصیحت سے
اور ہمکو روایت پہونچی ہے سنن ابن ماجہ وغیرہ مین کہ قصہ خوانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ مین نہ تھی اور نہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے مین اور ہمکو یہ روایت ثابت ہوا ہے کہ صحابہ
کرام قصہ خوانونکو مساجد سے نکالدیتے تھے تو ہمنے ان روایات سے معلوم کیا کہ قصہ گوئی اور چیز ہے وعظ اور
نصیحت کے سوا اور یہ معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع مین مذموم ہے اور معیوب ہے کہ زمانہ صحابہؓ مین نہ تھی
اور وہ قصہ خوانونکو نکالدیتے تھے اور وہ وعظ اور نصیحت محمود اور پسندیدہ ہے اسواسطے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہے فَالْقَصَصُ هُوَ اَنْ يَذْكُرَ الْحِكَايَاتِ الْعَجِيبَةَ النَّادِرَةَ وَيُبَالِغَ فِي فَضَائِلِ
الْاَعْمَالِ اَوْ غَيْرِهَا بِمَا لَيْسَ بِحَقٍّ وَلَا يَقْصِدَ فِي ذٰلِكَ تَدْرِيجَ تَلْقِينِهِمُ السُّنَّةَ وَتَمْرِينَهُمْ بِهَا بَلِ
التَّشَدُّقَ وَالْاِعْجَابَ وَالتَّمَيُّزَ عَنِ النَّاسِ بِالْفَصَاحَةِ وَحُسْنِ اِيْرَادِ الْحِكَايَاتِ وَالْاَمْثَالِ
وَبِالْجُمْلَةِ فَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا اَمْرٌ مُهِمٌّ وَسَنَعْقِدُ لَهُ فَصْلًا سو قصہ گوئی سے مراد یہ ہے کہ حکایات عجیبہ
نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال یا اُسکے غیر کو مبالغہ تمام بیان کرے جو بروایت صحیح ثابت نہین اور
اس گفتار سے اسکو یہ مقصود نہین کہ لوگونکو اتباع سنت کی تلقین بتدریج کرے اور آہستہ آہستہ اونکو اتباع
سنت کا خوگر کردے بلکہ مقصود اظہار زبان آوری اور اعجوبہ گفتاری اور لوگون مین ممتاز ہونا
فصاحت بیانی سے اور حسن ایراد حکایات اور برمحل مثل گوئی سے خلاصہ کلام یہ کہ قصہ گوئی
اور وعظ مین فرق کرنا ضروری امر ہے اور اسکے بعد ہم ایک فصل بیان کرینگے شرائط تذکیر اور وعظ
گوئی مین **ف** مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصۂ کربلا اور قصۂ وفات اور قصہ
معراج کا نہایت طول وعریض کرکے نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت نہین اور اسی طرح صحابۂ کبار کے
قصص صحیح اور غلط روایت کو ملا کر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے کان بہرے ہوجاوین ایسی ہی حکایات
مصداق مین اُس حدیث کے جو صحیح مسلم مین ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو تمسے ایسی حدیثین نقل کرینگے کہ تمنے اور تمھارے
باپون نے نہین سنی ہونگی تو انکی صحبت سے آپکو بچائیو اور دور رہیو وَمِنْهَا الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ

والنهی عن المنکر فی الموضوع والصلوٰۃ بان یری احداً لا یستوعب الغسل فیناد بحاویل العراقیب من النار ولا یتم الطمانینۃ فیقول صل فانک لم تصل وفی اللباس والکلام وغیر ذالک قال اللہ تعالیٰ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون ٥ والادب فیھما الرفق واللین والنما العنف واستید لشان الامراء والملوک وقال اللہ تعالیٰ وجادلھم بالتی ھی احسن اور منجملہ امور مذکورہ کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے وضو مین او نماز مین کہ اگر دیکھے کسیکو کہ پاؤنکو پورے نہین دھوتا ہے تو پکار کے کہے کہ عذاب ہے ایڑیون کو دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان بہ طمانینت نہین کرتا تو کہے کہ نماز پھر پڑھ کہ البتہ تو نے نماز نہین پڑھی ھکذا فی الحدیث اور پوشاک اور گفتگو اور اُنکے سوا اور امور مین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہیے حق تعالیٰ فرماتا ہے اور چاہیے کہ تم مین بعضے لوگ دعوت الی الخیر کرین اچھے کام کا امر کرین اور بُرے کام خلاف شرع سے روکین اور وہی لوگ رستگار فلاح یاب ہین اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین تلطف اور نرم کلامی آداب ہے اور سختی اور جھڑکنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین امرا او سلاطین کا طریقہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے نبی کریمؐ سے کہ مجادلہ کر اُنسے اُس طریقہ سے جو نیک تر ہے یعنی تلطف اور نرمی سے ومنھا مواساۃ الفقراء وطالبی العلم بقدر الامکان فان لم یقدر وکان لہ اخوان مرافقون حرضھم وحثھم علی المواساۃ فاذا وجدت ھذہ الصفات مجتمعۃ فی شخص واحد فلا تشکن انہ وارث الانبیاء والمرسلین وانہ الذی یدعی فی الملکوت عظیما وانہ الذی یدعوا لہ خلق اللہ حتی الحیتان فی جوف الماء کما ورد فی الحدیث فلازمہ لا یفوتنک فانہ الکبریت الاحمر واللہ اعلم اور منجملہ امور مذکورہ کے خبر گیری اور حسن سلوک ہے فقرا اور طالب علمون سے بقدر امکان کے اور اگر مقدور نہو اور اُسکے برادران دینی موافق مزاج مقدور والے ہون تو اُنکو تحریص اور ترغیب دلاوے اُنکے ساتھ سلوک کرنیکی تو اگر یہ صفت جو مفصل مذکور ہو چکے ایک شخص مین مجتمع ہون تو ہرگز شک نہ کرنا

اُس کے وارث الانبیاء والمرسلین ہونے مین اور یہی شخص ملکوت آسمانی مین عظیم الشان مشہور ہی اور ایسے ہی شخص کو خلق اللہ دعا دیتی ہی یہانتک کہ مچھلیان پانی کے اندر دعا کرتی ہین حدیث مین وارد ہوا ہی تو ہی مخاطب اُسکا ساتھ نہ چھوڑیو کہین ایسے شخص کی صحبت نہ فوت ہو جاوے اسواسطے کہ بلاشک یہ تو کبریت احمر اور اکسیر اعظم ہی واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح مین وارد ہی کہ فضیلت عالم کی عابد پر جیسے میری فضیلت تمھارے ادنی شخص پر اور آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام دو گروہ پر گذرے اور طالبان علم کی فضیلت ذکر کرکے اُن ہی مین بیٹھے اور فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنے مین تعلیم کے واسطے مبعوث ہوا ہون اور شاید کہ اسمین بھید یہ ہی کہ علم حقانی فی نفسہ کمال ہی اور ایسی فضیلت ہی جس سے انسان رب العالمین کا مظہر ہو جاتا ہی اور یہی سر ہی خلافت کا اسواسطے کہ اسی کے سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی تکمیل ہوتی ہی خلق مین اور اسی کی طرف اشارہ ہی اس آیت مین هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ ولہذا اس فصل کے سرے پر مصنف قدس سرہ اس آیت کو لائے وَاعْلَمْ اَنَّ كُلَّ مَنِ انْتَصَبَ مَنْصَبَ الْهِدَايَةِ وَالدَّعْوَةِ اِلَى اللّٰهِ حَتّٰى مَا اَخَلَّ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ فِيْهِ ثُلْمَةً حَتّٰى يَسُدَّهَا اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ کے منصب پر قائم ہوا جبکہ وہ خلل انداز ہوگا کسی امر مین امور مذکورہ سے تو اسمین رخنہ ہی تا اسکے کہ اسکو بند کرے یعنی اس صفت کو حاصل کرے تب کامل ہو **ف** یعنی کامل مطلق فی الواقع وہ ہی جو علم ظاہر اور باطن دونو کا جامع ہو والا نقصان سے خالی نہین عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن کا محتاج ہی اور باطنی نسبت والا کتاب اور سنت کے حاصل کرنیکا حاجتمند ہی تا جامع النورین اور مجمع البحرین اور یادگار اولیاے سابقین اور وارث الانبیاء والمرسلین ہو جاوے وَاَنَا اُوْصِيْ

لہ فضل العالم علے العابد کفضلی علے ادناکم الحدیث ۱۲ صحیح مسلم اللہ تعالے **لہ** امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہین من تصوف ولم یتفقہ فقد تزندق ومن تفقہ ولم یتصوف فقد تفسق ومن جمع بینہما فقد تحقق یعنی جو صوفی ہوا اور فقہ نہ حاصل کی پس بلاشبہہ زندیقی ہوا یعنی ٹھیٹ کافر اس لیے کہ اسمین نہین ہو تا دین کے برباد کرنے سے اور جو کوئی فقیہ ہوا اور تصوف نہ حاصل کیا پس بلاشبہہ زاہد خشک اور پھیکا بیمزا ملا ہی اور جس نے جمع کیا تصوف اور فقہ مین پس بلاشبہہ محقق ہوا ۱۲ ق

طالب الحق بامور منها ان لا یصحب الاغنیاء الا لدفع مظلمة عن الناس او لبعث غیرهم
علی الخیر وهذا هو وجه التوفیق بین الاحادیث الدالة علی ذم صحبة الملوک و
بین ما صحبهم لبیوت من العلماء البررة اور مین وصیت کرتا ہون طالب حق کو چند امور
کی از انجملہ یہ ہر کہ غنیا اور امراسے صحبت نہ رکھے مگر بہ نیت دفع کرنے ظلم کے خلق پر سے یا انکو
مستعد کرنیکے واسطے خیر پر اور یہ وہی وجہ ہی جس سے اُن احادیث کے درمیان مین جو صحبت
ملوک کی مذمت پر دلالت کرتی ہین اور درمیان اُسکے اکثر علماے صالحین نے اُنکی صحبت اختیار کی
ہر اتفاق ہوکر تعارض دفع ہوتا ہی ومنها ان لا یصحب جهال الصوفیة ولا جهال المتعبدین
ولا المتقشفة من الفقهاء ولا الظاهریة من المحدثین ولا الغلاة من اصحاب المعقول
والکلام بل یکون عالما صوفیا زاهدا فی الدنیا دائما التوجه الی الله منصبغا با
لاحوال العلیة راغبا فی السنة متتبعا لحدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم
وآثار الصحابة طالبا لشرحها وبیانها من کلام الفقهاء المحققین المائلین الی الحدیث
عن النظر واصحاب العقائد الماخوذة من السنة الناظرین فی الدلیل العقلی تبرعا
واصحاب السلوک الجامعین بین العلم والتصوف غیر المتشددین علی
انفسهم والمدققین زیادة علی السنة ولا یصحب الا من اتصف بهذه الصفات
اور از انجملہ یہ وصیت ہی کہ صحبت نہ اختیار کرے صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان عبادت
شعار کی اور نہ فقیہون کی جو زاہد خشک ہین اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقہ سے عداوت رکھتے
ہین اور نہ اصحاب معقول اور کلام کی جو منقول کو ذلیل سمجھ کر استدلال عقلی مین افراط کرتے
ہین بلکہ طالب حق کو چاہیے کہ عالم صوفی ہو دنیا کا تارک ہر دم اللہ کے دھیان مین حالات بلند
مین ڈوبا سنت مصطفویہ مین راغب حدیث اور آثار صحابہ کرام کا متجسس حدیث اور آثار کی شرح اور
بیان کا طلب کرنیوالا اُن فقیہان محققین کے کلام سے جو حدیث کی طرف مائل ہین نظر سے اور اُن اصحاب
عقائد کے کلام سے جنکے عقائد ماخوذ ہین سنت سے جو ناظر ہین دلیل عقلی مین بطریق تبرع اور

عدم لزوم کے اور اُن اصحاب سلوک کے کلام سے جو جامع ہین علم اور تصوف کے تشدد کرنیوالے ہین اپنے نفوس پر اور نہ وقت کرنیوالے سنت نبویہ پر پڑھکر اور نہ صحبت اختیار کرے مگر اُس شخص کی جو متصف بصفات مذکورہ ہو ف مصنف قدس سرہٗ نے مرد حق پرست کو غایت شفقت سے اہل نقصان کی صحبت سے منع فرمایا یا صحبت اُن اشخاص کی راہزن دین ہو حافظ شیراز علیہ الرحمۃ نے فرمایا شعر نخست موعظت پیر صحبت این سخن ست ؛ کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید ؛ صوفی جاہل و عابد بے علم بدعت اور الحاد سے کمتر خالی ہوتا ہے سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا شعر خیالات نادان خلوت نشین ؛ بہم برکند عاقبت کفر و دین ؛ اور فقیہ زاہد خشک نور باطن اور برکات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالیان اصحاب معقول اکثر عقائد اسلامیہ مین متردد یا منکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ بخلاف اُس مرد کامل الوجود کے جو کمالات ظاہرہ اور باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار ہو کر وارث سید الابرار ہے ایسے فرد کامل کی صحبت کیمیاے سعادت ہے حقتعالی اپنی رحمت بے غایت سے ہمکو نصیب کرے آمین ثم آمین وَمِنْهَا اَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِيْ تَرْجِيْحِ مَذَاهِبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ بَلْ يَضَعُهَا كُلَّهَا عَلَى الْقَبُوْلِ مُجْمَلًا وَيَتَّبِعُ مِنْهَا مَا وَافَقَ صَرِيْحَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوْفَهَا فَاِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ مِلَاقِمًا مُخْرَجَيْنِ اِتَّبَعَ مَا عَلَيْهِ الْاَكْثَرُوْنَ فَاِنْ كَانَ سَوَاءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ وَيَجْعَلُ الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا كَمَذْهَبٍ وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ تَعَصُّبٍ اور از انجملہ یہ ہے کہ گفتگو نہ کرے فقہاے کبار کے مذاہب مین ایک کو دوسرے پر ترجیح دیکر بلکہ جمیع مذاہب حقہ کو بالاجمال مقبول جانے اور انمین سے اُسپر چلے جو صریح اور مشہور سنت کے موافق ہو سو اگر کسی صورت مین فقہا کے دو قول ہون اور دونون ماخوذ اور مستنبط ہون سنت سے تو اس قول پر چلے جسپر اکثر فقہا ہین اور اگر دونون طرف کثرت فقہا برابر ہے تو وہ مختار ہے چاہے اس قول پر عمل کرے چاہے دوسرے پر اور ائمہ اربعہ کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدون تعصب کے ف چونکہ جمہور اہلسنت کے نزدیک مذاہب اربعہ مین حق دائر ہے لہذا سبکو مجملاً حق جاننے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے

اسواسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذہان مین مذاہب باقیہ کے تنقیص اور تذلیل
کا باعث ہوجاتا ہی چنانچہ اسی سبب سے بعضے حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہین اور بعضے
شافعی متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتے ہین اسی سبب سے افضل الخلق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا
کہ یونس علیہ السلام سے مجکو فضل نہ کہو واللہ اعلم مصنف نے حاشیہ مین فرمایا صریح سنت سے
وہ مراد ہی جسکا مطلب ماہرین لغت عرب کے افہام مین متبادر ہو اور معروف سے مراد وہ ہی جو بخاری
اور مسلم مین متفق علیہ ہو ترمذی اور ابوداود اونکے سوا اور ائمہ حدیث نے اوسکی روایت اور تصحیح کی
ہو اور سب مذاہب فقہا کو ایک مذہب کر ڈالنے کا یہ مطلب ہی کہ اسکا اعتقاد کرے کہ فیما بین شافعیہ اور
حنفیہ کا اختلاف ویسا ہی جیسے بعضے حنفیون کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس مین تو وہ شخص صورت
اختلاف مختار ہی یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث صریح سے اور مخرج سے مراد وہ ہی جسپر صریح
نص نہ دلالت کرے لیکن نص اوسکی نظیر مین وارد ہی سو فقہا نے اسپر قیاس کر لیا ہی یا سنت سے قاعدہ کلیہ ظاہر ہوا ہی
جس سے جواب اس مسئلہ کا نکلتا ہی یا نص اس طرح پر وارد ہی کہ وہ نص دوسرے مقدمہ کیساتھ ملکر جواب مسئلہ کی مقتضی ہو یا نص
اسپر وارد ہی کہ اس حکم کی طرف مشیر ہو مترجم کہتا ہی کہ موافقت حدیث صریح معروف کو جو مرجحات عمل سے قرار دیا
سو اس عالم محقق ماہر الحدیث کے حق مین ہی جو اسانید اور متون حدیث پر محیط ہی اور معرفت صحیح اور غیر
صحیح ناسخ اور منسوخ مؤول اور غیر مؤول پر قادر ہو حدیث صریح غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ
مصنف قدس سرہ اور سائر علماے محققین کی تصانیف سے یہ امر مفہوم ہوتا ہی اور وہ کم مایہ مخاطب
اس کلام کا نہین جو مشکوۃ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریافت کرکے آپ کو محدث قرار
دیتا ہی شعر تکیہ بر جاے بزرگان نتوان زد بگزاف ٭ مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی ٭ ومنہا ان لا
یَتَکَلَّمَ فِی تَرجِیحِ طُرُقِ الصُّوفِیَّۃِ بَعضِھَا عَلٰی بَعضٍ وَلَا یُنکِرَ عَلَی المَغلُوبِینَ مِنھُم وَلَا عَلٰی

۱ صحیح ہی یہ بات اس لیے کفایہ مین لکھا ہی العامی اذا سمع حدیثا لیس لہ ان یاخذ بظاہرہ لجواز ان یکون مصروفا عن ظاہرہ
او منسوخا بخلاف الفتوی انتہی اور تقریر شرح تحریر مین مولانا عبد العلی لکھتے ہین لیس للعامی الاخذ بظاہر الحدیث لجواز کونہ مصروفا
عن ظاہرہ او منسوخا بل علیہ الرجوع الی الفقہاء اور یہ بات ظاہر ہی کہ اسوقت کے علما عامیون مین داخل ہین چہ جاے جہلا
کما لا یخفی علی العقلاء ۱۲ اق

الْمُوَلَّهِيْنَ فِي السَّمَاعِ وَغَيْرِهٖ وَلَا يَتَّبِعُ هُوَ نَفْسَهٗ اِلَّا مَا هُوَ ثَابِتٌ فِي السُّنَّةِ وَمَشٰى عَلَيْهِ اَصْحَابُ
الْعُلُوْمِ مِنَ الْمُحَقِّقِيْنَ الرَّاسِخِيْنَ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَالْمُعِيْنُ اور انا لجملہ یہ گفتگو کہ صوفیوں
کے طریقے میں بعض کو بعض پر ترجیح دیکر اور جو اہل مغلوب الحال ہیں انپر انکار نکرے اور انہیں جو سماع
وغیرہ میں تاویل کرتے ہیں اور خود پیروی نکرے مگر اسکی جو سنت سے ثابت ہو اور جسپر وہ اہل علم چلے
ہیں جو منجملہ محققین راسخین ہیں اور حق تعالیٰ توفیق دینے والا ہے اور مددگار ف اولیائے طریقت کے
طریقے میں حصول نسبت اور وصول الی اللہ کے جامع ہیں چاروں کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل
اور راجح ہے قادریہ اور چشتیہ سے یا عکس اسکے کہنا بیجا ہے ہر وہ جسکا عمل معلوم ہو اور پسند آوے
وہ اسکو اختیار کرے اور یہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال وغیرہ پر انکار نکرے سو بیان ہے خواجہ
نقشبند کے قول کا کہ نہ انکار می کنم و نہ این کار می کنم یعنی مغلوبین اہل سماع وغیرہ پر انکار اسواسطے
نہیں کہ وہ تاویل سے یہ عمل کرتے ہیں تحلیل حرام صریح نہیں کرتے جو انکا انکار واجب ہو اور پیروی
انکی اسواسطے منع فرمائی کہ یہ امر مسنون نہیں چنانچہ حضرت مصنف نے دوسرے رسالے میں
فرمایا خذ ما صفا ودع ما کدر نسبت صوفیہ غنیمت کبریٰ است در رسوم ایشان ہیچ نمی ارزد

فصل دسویں

اس فصل میں آداب تذکیر اور وعظ گوئی کے مذکور ہیں جسکے بیان کا مصنف قدس سرہ
العزیز نے وعدہ کیا تھا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكِّرْ اِنَّمَا
اَنْتَ مُذَكِّرٌ وَقَالَ لِكَلِيْمِهٖ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ فَالتَّذْكِيْرُ رُكْنٌ
عَظِيْمٌ وَلْنَتَكَلَّمْ فِي صِفَةِ الْمُذَكِّرِ وَكَيْفِيَّةِ التَّذْكِيْرِ وَالْغَايَةِ الَّتِيْ يَلْحَقُهَا الْمُذَكِّرُوْنَ اَيْ

ف تا ہیر مغلوبین سے مجاذیب مغلوب الحال مراد ہیں اور مولہین فی السماع سے وہ صوفی مراد ہیں کہ سماع میں اظہار شوق الٰہی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بعض احادیث سے سننا غنا کا حضرت سے ثابت ہے سو یہ مجاذیب مرفوع القلم ہیں کہ وہ درجۂ تکلیف سے خارج ہیں اور مولہین کی وجہ عدم انکار کی یہی ہے جو مترجم علیہ الرحمۃ نے لکھی لیکن متقدمین مذہب حنفی کے نزدیک قائل ہونے حرمت کے کچھ نہیں حتیٰ کہ در المختار میں اور محرز غیرہا سے صریح حرمت غنا کی ثابت ہے اگرچہ بعض نے بعض مواضع میں مباح بھی لکھا ہے لیکن بحسب قاعدہ اذا اجتمع الحلال مع الحرام کے صلح کرنا درست نہیں ہے واللہ اعلم ۱۲

ف اختلاف جس سماع میں ہے جو بلا مزامیر ہو اور مجمع اہل اللہ میں ہو۔ اگر مجمع اہل اللہ کا نہو یا مزامیر کے ساتھ ہو تو مطلقاً حرام ہے ۱۲ مصحح

عِلْمٍ اُسْنِدَ اَدِلَّۃً وَمَا ذَا اَرْکَانُہٗ وَمَا اٰدَابُ الْمُسْتَمِعِیْنَ وَمَا الْاٰفَاتُ الَّتِیْ تَعْتَرِیْ
فِیْ وُعَّاظِ زَمَانِنَا وَمِنَ اللّٰہِ الْاِسْتِعَانَۃُ حق تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلے اللہ علیہ
وسلم سے فرمایا کہ سمجھایا سمجھایا کر تو ہی مذکر اور واعظ ہے اور اپنے ہمکلام موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا
کہ انکو یاد دلایا کر وقائع سابقہ کو تو نص قرآنی سے معلوم ہوا کہ تذکیر اور وعظ گوئی دین
مین رکن عظیم ہے اور ہمکو چاہیے کہ کلام کرین مذکر کی صفت مین اور تذکیر کی کیفیت مین اور
اس غایت مین جو مذکر کا مقصود اصلی ہے اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہے اور تذکیر کے کیا
ارکان ہین اور وعظ سننے والونکے کیا آداب ہین اور کیا کیا آفتین ہمارے زمانے کے واعظون
کے وعظ مین پیش آتی ہین اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہے فَاَمَّا الْمُذَکِّرُ فَلَا بُدَّ اَنْ یَّکُوْنَ
مُکَلَّفًا عَدْلًا کَمَا اشْتَرَطُوْا فِیْ رَاوِی الْحَدِیْثِ وَالشَّاہِدِ سو مذکر اور واعظ کو ضرور ہے کہ مکلف
یعنی مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہد مین علما
نے تکلیف اور عدالت شرط کی ہے **ف** مولانا رح نے فرمایا کہ لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور
فاسق اور صاحب بدعت جیسے شیعہ اور خارجی لائق تذکیر نہین مُحَدِّثًا مُفَسِّرًا عَالِمًا
بِجُمْلَۃٍ کَافِیَۃٍ مِّنْ اَخْبَارِ السَّلَفِ الصَّالِحِیْنَ وَسِیَرِہِمْ اور واعظ کو ضرور ہے کہ محدث
اور مفسر ہو اور سلف صالح یعنی صحابہ رض اور تابعین رح اور تبع تابعین رح کے اخبار اور سیرت
سے فی الجملہ بقدر کفایت کے واقف ہو وَنَعْنِیْ بِالْمُحَدِّثِ الْمُشْتَغِلِ بِکُتُبِ الْحَدِیْثِ بِاَنْ
یَّکُوْنَ قَرَأَ لَفْظَہَا وَفَہِمَ مَعْنَاہَا وَعَرَفَ صِحَّتَہَا وَسُقْمَہَا وَلَوْ بِاِخْبَارِ حَافِظٍ اَوْ
اسْتِنْبَاطِ فَقِیْہٍ وَکَذٰلِکَ بِالْمُفَسِّرِ الْمُشْتَغِلِ بِشَرْحِ غَرِیْبِ کِتَابِ اللّٰہِ وَتَوْجِیْہِ مُشْکِلِہٖ وَ
بِمَا رُوِیَ عَنِ السَّلَفِ فِیْ تَفْسِیْرِہٖ اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہین کہ کتب حدیث یعنی
صحاح ستہ وغیرہا سے شغل رکھتا ہو اس طرح پر کہ حدیث کے الفاظ کو استاد سے پڑھکر سند کر چکا ہو اور انکے

سلہ اور فرمایا وَذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی نصیحت کیا کر کہ نصیحت نفع دیتی ہے مومنون کو ۱۲ سلہ
مذکر وعظ کہنے والا اور تذکیر وعظ کہنا اور نصیحت کرنی ۱۲

معانی کو بوجھا ہوا ور احادیث کی صحت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت اور سقم کی حافظ حدیث یا استنباط فقہ سے ثابت ہو گئی ہو اور اسی طرح مفسر سے ہم یہ مراد لیتے ہین کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشکلہ کی توجیہ اور تاویل سے واقف ہو اور جو سلف سے تفسیر قرآن روایت ہوئی ہے اسکو جانتا ہو وَیُسْتَحَبُّ مَعَ ذٰلِكَ اَنْ یَّكُوْنَ فَصِیْحًا لَا یَتَعَلَّمُ مَعَ النَّاسِ اِلَّا بِقَدْرِ فَهْمِهِمْ وَاَنْ یَّكُوْنَ لَطِیْفًا ذَا وَجَاهَةٍ وَّمُرُوَّةٍ اور اسکے ساتھ مستحب یہ ہے کہ فصیح یعنی صاف بیان ہو نہ گفتگو کرتا ہو لوگون کے ساتھ مگر بقدر اون کے فہم کے اور یہ کہ مہربان صاحب وجاہت اور مروت ہو **ف** مولانا نے فرمایا بالاتر از فہم کی گفتگو اسواسطے منع ہوئی کہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگون سے اُسقدر جتنا اُنکی سمجھ مین آوے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور رسول کی لوگ تکذیب کرین یعنی جب لوگ ایسا کلام سنینگے جو اونکی عقل مین نہین آتا ہو تو اسکا انکار کرین گے **مترجم** کہتا ہے پس معلوم ہوا کہ واعظ کو دقائق تقدیر اور حقائق توحید اور مسائل مشکلہ فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر نہین کہ اسمین ضلالت کا خوف ہے مولانا نے فرمایا کہ واعظ کی وجاہت یعنی بزرگی اسواسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگون مین بے حقیقت ہے اُسکا کلام اثر نہین کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ مین مروت یعنی جوانمردی اور حسن سلوک کا عمل اسواسطے مطلوب ہوا کہ جس مین یہ صفت حاصل نہین وہ اُن لوگون کے مشابہ ہے جنکا قول فعل کے موافق نہین تو ایسے شخص کے وعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل نہین وَاَمَّا كَیْفِیَّةُ التَّذْكِیْرِ اَنْ لَّا یُذَكِّرَ اِلَّا غِبًّا وَّلَا یَتَكَلَّمَ وَفِیْهِمْ مَلَالٌ بَلْ اِذَا عَرَفَ فِیْهِمُ الرَّغْبَةَ وَیَقْطَعُ عَنْهُمْ وَفِیْهِمْ رَغْبَةٌ اور کیفیت وعظ گوئی کی یہ ہے کہ وعظ نہ کہے مگر فاصلہ دیکر یعنی ہر روز یا ہر وقت نہ کہا کرے اور نہ کلام کرے اُس حالت مین جب سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ اُسوقت وعظ شروع کرے جب لوگون مین رغبت اور شوق کو دریافت کر لے اور قطع کلام کرے درصورتیکہ اُنمین رغبت باقی ہو **ف** مترجم کہتا ہے اسواسطے کہ سماع بلا رغبت مین تاثیر نہین ہوتی

سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا **مصرع** ازان بہش بس کہن کہ گوئیدبس۔ وَاَنْ یَّجْلِسَ فِیْ مَکَانٍ طَاهِرٍ یَا مَسْجِدٍ وَاَنْ یَّبْدَأَ الْکَلَامَ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَخْتِمَ بِہِمَا وَبِالدُّعَاءِ لِلْمُؤْمِنِیْنَ عُمُوْمًا وَلِلْحَاضِرِیْنَ خُصُوْصًا اور یہ کہ وعظ کہنے کو پاک مکان میں بیٹھے چنانچہ مسجد میں اور یہ کہ حمد اور درود سے کلام کو شروع کرے اور ان ہی پر ختم بھی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کیواسطے عموماً اور حاضر لوگونکے واسطے خصوصاً وَلَا یُحْقِقَ فِی التَّرْغِیْبِ اَوِ التَّرْهِیْبِ فَقَطْ بَلْ هُوَ یَشُوْبُ کَلَامَہٗ مِنْ هٰذَا وَمِنْ ذٰلِکَ کَمَا هُوَ سُنَّۃُ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ فِیْ اِرْدَافِ الْوَعْدِ بِالْوَعِیْدِ وَالْبِشَارَۃِ بِالْاِنْذَارِ اور یہ کہ مخصوص نہ کرے کلام کو فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے میں یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے میں بلکہ کلام کو ملاتا چلاتا ہے کبھی اس سے اور کبھی اس سے جیسا کہ حق تعالیٰ کی عادت ہے قرآن مجید میں وعدے کے پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھ انذار اور تخویف کو ملانا **ف** اسواسطے کہ فقط ترغیب سے آدمی بیباک ہو جاتا ہے اور فقط ترہیب سے یاس اور ناامیدی حاصل ہوتی ہے تو ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیے **مصرع** چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است وَاَنْ یَّکُوْنَ مُیَسِّرًا لَا مُعَسِّرًا وَّلْیُبْهِمْ بِالْخِطَابِ وَلَا یَخُصَّ طَائِفَۃً دُوْنَ طَائِفَۃٍ وَّاَنْ لَّا یُشَافِهَ بِذَمِّ قَوْمٍ اَوْ بِالْاِنْکَارِ عَلٰی شَخْصٍ بَلْ یُعَرِّضُ مِثْلَ اَنْ یَّقُوْلَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَّفْعَلُوْنَ کَذَا وَکَذَا اور واعظ کو لازم ہے کہ آسانی کرنیوالا ہو نہ سختی کرنیوالا اور یہ کہ خطاب کو عام کرے اور خاص نہ کرے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت یا کسی شخص معین پر انکار بالمشافہ نہ کرے بلکہ بطریق اشارہ کہے چنانچہ یون کہے کہ کیا حال ہے لوگونکا کہ ایسا ایسا کرتے ہیں **ف** مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہہ مذمت اور انکار واعظ کی عداوت باطنی پر محمول ہوگا اس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو یقینی ہے کہ بعضے سامعین کا دل منقبض ہو اور دلون سے اسکی دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکیر کا فائدہ نہ حاصل ہوگا وَلَا یَتَکَلَّمُ بِسَقَطٍ وَّهَزْلٍ اور وعظ میں کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ نہ بولے **ف** اسواسطے

کہ کلام سخیف اور خوش طبعی کی بات رعب اور ہیبت کو کھو دیتی ہو تو غرض تذکیر میں خلل
واقع ہوگا وَتَحْسِينُ الْحَسَنِ وَتَقْبِيحُ الْقَبِيحِ وَبِالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٍ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا
يَكُونُ إِمَّعَةً اور خوبی بیان کرے نیک بات کی اور برائی کھولدے امر قبیح کی اور معروف
شرعی کا امر کرے اور منکر سے نہی کرے اور دم بدم جانب رکابی مذہب نہ ہو کہ جس محفل میں
جاوے انکی خواہش نفسانی کے موافق وعظ شروع کرے وَأَمَّا الْغَايَةُ الَّتِي يَلِيهَا فَيَنْبَغِي
أَنْ يُحْضِرَ فِي نَفْسِهِ صِفَةَ الْمُسْلِمِ فِي أَعْمَالِهِ وَحِفْظِ لِسَانِهِ وَأَخْلَاقِهِ وَأَحْوَالِهِ الْقَلْبِيَّةِ
وَصَفَاءِ أَوْقَاتِهِ عَلَى الْأَذْكَارِ ثُمَّ يُحَقِّقُ فِيهِمْ تِلْكَ الصِّفَةَ بِكَمَالِهَا بِالتَّدْرِيجِ عَلَى حَسَبِ
فَهْمِهِمْ فَيَأْمُرُ أَوَّلًا بِفَضَائِلِ الْحَسَنَاتِ وَمَسَاوِي السَّيِّئَاتِ فِي اللِّبَاسِ وَالزِّيِّ وَالصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا
فَإِذَا تَأَدَّبُوا أَغْلَبَهُمْ بِالْأَذْكَارِ فَإِذَا أَثَّرَ فِيهِمْ فَلْيُحَرِّضْهُمْ عَلَى ضَبْطِ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ لِيَسْتَعِينَ
فِي تَأْثِيرِهِ فِي قُلُوبِهِمْ بِذِكْرِ أَيَّامِ اللّٰهِ وَوَقَائِعِهِ مِنْ آثَارِ أَفْعَالِهِ وَتَصَرُّفِهِ وَتَعْذِيبِهِ
الْأُمَمَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ بِهَوْلِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشِدَّةِ يَوْمِ الْحِسَابِ وَعَذَابِ النَّارِ
وَكَذٰلِكَ بِتَرْغِيبَاتٍ عَلَى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَا اور غایت وعظ کی جو مقصود ہی سو مناسب یہ
ہی کہ اپنے دل میں تصور کرے مسلمان کی صفت کو اُسکے اعمال میں اور اُسکے حفظ لسان اور
اخلاق میں اور اُسکے حالات قلبی اور اُسکے اذکار کی مداومت میں پھر چاہیے کہ اسی
صفت متخیلہ کو علی وجہ الکمال سامعین میں ثابت اور متحقق کردے اندک اندک اُنکے
فہم کے موافق تو پہلے حسنات کی خوبیوں اور سیئات کی برائیوں کا امر کرے لباس اور
شکل اور نماز وغیرہ میں پھر جب اسکے خوگر ہو جاویں تو اونکو اذکار کی تلقین کرے پھر جب
اُنمیں ذکر کا اثر معلوم ہو تو اُنکو رغبت اور شوق دلاوے زبان اور دل کے روکنے پر اقوال
قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اور اُنکے دلوں میں ان امور کی تاثیر کرنے میں اعانت
چاہے ایام سابقہ اور وقائع گذشتہ کے ذکر کرنے سے منجملہ حق تعالی کے افعال ظاہرہ اور
اُسکی تصریف اور تعذیب کے جو اگلی امتوں پر دنیا میں ہو چکی ہی پھر استعانت چاہے

موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم الحساب اور دوزخ کے عذاب ذکر کرنے سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات سے استعانت چاہیے اُسکے موافق جیسا ہم مذکور کر چکے ہین وَاَمَّا اُستِمْدَادُہٗ فَیَکُوْنُ مِنْ کِتَابِ اللہِ عَلٰی تَاوِیْلِہِ الظَّاھِرِ وَسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللہِ الْمَعْرُوْفَۃِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِیْنَ وَاَقَاوِیْلِ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ وَغَیْرِھِمْ مِنْ صَالِحِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبَیَانِ سِیْرَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور وعظ گوئی کی استمداد کو کتاب اللہ سے چاہیے اُس کی ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے موافق اور حدیث نبوی سے جو محدثین کے نزدیک معروف ہی اور صحابہ اور تابعین اور اُن کے سوا اور مومنین صالحین کے اقوال سے اور سیرت نبوی کے بیان کرنے سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہی جو لفظ قرآن کے اندر سے مفہوم عند الاطلاق ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات اور لطائف شاعرانہ کو مقام وعظ مین ذکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہین اسواسطے کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارے مین فرق نہین کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر محمول کرینگے اور گمراہ ہونگے چنانچہ ہمارے زمانے کے واعظین مین سے ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کے معنی مین خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہانتک اوس کی جہالت کی نوبت پہونچی کہ اُسنے طٰہٰ کی تفسیر کی بحساب جمل کہ چودہ عدد ہوے تو یہ خطاب ہی خدا کا اپنے نبی سے علیہ الصلوٰۃ و السلام کہ اے چودھوین رات کے چاند تو غور کر کہ اس واعظ کی جہالت اور بے امتیازی اسکو کہان کھینچ لی گئی اور یہ جو فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور اُن احادیث کا ذکر کرنا جنکی کچھ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہین ہی جائز نہین وَلَا یَذْکُرُ الْقَصَصَ الْمُجَازَفَۃَ فَاِنَّ الصَّحَابَۃَ اَنْکَرُوْا عَلٰی ذٰلِکَ اَشَدَّ الْاِنْکَارِ وَاَخْرَجُوْا اُولٰٓئِکَ مِنَ الْمَسَاجِدِ وَضَرَبُوْھُمْ وَاَکْثَرُ مَا یَکُوْنُ ھٰذَا فِی الْاِسْرَآئِیْلِیَّاتِ الَّتِیْ لَا یُعْرَفُ صِحَّتُھَا وَفِی السِّیْرَۃِ وَشَانِ نُزُوْلِ الْقُرْاٰنِ اور واعظ کو چاہیے کہ بیہودہ قصون کو جو بروایت صحیح ثابت نہین ہین ذکر نہ کرے اسواسطے کہ صحابہ کرام نے قصہ خوانی پر سخت انکار کیا اور قصہ

خواتون کو مساجد سے نکالدیا ہو اور اُنکو مارا ہو اور یہ وہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایت مین ہوتے ہین جنکی صحت معلوم نہین اور سیرت اور قرآن کی شان نزول مین وآثار کانہ فالترغیب والترہیب والتمثیل بالامثال الواضحۃ والقصص والمرققۃ والنکات النافعۃ فہذا طریق التذکیر والشرح اور وعظ کے ارکان تو ترغیب اور ترہیب ہے اور مثال گذرانا کھلی مثالون سے اور صحیح قصے دل کے نرم کرنیوالے اور نکات منفعت بخش سو یہ طریقہ ہے تذکیر اور شرح کا والمسئلۃ التی یذکرھا اما من الحلال او الحرام او من باب آداب الصوفیۃ او من باب الدعوات او من عقائد الاسلام فالقول الجلی ان ھناک مسئلۃ یعلمھا و طریقا فی تعلیمھا اور جس مسئلہ کو واعظ ذکر کرے چاہیے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد اسلام سے پس ظاہر قول یہ ہے کہ بیان کرے واعظ وہ مسئلہ جسکو جانتا ہو اور اسکے سکھانے کا طریق معلوم ہو وَاَمَّا آداب المستمعین فان یستقبلوا المذکر ولا یلعبوا ولا یلغطوا ولا یتکلموا فی ما بینھم ولا یکثر والسؤال من المذکر فی کل مسئلۃ بل اذا عرض خاطر فان کان لا یتعلق بالمسئلۃ تعلقا قویا او کان دقیقا لا یتحملہ فھوم العامۃ فلیسکت عنہ فی المجلس الحاضر فان شاء سألہ فی الخلوۃ وان کان لہ تعلق قوی کتفصیل اجمال وشرح غریب فلینظر حتی اذا انقضی کلامہ سألہ اور وعظ کی سماعت کرنیوالون کے آداب سو یہ ہین کہ مذکر کے سامنے ہون اور لھو لعب نہ کرین اور شور نہ مچائین اور آپس مین وعظ کے اندر باتین نہ کرین اور ہر امر مین واعظ سے سوال نہ کرین بلکہ اگر سامع کو کوئی خطرہ عارض ہو تو اگر اُسکو مسئلہ مذکور کے ساتھ تعلق قوی نہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جسکو عوام کی فہم نہین اُٹھا سکتی تو اُس سوال سے سکوت اختیار کرے حاضرین مجلس مین پھر اگر چاہے تو اُسکو خلوت مین پوچھلے اور اگر اُس کو مسئلے کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے مفصل کرنا مجمل کا اور مشکل لغت کا دریافت کرنا تو منتظر رہے تا اینکہ اُس کا کلام آخر ہو تو دریافت کرلے ولیعد

الْمُذَكِّرُ كَلَامَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور چاہیے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار اعادہ
کرے ف بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
کلام فرماتے تھے تو تین بار[۱] اعادہ فرماتے تا خوب بوجھ میں آجاوے فَإِنْ كَانَ هُنَاكَ أَهْلُ
لُغَاتٍ شَتّٰى وَالْمُذَكِّرُ يَقْدِرُ أَنْ يَتَكَلَّمَ عَلٰى أَلْسِنَتِهِمْ فَلْيَفْعَلْ ذٰلِكَ فِي تَجْنِيسِ وَتَثْلِيثِ
الْكَلَامِ وَإِجْمَالِهِ سو اگر مجلس وعظ میں کئی قسم کی بولی والے لوگ جمع ہوں اور واعظ انکی زبانوں پر قادر
ہو تو اسکو یہ کرنا چاہیے یعنی ہر زبان میں کلام کرے اور یہ بھی کرنا چاہیے تحقیق اور مجمل کلام سے یعنی
اسواسطے کہ کلام باریک اور مجمل سے علی العموم فائدہ حاصل نہیں وَأَمَّا الْآفَةُ الَّتِي اعْتَرَتِ
الْوُعَّاظَ فِي زَمَانِنَا فِيهَا عَدَمُ تَمْيِيزِهِمْ بَيْنَ الْمَوْضُوعَاتِ وَغَيْرِهَا بَلْ غَالِبُ كَلَامِهِمُ
الْمَوْضُوعَاتُ وَالْمُحَرَّفَاتُ وَذِكْرُهُمُ الصَّلَوَاتِ وَالدَّعَوَاتِ الَّتِي عَدَّهَا الْمُحَدِّثُونَ
مِنَ الْمَوْضُوعَاتِ اور وہ آفتیں جو ہمارے زمانے کے واعظوں کو پیش آتی ہیں وہ انمیں سے
ایک عدم تمیز ہے درمیان موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ غالب کلام انکا موضوعات
اور محرفات ہیں اور مذکور کرنا انکا ان نمازوں اور دعاؤں کو جنکو اہل حدیث نے موضوعات میں
شمار کیا ہے ف سبب اسکا یہ ہے کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے نہیں سیکھا اور شوق
ہوا وعظ گوئی کا جو روایت اور قصہ کسی کتاب میں عوام فریب پایا اسکو بے تمیزی سے ذکر کر دیا
حالانکہ حدیث صحیح میں ثابت ہے کہ جو عمدا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھے گا وہ
جہنمی ہے مترجم کہتا ہے کہ اہل ایمان پر واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت
کی طرف نسبت نہ کرے اور سوائے اہل حدیث کی کتابوں مشہور کے ہر کتاب سے حدیث نقل نہ کرے
اسواسطے کہ خود جھوٹ باندھنا یا جھوٹی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونوں برابر ہیں عذاب
میں وَمِنْهَا مُبَالَغَتُهُمْ فِي شَيْءٍ مِنَ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ اور از انجملہ مبالغہ ذکر کرنا
واعظوں کا کسی شی میں ترغیب اور ترہیب سے ف چنانچہ یوں کہنا کہ اگر دو رکعت فلانی فلانی سورۃ سے

۱؎ لیکن شارحین حدیث نے یہ لکھا ہے کہ یہ تکرار کلام مہتم بالشان میں ہوتی تھی نہ ہر کلام میں ۱۲ فوائد قطب الدین خان مرحوم

فلانے دن اور فلانی ساعت مین پڑھے تو تمام عمر کی قضاے نماز کا عذاب دور ہو جاتا ہی یا جو کوئی بھنگ پیئے اُس نے گویا اپنی مان سے کعبہ معظمہ مین فعل بد کیا حق تعالی بے تمیزی اور بے احتیاطی اور افترا پردازی سے اپنی پناہ مین رکھے آمین وَمِنْهَا قَصَصُهُمْ قِصَّةَ كَرْبَلَاءَ وَالْوَفَاةِ وَغَيْرِ ذَالِكَ وَخُطَبُهُمْ فِيْهَا اور از انجملہ قصہ کربلا اور وفات کی قصہ خوانی اور اُسکے سوا ے اور موسمون مین قصہ گوئی اور اُنہین خطبہ خوانی کرنا ف اسواسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ مین نہ تھا اور روایات موضوعہ اور ضعیفہ سے کمتر خالی ہی بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ تیار ہوتا ہی تا رقت اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا اُلٹا زمانہ ہو گیا ہی کہ اگر نماز نہ پڑھے اور فرائض ایمانیہ کو نہ ادا کرے اور مساجد مین جمعہ اور جماعت کیواسطے نہ حاضر ہو کوئی اُسپر طعن اور تشنیع نہین کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیہ داری مین نہ جاوے اور اُنکے بدعات مین نہ شریک ہو تو مطعون خلق ہوتا ہی بلکہ اُسکے ایمان مین حرف آتا ہی کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی و دشمن اہلبیت ہی شعر بریدہ ز اصل کار و پیوستہ بفرع ؛ ہمہ معتقد خدا و لبسیار شرع ؂

فصل گیارھوین

اس فصل مین مصنف قدس سرہٗ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہی صُحْبَتُنَا وَتَعَلُّمُنَا لِاٰدَابِ الطَّرِيْقَةِ وَالسُّلُوْكِ مُتَّصِلَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّنَدِ الصَّحِيْحِ الْمُسْتَفِيْضِ الْمُتَّصِلِ وَاِنْ لَّمْ يَثْبُتْ تَعَيُّنُ الْاٰدَابِ وَلَا تِلْكَ الْاَشْغَالِ ہماری صحبت اور طریقت اور سلوک کے آداب کو سیکھنا متصل ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک صحیح سند اور متصل ہی یعنی مصنف سے تا مسند رسالت بیچ مین کوئی واسطہ منقطع نہین اگرچہ تعین ان آداب کا اور تقرر ان اشغال کا ثابت نہین یعنی باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کے اتصال تفصیلی نہین بلکہ اجمالی ہی فَالْعَبْدُ الضَّعِيْفُ وَلِيُّ اللّٰهِ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ وَاَلْحَقَهُ بِسَلَفِهِ الصَّالِحِيْنَ صَحِبَ اَبَاهُ الشَّيْخَ الْاَجَلَّ عَبْدَ الرَّحِيْمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

وَاَرْضَاهُ دَهْرًا طَوِيلًا وَتَعَلَّمَ مِنْهُ الْعُلُومَ الظَّاهِرَةَ وَتَاَدَّبَ عَلَيْهِ بِآدَابِ الطَّرِيقَةِ
وَرَاٰى مِنْهُ الْكَرَامَاتِ وَسَاَلَهُ عَنِ الْمُشْكِلَاتِ وَسَمِعَ مِنْهُ كَثِيرًا مِنْ فَوَائِدِ الطَّرِيقَةِ
وَالْحَقِيقَةِ وَمَا جَرٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى شُيُوخِهِ مِنَ الْوَاقِعَاتِ وَالْاَحْوَالِ وَالْكَرَامَاتِ جَزَاهُ
اللّٰهُ سُبْحَانَهُ عَنْهُ وَعَنْ سَائِرِ مُسْتَفِيدِيهِ خَيْرًا ت بندۂ ضعیف ولی اللہ نے کہ حقتعالی
اس سے عفو کرے اور اسکو اسکے سلف صالحین کے ساتھ ملاوے زمانۂ دراز صحبت رکھی
اپنے والد شیخ اجل عبدالرحیم کی خدا راضی ہو انسے اور انکو راضی کرے اور انہی سے
علوم ظاہرہ اور آداب طریقت کے سیکھے اور انسے کرامات دیکھے اور مشکلات پوچھے اور
انسے اکثر فوائد طریقت اور حقیقت کے سنے اور جو اوپر ان کے مرشدو پر واقعات اور
حالات اور کرامات گذرے انسے مسموع ہوے اللہ سبحانہ مؤلف اور باقی انکے مستفیدین پر
کی طرف سے انکو نیک بدلہ دے وَصَحِبَ هُوَ شُيُوخًا كَثِيرًا اَجَلُّهُمْ ثَلٰثَةٌ اَوَّلُهُمْ خَوَاجَهْ
خُرْدُ صَحِبَ الشَّيْخَ اَحْمَدَ السَّهْرِنْدِيَّ وَالشَّيْخَ اِلْهَدَادُ وَخَوَاجَهْ حُسَامُ الدِّيْنِ صَحِبُوا
خَوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَاقِيْ وَثَانِيهِمُ السَّيِّدُ عَبْدُ اللّٰهِ صَحِبَ الشَّيْخَ آدَمَ الْبَنُورِيَّ صَحِبَ
الشَّيْخَ اَحْمَدَ السَّهْرِنْدِيَّ صَحِبَ خَوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَاقِيْ وَثَالِثُهُمُ الْخَلِيفَةُ اَبُو الْقَاسِمِ
صَحِبَ مُلَّا وَلِيَّ مُحَمَّدٍ صَحِبَ الْاَمِيرَ اَبَا الْعُلَا ۹ اور شیخ عبدالرحیم بہت مرشدون کی صحبت
مین رہے بزرگتر انھین سے تین مرشد ہین اول انمین خواجہ خرد ہین جو شیخ احمد سہرندی
اور شیخ الہداد اور خواجہ حسام الدین کی صحبت مین رہے اور تینون خواجہ محمد باقی کی صحبت
مین رہے اور دوسرے مرشد شیخ عبدالرحیم کے سید عبداللہ ہین جو شیخ آدم بنوری کی
صحبت مین رہے اور وہ شیخ احمد سہرندی کی صحبت مین رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی
صحبت مین رہے اور تیسرے مرشد شیخ عبدالرحیم کے خلیفہ ابوالقاسم ہین جو ملا ولی محمد
کی صحبت مین رہے اور وہ امیر ابوالعلا کی صحبت مین رہے ف سہرند شہر لاہور کے
قریب اور بنور بروزن تنور قصبہ ہی سہرند کے توابع سے ثُمَّ الْخَوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَاقِيْ صَحِبَ خَوَاجَهْ

مُحَمَّدٌ اَمْکَنْکِیْ صَحِبَ اَبَاہُ مَوْلَانَا مُحَمَّدْ دَرْوِیْشْ صَحِبَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدْ زَاہِدْ صَحِبَ خَوَاجَہْ
عُبَیْدُ اللّٰہِ الْاَحْرَارَ وَ الْاَمِیْرُ اَبُو الْعُلَا صَحِبَ الْاَمِیْرَ عَبْدُ اللّٰہِ صَحِبَ الْاَمِیْرَ یَحْیٰی
صَحِبَ خَوَاجَہْ عَبْدُ الْحَقِّ صَحِبَ خَوَاجَہْ عُبَیْدُ اللّٰہِ الْاَحْرَارَ الْمَذْکُوْرَ پھر خواجہ محمد باقی خوجہ
محمد امکنکی کی صحبت مین رہے اور وہ اپنے باپ مولانا درویش محمد کی صحبت مین رہے وہ مولانا
محمد زاہد کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبید اللہ احرار کی صحبت مین رہے اور امیر ابو العلا
امیر عبد اللہ کی صحبت مین رہے وہ امیر یحییٰ کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت
مین رہے وہ خواجہ عبید اللہ مذکور کی صحبت مین رہے وَالْخَوَاجَہْ اَحْرَارُ صَحِبَ شُیُوْخًا
کَثِیْرِیْنَ مِنْھُمْ مَوْلٰنَا یَعْقُوْبُ الْجَرْخِیُّ وَ خَوَاجَہْ عَلَاءُ الدِّیْنِ الْغَجْدَوَانِیْ صَحِبَ خَوَاجَہْ
نَقْشْبَنْدْ بِلَا وَاسِطَۃٍ وَ صَحِبَ الْاَوَّلُ اَیْضًا خَوَاجَہْ عَلَاءُ الدِّیْنِ عَطَّارَ وَ الثَّانِیْ خَوَاجَہْ
مُحَمَّدْ پَارْسَا وَ ھُمَا مِنْ کِبَارِ اَصْحَابِ خَوَاجَہْ نَقْشْبَنْدْ اور خواجہ احرار نے بہت شیوخ کی
صحبت حاصل کی اُنمین سے مولانا یعقوب چرخی اور خواجہ علاء الدین غجدوانی ہین وہ دونون خوجہ
نقشبند کی صحبت مین رہے بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولٰنا یعقوب چرخی خواجہ علاء الدین
عطار کی بھی صحبت مین رہے اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علاء الدین خواجہ محمد پارسا کی صحبت مین
رہے اور دونون یعنی عطار اور پارسا خواجہ نقشبند کے عمدہ مریدون سے ہین ف چرخ
قریہ ہے غزنی کے توابع سے اور غجدوان بکسر غین معجمہ ایک موضع ہے بخارا کے توابع سے اور نقشبند کمخاب
بافت کو کہتے ہین خواجہ نقشبند اور اُنکے والد یہی پیشہ کرتے تھے وَالْخَوَاجَہْ نَقْشْبَنْدْ صَحِبَ
شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ اَجَلُّھُمْ خَوَاجَہْ مُحَمَّدْ بَابَا سَمَاسِیْ وَ خَلِیْفَتُہُ الْاَمِیْرُ سَیِّدْ کُلَالْ وَالْخَوَاجَہْ
مُحَمَّدْ صَحِبَ خَوَاجَہْ عَلِیّ الرَّامِیْتَنِیْ صَحِبَ خَوَاجَہْ مَحْمُوْدْ اَبَا الْخَیْرِ الْفَغْنَوِیْ صَحِبَ
خَوَاجَہْ عَارِفْ رِیْوَکَرِیْ صَحِبَ خَوَاجَہْ عَبْدُ الْخَالِقِ الْغَجْدَوَانِیْ صَحِبَ خَوَاجَہْ
یُوْسُفَ الْھَمَدَانِیْ صَحِبَ عَلِیّ الْفَارْمَدِیْ اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت مین
رہے بزرگتر اُنمین خواجہ محمد بابا سماسی اور اُنکے خلیفہ امیر سید کلال اور خواجہ محمد بابا سماسی خوجہ علی

علی رامتینی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ محمود ابوالخیر فغنوی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عارف
ریوگری کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبدالخالق غجدوانی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ یوسف ہمدانی
کی صحبت مین رہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت مین رہے ف رامتاس بفتح میم و تشدید میم قریہ
ہی طوس کے توابع سے اور رامتین قصبہ ہے بخارا کے توابع سے اور فغنہ بفتح فا و سکون غین معجمہ قریہ ہے
بخارا کے توابع سے اور ریوگر بکسر راے مہملہ قریہ ہے بخارا کے مضافات سے اور فارمد قریہ ہے طوس کے
توابع سے صَحِبَ شُیُوخًا کَثِیرِینَ اَجَلُّهُمْ اِثْنَانِ اَحَدُهُمَا الْاِمَامُ اَبُو الْقَاسِمِ الْقُشَیْرِیُّ صَحِبَ
اَبَا عَلِیِّ بْنِ الدَّقَّاقِ صَحِبَ اَبَا الْقَاسِمِ النَّصْرَابَادِیَّ وَ اَبُو الْحُسَیْنِ الْحَضْرَمِیُّ صَحِبَ الشِّبْلِیَّ صَحِبَ
السَّیِّدَ الطَّائِفَةِ الْجُنَیْدَ الْبَغْدَادِیَّ وَالثَّانِی خواجہ اَبُو الْقَاسِمِ الْکُرْکَانِیُّ صَحِبَ اَبَا عُثْمَانَ
الْمَغْرِبِیَّ صَحِبَ اَبَا عَلِیِّ بْنِ الْکَاتِبِ صَحِبَ اَبَا عَلِیِّ بْنِ الرُّوْدَبَارِیِّ صَحِبَ جُنَیْدَ نِ الْبَغْدَادِیَّ علی
فارمدی بہت مشائخ کی صحبت مین رہے بزرگتر انین سے دو ہین ایک امام ابوالقاسم قشیری
وہ ابوعلی دقاق کی صحبت مین رہے وہ ابوالقاسم نصرابادی اور ابوالحسین حضرمی کی صحبت
مین اور دونون یعنی نصرآبادی اور حضرمی شبلی کی صحبت مین رہے وہ سید الطائفہ جنید بغدادی
کی صحبت مین رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی کے ابوالقاسم گرگانی ہین جو ابوعثمان مغربی
کی صحبت مین رہے وہ ابوعلی کاتب کی صحبت مین رہے وہ ابوعلی رودباری کی صحبت مین
رہے وہ جنید بغدادی کی صحبت مین رہے ف ابوالقاسم قشیری رسالہ قشیریہ کے مصنف
ہین جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ کے بیان مین بہت عمدہ کتاب ہے قشیر قبیلہ ہے عرب کا اور
دقاق بفتح دال و تشدید قاف ہے اور کرگان بضم کاف عربی و تشدید راے مہملہ و کاف عجمی ایک گانون
کا نام ہے اور رودباری منسوب بناحیہ کہ انکے آبا کا وطن تھا۔ وَالْجُنَیْدُ الْبَغْدَادِیُّ صَحِبَ خَالَهُ
السَّرِیَّ السَّقَطِیَّ صَحِبَ مَعْرُوفَ الْکَرْخِیَّ صَحِبَ شُیُوخًا کَثِیرِینَ اَجَلُّهُمْ اِثْنَانِ اَحَدُهُمَا
الْاِمَامُ عَلِیُّ بْنُ مُوسَی الرِّضَی صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ مُوسَی الْکَاظِمَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ جَعْفَرَ
نِ الصَّادِقَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ مُحَمَّدَ نِ الْبَاقِرَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ زَیْنَ الْعَابِدِینَ

صحب اباہ الامام حسین صحب اباہ امیر المومنین علی بن ابی طالب صحب سید
المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وثانیھما داؤد الطائی صحب فضیلًا وحبیبًا العجمی
وذا النون صحبوا شیوخًا کثیرین من التابعین وتبعھم اجلھم الحسن البصری
صحب ھؤلاء اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم انس خادم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وحافظ سنتہ فھذہ سلسلۃ الصحبۃ لا شک فی صحتھا واتصالھا
اور جنید بغدادی اپنے ماموں سری[1] سقطی کی صحبت مین رہے وہ معروف کرخی کی صحبت
مین رہے اور معروف کرخی بہت مرشدون کی صحبت مین رہے بزرگتر انمین دو مرشد ہین ایک
تو امام علی بن موسی رضا ہین وہ اپنے والد امام موسی کاظم کی صحبت مین رہے وہ اپنے
والد امام جعفر صادق کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام محمد باقر کی صحبت مین رہے وہ اپنے
والد امام زین العابدین کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام حسین کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد
امیر المومنین علی بن ابی طالب کی صحبت مین رہے وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مین رہے
اور معروف کرخی کے دوسرے مرشد داؤد طائی ہین جو فضیل عیاض اور حبیب عجمی اور ذو النون مصری
کی صحبت مین رہے اور تینون حضرات تابعین اور تبع تابعین مین سے بہت بزرگون کی صحبت مین رہے
بزرگتر انمین سے حسن بصری ہین اور یہ تابعین اصحاب کبار کی صحبت مین رہے انمین سے انس بن
مالک ہین جو خادم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپکی احادیث کے حافظ تو یہ سلسلہ
ہے صحبت کا اسکی صحت اور اتصال مین کچھ شک نہین ہے ف مولانا نے فرمایا کہ مین نے حضرت
ولی نعمت یعنی مصنف سے پوچھا کہ شیخ ابو علی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی کے ساتھ نسبت رکھنے
ہین اس رسالہ مین کیون ذکر کیا فرمایا کہ یہ نسبت اویسیت کی ہے یعنی روحی فیض ہے اور اس
رسالے سے غرض یہ ہے کہ نسبت صحبت کی ہے وقت عالم شہادت مین جو ثابت ہے مذکور ہو لیکن اویسیت
کی نسبت قوی اور صحیح ہے شیخ ابو علی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سے روحی فیض ہے انکو

---

[1] سری بفتح اول وکسر ثانی ویاے تحتانی مشدد یعنی جوانمرد و سقطی یعنی پارچہ فروش جسکو بزاز کہتے ہین ۱۲

بایزید بسطامی رح کی روحانیت سے اور انکو امام جعفر صادق کی روحانیت سے تربیت ہی چنانچہ رسالہ قدسیہ مین خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ نے مذکور کیا وللامام جعفر الصادق ایضاً انتساب الی جدہ لامہ القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق عن سلمان الفارسی عن ابی بکر الصدیق عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام جعفر صادق کو انتساب ہی اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کی طرف بھی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہی سلمان فارسی سے انکو ابی بکر صدیق سے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ومنہا سلاسل اخری الاتصال فی طرف منہا بالصحبۃ وفی طرف بالبیعۃ او الخرقۃ واللہ اعلم فالعبد الضعیف ولی اللہ اخذ الطریقۃ عن ابیہ الشیخ عبد الرحیم عن السید عبد اللہ عن الشیخ آدم عن الشیخ احمد السہرندی عن ابیہ الشیخ عبد الاحد عن شاہ کمال اور ہمارے اور بھی سلاسل ہین جنکے بعض مین بنابر صحبت کے اتصال ہی اور بعض مین بنابر بیعت یا خرقہ پوشی کے تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے طریقہ لیا اپنے والد شیخ عبد الرحیم سے انھون نے سید عبد اللہ سے انھون نے شیخ آدم بنوری سے انھون نے شیخ احمد سرہندی سے انھون نے اپنے والد شیخ عبد الاحد سے انھون نے شاہ کمال سے وایضاً عن شیخ سکندر عن جدہ شیخ کمال ن المذکور عن السید فضیل عن السید گدا رحمن عن السید شمس الدین عارف عن السید گدا رحمن بن ابی الحسن عن شمس الدین الصحرائی عن السید عقیل عن السید بہاء الدین عن السید عبد الوہاب عن السید شرف الدین قتال عن السید عبد الرزاق عن ابیہ امام الطریق ابی محمد عبد القادر الجیلانی عن ابی سعید ن المخزومی عن ابی الحسن القرشی عن ابی الفرج الطرطوسی عن ابی الفضل عبد الواحد التمیمی عن ابیہ الشیخ عبد العزیز التمیمی عن ابی بکر ن الشبلی باسنادہ المذکور اور شیخ احمد سرہندی کو شیخ سکندر سے بھی طریقہ ملا اور انکو اپنے دادا شیخ کمال مذکور سے انکو سید فضیل سے انکو سید گدا رحمن سے

اونکو سید شمس الدین عارف سے انکو سید گدا رحمٰن بن ابو الحسن سے انکو شمس الدین صحرائی سے
انکو سید عقیل سے انکو سید بہاء الدین سے انکو سید عبد الوہاب سے انکو سید شرف الدین قتال سے
انکو سید عبد الرزاق سے انکو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبد القادر جیلانی رح سے اون کو
ابو سعید مخزمی سے انکو ابو الحسن قرشی سے انکو ابو الفرح طرطوسی سے انکو ابو الفضل عبد الوحد
تمیمی سے انکو اپنے باپ شیخ عبد العزیز تمیمی سے انکو ابو بکر شبلی سے انکو اس سند سے جو قبل
اسکے مذکور ہو چکی یعنی جنید بغدادی سے تا شاہ ولایت علی مرتضیٰ رض ف اور شرف الدین
کا لقب قتال ہو السبب نفس کشی کی ریاضت کے محرم نضم میم وتشدید راے مہملہ مشددہ
مفتوحہ بغداد کا ایک کوچہ ہے وایضاً تادب شیخنا عبد الرحیم علی روح جدہ
لامہ الشیخ رفیع الدین محمد واجازلہ قبل ان یولد بسنین بطریق خرق العادۃ
عن ابیہ قطب العالم عن نجم الحق جایلدہ عن الشیخ عبد العزیز اور بھی
ہمارے مرشد شاہ عبد الرحیم ادب آموز ہوے اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد کی روح سے
اور انھون نے انکو اجازت طریقت دی انکے پیدا ہونے سے چند سال کے پہلے بطریق کرامت
کے اور شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب عالم سے اور انکو نجم الحق جایلدہ سے اونکو
شیخ عبد العزیز سے جو رسالہ عزیزیہ کے مصنف ہین ولہ طرق اخری اجازلہ السید
عظمۃ اللہ الاکبر آبادی عن ابائہ عن الشیخ عبد العزیز عن قاضی خان یوسف
الناصحی عن حسن بن طاہر عن سید راجی حامد شاہ عن الشیخ حسام الدین المانک پوری
عن خواجہ نور قطب العالم عن ابیہ علاء الحق بن اسعد اللاہوری البنگالی عن
اخی سراج عثمان الاودھی عن الشیخ نظام الدین اولیا عن الشیخ فرید الدین گنجشکر
عن خواجہ قطب الدین بختیار کاکی عن خواجہ معین الدین السنجری عن خواجہ
عثمان ھارونی عن حاجی شریف الزندنی عن خواجہ مودود چشتی عن ابیہ خواجہ
یوسف بن محمد بن سمعان چشتی عن خالہ خواجہ محمد چشتی عن ابیہ خواجہ ابی احمد

چشتی عن خواجہ ابی اسحق الشامی عن ممشاد علو الدینوری عن ابی ہبیرۃ البصری
عن حذیفۃ المرعشی عن ابراہیم بن ادہم عن فضیل بن عیاض عن عبد الواحد
بن زید عن الحسن البصری عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیخ عبد الرحیم کے اور بھی طرق ہیں ان کو اجازت دی
سید عظمت اللہ اکبر آبادی نے انکو سند حاصل ہوا اپنے باپ دادوں سے انکو شیخ عبد العزیز
سے انکو قاضی خان یوسف ناصحی سے انکو حسن بن طاہر سے انکو سید راجی حامد شاہ سے
انکو شیخ حسام الدین مانک پوری سے انکو خواجہ نور قطب عالم سے انکو اپنے والد علاء الحق
ابن اسعد سے جو اصل میں لاہوری ہیں اور مسکن ہیں بنگالی انکو اخی سراج عثمان اودھی
سے انکو سلطان المشائخ نظام الدین اولیا سے انکو شیخ فرید الدین گنج شکر سے انکو خواجہ
قطب الدین بختیار کاکی سے انکو خواجہ معین الدین سنجری الحسینی سیستانی سے ان کو خواجہ
عثمان ہارونی سے انکو حاجی شریف زندنی سے انکو خواجہ مودود چشتی سے انکو اپنے والد
خواجہ محمد بن سمعان چشتی سے انکو اپنے ماموں خواجہ محمد چشتی سے انکو اپنے والد خواجہ ابو احمد
چشتی سے اونکو خواجہ ابو اسحق شامی سے انکو ممشاد علو دینوری سے انکو ابو ہبیرہ بصری سے
انکو حذیفہ مرعشی سے انکو ابراہیم بن ادہم سے انکو فضیل بن عیاض سے انکو عبد الواحد بن زید
سے انکو حسن بصری سے انکو امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے انکو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

ف مولانا نے فرمایا مانک پور پورب میں ایک قصبہ ہے الہ آباد کے قریب اور اودھ ایک شہر ہے
پورب میں منسوب ہے فیض آباد کہتے ہیں اور سنجری بکسر سین مہملہ سکون جیم و رائے مہملہ منسوب ہے
سجستان کی طرف جو معرب ہے سیستان کا اور ہر چند اولیا جمع ہو ولی کی لیکن حضرت نظام الدین
کا اس واسطے لقب ہوا کہ وہ ایک ولی اولیائے کثیر کے مانند ہیں چنانچہ قرآن مجید میں ابراہیم علیہ
السلام کو امت فرمایا اور اسکی مثالیں بہت ہیں جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہے اور کعب کا لقب
احبار اور زندنہ ایک پرگنہ ہے بخارا کے سات پرگنوں میں سے اور ہارون قریہ ہے زندنہ سے آدھ کوس

پیدا ہو چشت شہر ہے ورئیہ کوہستان میں دو منزل ہرات سے اور بیلا کو شاقلان کہتے ہیں اور خرش ایک شہر ہے
شام کے توابع سے وَرَأیٰ سیدی الوالد الماجد لما طلع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم وذلک انہ راٰہ فی منامہ بایعہ وعلمہ النفی والاثبات وایضا من ذکریا النبی علیہ افضل الصلوٰۃ
والسلام فانہ علمہ اسم الذات اور میرے والد مرشد ادب آموز طریقت کے ہوے حسب باطن کے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی باینطور کہ آنحضرت کو خواب میں دیکھا اُنسے بیعت کی اور آپ نے اُنکو نفی اور اثبات کی تعلیم
فرمائی اور حضرت زکریا پیغمبر سے بھی علیہ الصلوٰۃ والسلام ادب آموز ہوے کہ اسم ذات کی اُنھوں نے تعلیم فرمائی و
ایضا من روح الائمۃ الشیخ ابی محمد عبد القادر الجیلانی والخواجہ بہاء الدین محمد نقشبند والخواجہ
معین الدین بن حسن چشتی فانہ راٰہم واخذ منہم الاجازۃ وعرف نسبۃ کل واحد منہم
علی حدتہا مما فاض منہم علی قلبہ وکان یحکی لنا حکایتہا رضی اللہ تعالی عنہ وعنہم اجمعین اور بھی
والد مرشد نے فیض پایا ائمہ طریقت کی ارواح سے یعنی شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی اور خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند اور
خواجہ معین الدین بن حسن چشتی کی روح سے اور اُنکو خواب میں دیکھا اور اُنسے اجازت لی اور ہر بزرگ کی نسبت اُنسے علیحدہ
علیحدہ دریافت کی جسکا فیض ہوا اُن حضرات کی طرف سے اُنکے دل پر اور حضرت والد ہمسے اُسکی حکایت بیان فرماتے تھے
حق تعالی اُنسے اور اُن حضرات سب سے راضی ہو واما العلوم الظاہرۃ من التفسیر والحدیث والفقہ والعقائد
والنحو والصرف والکلام والاصول والمنطق فقد تعلمنا من سیدی الوالد رضی اللہ عنہ وصغار
الکتب علی اخیہ ابی الرضی محمد والکبار منہا علی امیر زاہد الہروی صاحب الحواشی المشہورۃ
عن میرزا فاضل عن ملا یوسف الکوسج عن میرزا جان وغیرہ عن المحقق ملا جلال الدوانی
عن ابیہ اسعد وغیرہ عن تلامذۃ العلامۃ التفتازانی والعلامۃ الشریف الجرجانی رضی اللہ
تعالی عنہم اجمعین اور علوم ظاہرہ منجملہ تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور نحو اور صرف اور کلام اور
اصول اور منطق کے سو اُنکو ہمنے پڑھا اپنے مرشد والد سے رضی اللہ عنہ اور والد نے چھوٹی کتابیں اپنے
بھائی ابو الرضا محمد سے پڑھیں اور بڑی کتابیں امیر زاہد ہروی سے پڑھیں جو مصنف ہیں حواشی مشہورہ
درسیہ کے اور امیر زاہد نے میرزا فاضل سے اُنھوں نے ملا یوسف کوسج سے اُنھوں نے میرزا جان وغیرہ سے

انھون نے محقق ملا جلال دوانی سے انھون نے اپنے باپ اسعد وغیرہ تلامذہ علامہ تفتازانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ عنہم **ف** علامہ تفتازانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما مین مشہور اور معلوم ہے لہذا مصنف نے اسکو نہ ذکر فرمایا وَاَجَازَنِیْ مِشْکٰوۃَ الْمَصَابِیْحِ وَصَحِیْحَ الْبُخَارِیِّ وَغَیْرَہُ مِنَ الصِّحَاحِ السِّتِّ الثِّقَۃِ الثَّبْتُ حَاجِیْ مُحَمَّدُ اَفْضَلُ عَنِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ مُحَمَّدْ سَعِیْد عَنْ جَدِّہٖ شَیْخِ الطَّرِیْقَۃِ الشَّیْخِ اَحْمَدَ السَّھْرِنْدِیِّ بِسَنَدِہٖ الطَّوِیْلِ الْمَذْکُوْرِ فِیْ مَقَامَاتِہٖ وَھٰذَا اٰخِرُ مَا اَرَدْنَا اِیْرَادَہٗ فِیْ ھٰذِہِ الرِّسَالَۃِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا ظَاھِرًا وَّبَاطِنًا اور مجھ کو اجازت دی مشکوۃ المصابیح اور صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ کی معتمد ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ عبدالاحد سے انھون نے اپنے والد شیخ محمد سعید سے انھون نے اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد سہرندی سے انکی سند طویل مذکور ہے انکے مقامات اور تصانیف مین اور یہ تمامی اس مضمون کی جسکے لانے کا ہمنے اس رسالے مین ارادہ کیا تھا اور شکر ہے حقتعالی کا ابتدا مین بھی اور انتہا مین بھی اور ظاہر مین بھی اور باطن مین بھی مترجم کہتا ہے الحمد للہ کہ اسکے حسن توفیق سے ترجمہ **قول الجمیل** کا چوبیسوین ربیع الآخر سنہ ۱۲۶۰ھ بارہ سو ساٹھ ہجری مین پورا ہو گیا حقتعالی میری بھول چوک اور کج فہمی کو ببرکت ارواح طیبہ اولیاے کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے اور ان حضرات کے نور باطن سے میرے ظلمت کدہ دل کو نورانی فرماوے آمین اور اہل اسلام کو اس ترجمے سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ مین رکھے آمین ثم آمین

خاتم الطبع

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نَوَالِہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اما بعد یہ کتاب فیض انتساب **قول الجمیل** تصنیف لطیف عارف کامل عالم فاضل مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مع ترجمہ موسومہ بہ **شفاء العلیل** مولوی خرم علیصاحب بلہوری مرحوم اور فوائد مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی اور حواشی مولانا نواب قطب الدین خانصاحب دہلوی حسب ایماء برادر مکرم جناب حاجی محمد عبدالقیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ ویلسلی اسکوائر نمبر ۱۶ باہتمام کمترین انام **محمد قمر الدین** مالک مطبع قیومی کانپور شکاپور مین بماہ ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ حلیہ طبع سے مزین ہوئی شائقین و ناظرین مالک مصحح و کاتب کو بدعا ے خیر یاد فرماوین